هُوَ اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق [illegible] لہ الاسماء الحسنٰی یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم

القیوم الرشید الوارث الباقی البدیع الھادی النور الضار النافع المانع الغنی المغنی الجامع المقسط مالک الملک الرؤف العفو المنتقم التواب البر المتعالی الوالی الطف الظاھر خیر الاولین الاخر المؤخر المقدم القدیر القادر الصمد الواحد جل جلالہ الحی المحیی المبدی المعید القوی الحق الشہید الاحد الماجد الواجد القیوم المقیت المعید المحصی الولی المتین الوکیل الباعث الحمید الودود

الوھاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم

کنز الطالبین
من
مرأۃ المتقین

مؤلف

صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی

آستانۂ شامی

۲۴۴، جی گلشن راوی - لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کنز الطالبین
من
مرأۃ المتقین

مؤلف

صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی

خلیفہ مجاز

تاج العارفین قطب الاقطاب

حضرت عبد النبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آستانۂ شامی ۲۴۴ جی گلشن راوی لاہور

فون: 7462170

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

53245

نام کتاب ---- کنز الطالبین من مراۃ المتقین

مؤلف ----- صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی

ناشر و طابع -- صاحبزادہ مجیب الرحمن شامی خلف الصدق فیض الرحمن شامی مالک قومی پریس 50 لوئر مال لاہور

صدائے فقیر - عالیجناب فقیر ساجد جاوید اکبر قادری سروری مدظلہ العالی

تقریظ ----- جناب پیر عابد حسین حنفی سیفی مدظلہ العالی

کمپیوز کمپوزر جناب محمد اصغر بلستانی۔ الحمد کمپوزنگ سنٹر

14۔ ہسپتال روڈ نیو انار کلی لاہور

ٹائٹل ڈیزائنر جناب اظہر اقبال قاضی۔لطیف بلڈنگ رائل پارک لاہور

طباعت ---- ۱۹۹۶ء

تعداد ----- ایک ہزار

ہدیہ ------ تقسیم فی سبیل اللہ برائے فیض خلق بار۔تعالیٰ

منجانب:۔ صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ'

آستانہ شامی 244۔ جی گلشن راوی لاہور۔

نوٹ:۔ بسلسلہ اشاعت عام عطیات بشکریہ قبول ہیں/ہونگے۔

Marfat.com

فہرس

نمبر شمار	اسماء گرامی	صفحہ
	رباعی حضرت سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷
	قطعہ اسم ذات بقلم حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸
	نقوش سعید	۹
	تبرکات مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۰
	تسبیح مبارک حضرت تاج العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶
	صدائے فقیر	۱۷
	تقریظ	۲۰
	ہدیہ سپاس	۲۴
۱	سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۷
۲	امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۱
۳	امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۶
۴	امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۰
۵	امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ	۵۶
۶	حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۹
۷	حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۲
۸	حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۶
۹	حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۹
۱۰	حضرت امام جعفر صادقؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۰
۱۱	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۴
۱۲	حضرت ابو حازم مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۸
۱۳	حضرت شیخ شفیق بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۰
۱۴	حضرت سلطان ابراہیم ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۲
۱۵	حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹۷
۱۶	حضرت خواجہ داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۰
۱۷	حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۱
۱۸	حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۳
۱۹	حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۰۴

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء گرامی	صفحہ
۲۰	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۷
۲۱	حضرت شیخ یوسف اسباط رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۱
۲۲	حضرت شیخ اسد الدین معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۵
۲۳	حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲۰
۲۴	حضرت ابو سلیمان دارائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲۳
۲۵	حضرت شیخ فتح بن علی موصلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲۸
۲۶	حضرت احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲۹
۲۷	حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۰
۲۸	حضرت شیخ ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۳
۲۹	حضرت احمد حضرویہ بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۸
۳۰	حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۹
۳۱	حضرت ابو عبداللہ حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴۰
۳۲	حضرت ابو تراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴۳
۳۳	حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴۵
۳۴	حضرت حاتم اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴۹
۳۵	حضرت محمد علی بن حکیم ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵۲
۳۶	حضرت احمد بن عاصم انطاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵۵
۳۷	حضرت یحییٰ معاذ الرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵۶
۳۸	سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶۳
۳۹	حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶۷
۴۰	حضرت شاہ شجاع کرمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶۹
۴۱	حضرت حمدون قصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷۰
۴۲	حضرت عبداللہ مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷۱
۴۳	حضرت خواجہ محمد رودی المعروف ابو محمد رویم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷۳
۴۴	حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷۵
۴۵	حضرت ابو اسحٰق ابراھیم بن احمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷۹
۴۶	حضرت ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸۱
۴۷	حضرت سمنون محب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸۳
۴۸	حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸۵
۴۹	حضرت خواجہ حسین بن منصور حلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸۶
۵۰	حضرت عبداللہ خبیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹۰
۵۱	حضرت ابو محمد حریری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹۲

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء گرامی	صفحہ
۵۲	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹۴
۵۳	حضرت ابوبکر واسطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹۷
۵۴	حضرت ابو علی احمد رود باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۰۰
۵۵	حضرت ابوبکر کتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۰۲
۵۶	حضرت ابو عبداللہ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۰۳
۵۷	حضرت ابو یعقوب بن اسحاق نہرجوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۰۵
۵۸	حضرت شیخ ابوالحسن صائغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۰۷
۵۹	حضرت شیخ عبداللہ منازل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۰۸
۶۰	حضرت عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۱۰
۶۱	حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۱۳
۶۲	حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۱۶
۶۳	حضرت ابراھیم بن داؤد ورقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲۲
۶۴	حضرت ابواسحٰق ابراھیم شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲۴
۶۵	حضرت علی سہل اصفہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲۷
۶۶	حضرت ابو عمرو نخیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲۸
۶۷	حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲۹
۶۸	حضرت ابوبکر صید لانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۱
۶۹	حضرت جعفر جلدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۳
۷۰	حضرت ابو العباس سیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۵
۷۱	حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۶
۷۲	حضرت ابو العباس نہاوندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۸
۷۳	حضرت ابو عبداللہ خفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳۹
۷۴	حضرت شیخ ابو عثمان سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴۱
۷۵	حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴۴
۷۶	حضرت شیخ ابو الحسن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴۷
۷۷	حضرت امام فخرالدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۴۸
۷۸	حضرت شیخ ابو علی دقاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۵۰
۷۹	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۵۴
۸۰	حضرت ابراھیم بن شہریار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۵۷
۸۱	حضرت شیخ ابوالعباس قصاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۵۹
۸۲	حضرت ابو سعید بن ابو الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶۳
۸۳	حضرت قطب الدین اولیاء ابو اسحٰق ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶۶

Marfat.com

نمبر شمار	اسماء گرامی	صفحہ
۸۴	حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷۰
۸۵	حضرت سیدنا علی ہجویری بن عثمان المعروف داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷۳
۸۶	حضرت علامہ امام محمد الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷۹
۸۷	حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۸۱
۸۸	حضرت عبدالخالق عارف ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۸۵
۸۹	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۸۷
۹۰	حضرت شاہ شیخ محمد فرید الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۹۱
۹۱	سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۹۵
۹۲	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۰۲
۹۳	حضرت ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۰۷
۹۴	حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۱۳
۹۵	حضرت شاہ شیخ فرید الدین گنج شکر بابا مسعود العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۲۲
۹۶	حضرت مولانا جلال الدین محمد بلخی الرومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۲۹
۹۷	حضرت غوث شیخ بہا الدین زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۳۱
۹۸	حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۳۳
۹۹	حضرت سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۳۶
۱۰۰	حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۴۳
۱۰۱	حضرت سید جلال الدین بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۴۷
۱۰۲	حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۵۰
۱۰۳	حضرت غوث شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۵۴
۱۰۴	حضرت سید محمد گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۵۸
۱۰۵	حضرت شیخ احمد سرہندی مجتہد و مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۴
۱۰۶	حضرت سید میراں شاہ المعروف حضرت میاں میر لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۷
۱۰۷	سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶۹
۱۰۸	تاج العارفین حضرت عبد البنی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۷۴
۱۰۹	حضرت سیدنا و مولانا عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۸۷
۱۱۰	حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۰۳
۱۱۱	حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۰۶
۱۱۲	حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۱۱
۱۱۳	حضرت سید پیر مہر علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۱۵
۱۱۴	حضرت فضل شاہ قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۲۱
	ماخذ و منابع	۴۲۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد محمد محمد

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلوا علیہ وآلہٖ

ترجمہ

حضور سلطان الصادقین امام المطہرین سید المرسلین رحمت للعالمین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا کمال نبوت سے انتہائی بلندیوں پر فائز ہوئے، کفر و الحاد کی عمیق ظلمتوں کو اپنے جمال سے ناپید فرمایا۔ آپ کے تمام اسوۂ حسنہ نہایت عمدہ و بے مثال اور مشعل رشد و ہدایت ہیں۔ آپ کی پاکیزہ آل کو ہر لحظہ درود و سلام کے انمول نذرانے مبارک ہوں۔

مترجم

ساجد جاوید بیگ مرزا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

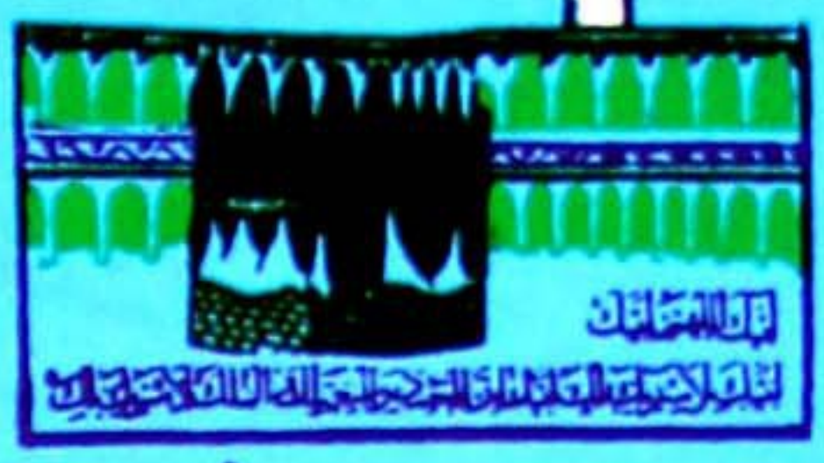

فیضانِ کرامات و اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نسبی صاحبزادہ شیخ سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ خلیفہ مجاز حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی

آپ کے اسم مبارک کے حروف ۱۲ ہیں اور ۱۲ ہی

کلمہ مقدس کے ۲۴ حروف ضم

کرنے سے ۶ بن جاتے ہیں۔ جن ایام میں

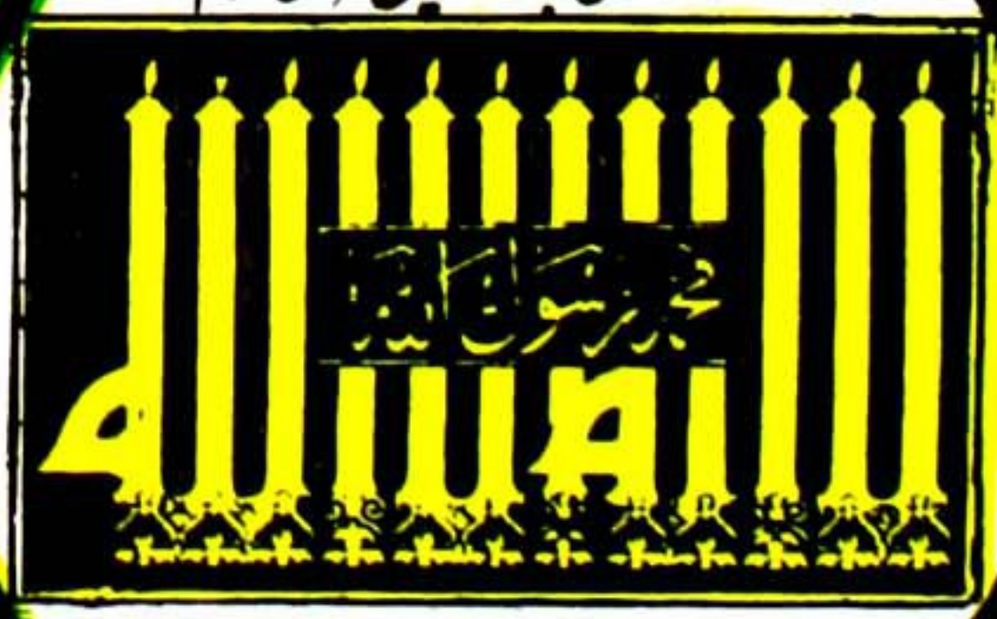

اللہ تبارک تعالیٰ نے دنیا پیدا کی لہٰذا کلمہ مقدس

میں دنیا مقید ہے

فرمان الٰہی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ

Marfat.com

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

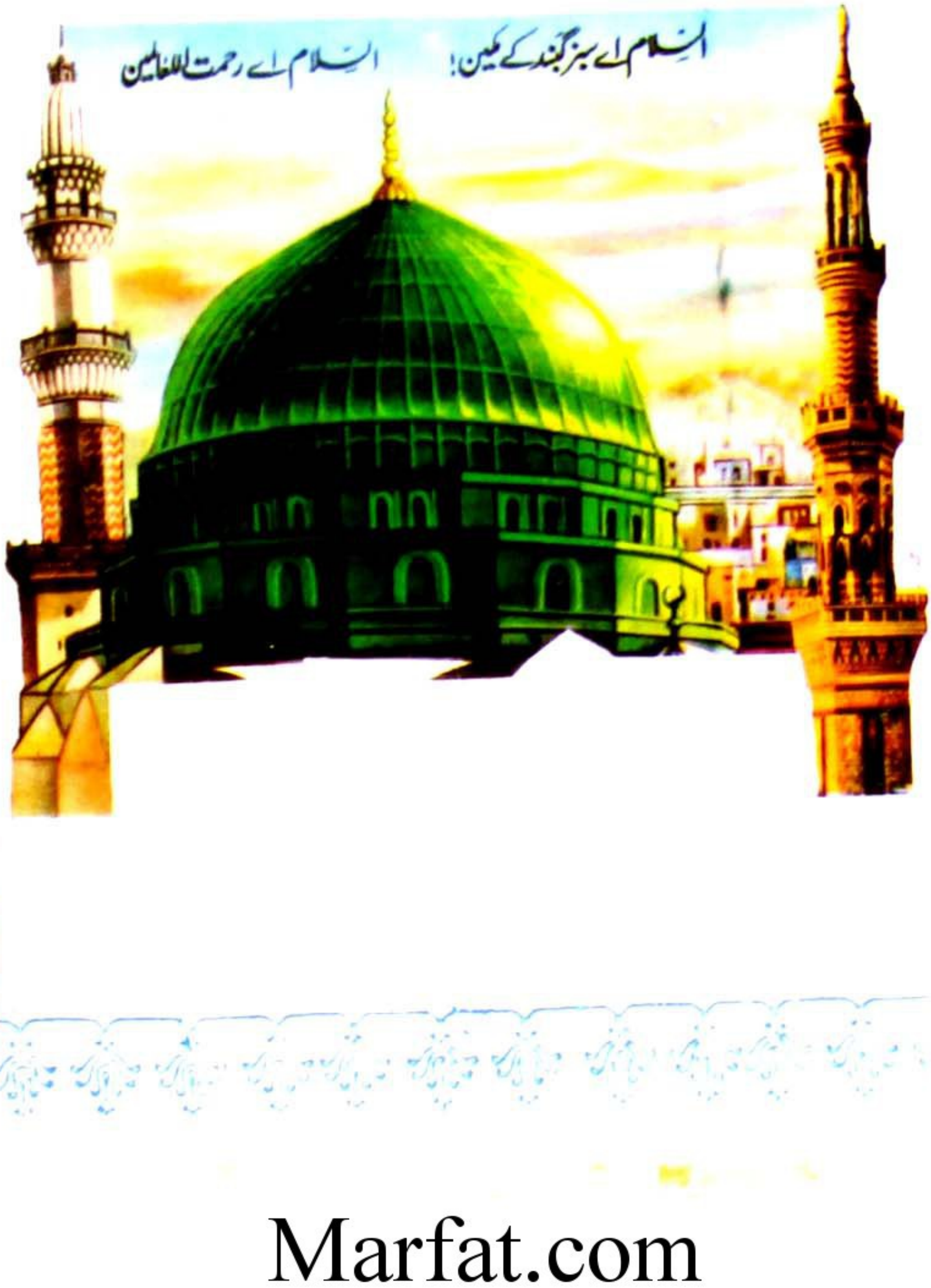
السلام اے سبز گنبد کے مکین!
السلام اے رحمت للعالمین

Marfat.com

فرمان والاشان جناب رسول مقبول بنام سلطان مقوقس

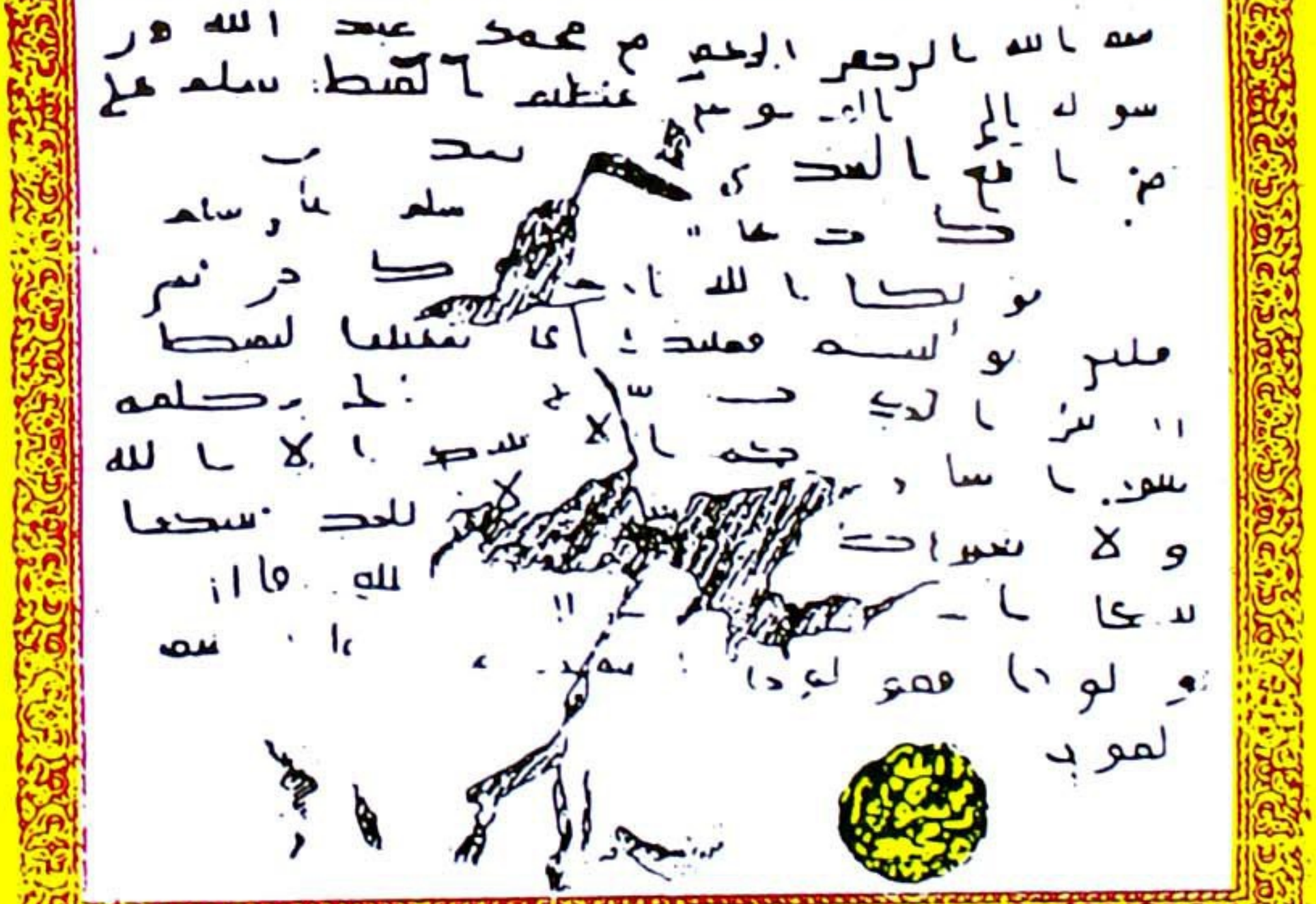

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى الْمُقَوْقِسِ عَظِيْمِ الْقِبْطِ سَلَامٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد کے جانب اللہ اسکے رسول مقبول کی جانب سے مقوقس بادشاہ قبط کو کہ سلام ہو

عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ

اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد میں تجھ کو دعوت اسلام دیتا ہوں اسلام لے آ سلامت رہے گا اللہ تجھ کو دوہرا

مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ مَا عَلَيْكَ اَهْلَ الْقِبْطِ ۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ

ثواب دیگا اور اگر اعراض کرے تو تیرے ذمہ قبطیوں کا گناہ ہوگا۔ اے اہل کتاب آؤ ہماری اس بات کی طرف جو برابر ہے

بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہم تم میں کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کریں ہم اس کا کسی چیز کو اور نہ بنائے کوئی ہم میں سے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

پھر اگر وہ اعراض کریں تو کہو گواہ رہو تم اس بات کے کہ ہم تو مسلمان ہیں

نامۂ مبارک کی اصل

یہ اس مبارک خط کا چربہ ہے جسکو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ ہجری میں حاطب بن ابی بلتعہ عمرو بن امیہ ضمری سے کے اور بھر کر مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس کے پاس ارسال فرمایا تھا یہ مبارک خط ایک فرانسیسی سیاح نے سفر قبط میں مصر کے شہروں میں سے اسیم کے گرجا میں ایک قبطی راہب کے پاس سے خریدا تھا اور سلطان عبدالمجید خان والی دولت عثمانیہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوا اور ہدیۃً پیش کیا۔ سلطان نے اسے نہایت مخالفت سے دیگر تبرکات نبویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں رہنے کا حکم صادر فرمایا قسمت سے اسکا عکس ہندوستان میں بھی پہونچا اور اسکے ایک عکس سے بھی مجھ کو بھی مدت دراز میں بمنے مراد اور رفاہ عام اور خیر خواہی مسلمانان اسکا چربہ لیکر شائع کیا ہے اور نقل مطابق اصل رکھنے کی یہانتک کوشش کی کہ کاغذ کے شکن تک بھی چربہ میں لئے گئے اسکے نیچے موجودہ اردو خط میں وہی عبارت مترجم ہے والسلام!

Marfat.com

نقشِ پا مُبارک حضُورِ اکرم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَاَھْلِہٖ

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود　　سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

(جس زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مُبارک کا نشان ہوگا۔ سالہا سال اُس پر اہلِ نظر کا سجدہ ہوتا رہے گا)

پیشکش جناب ترابی صاحب

بسعی الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ

Marfat.com

Marfat.com

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ شریف جبہ مبارک عصا مبارک

بسمی صاحبزادہ الحاج محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ

مُہرِ نبوّتُ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقدرِ شمائلہ و اسمائہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

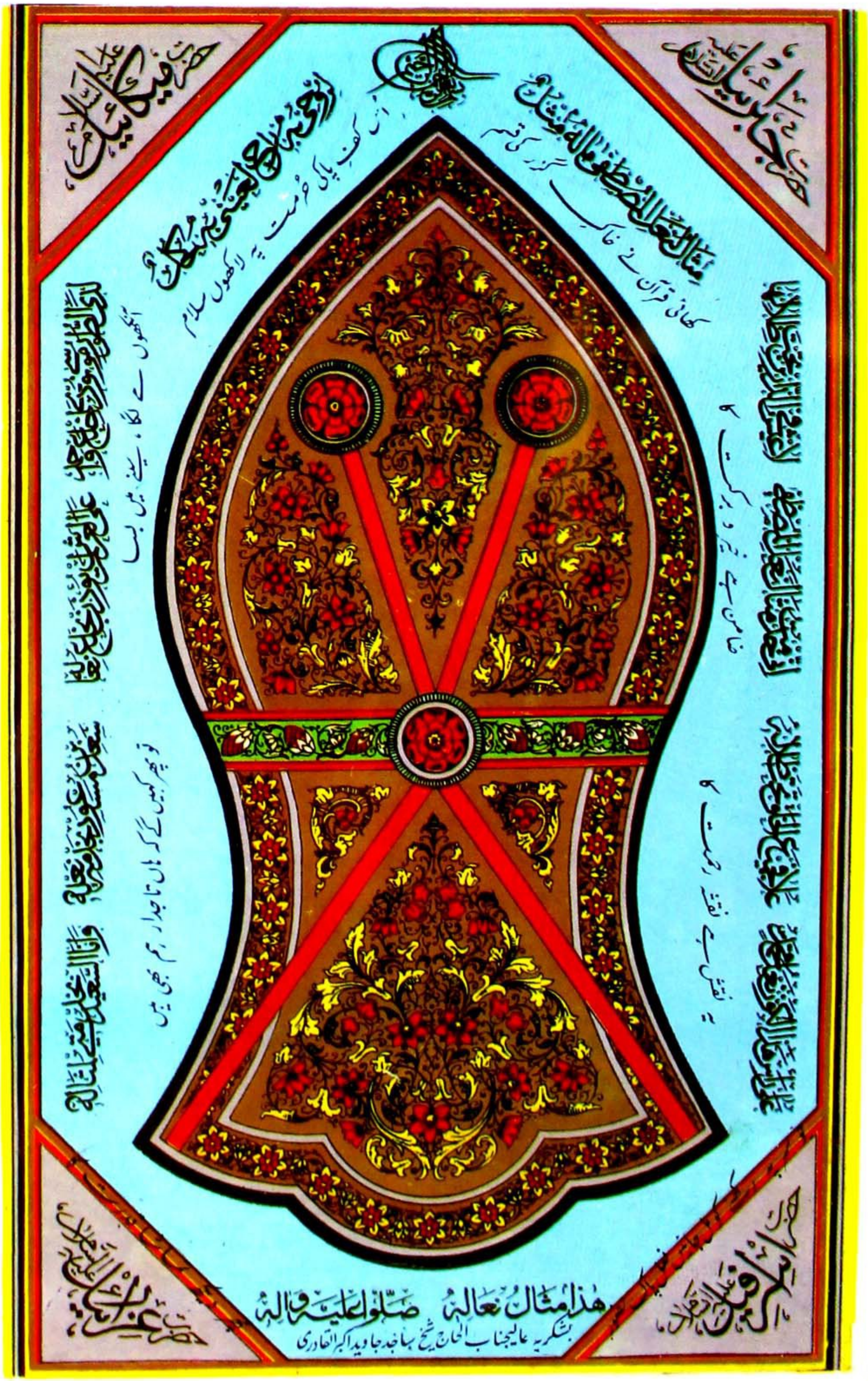
ھذا مثال نعالہ صلوا علیہ وآلہ
بشکریہ عالیجناب الحاج شیخ بشاجد جاوید اکبر القادری

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تسبیح مبارک

تسبیح مبارک قبلہ عالم تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی نورؔ
اللہ مرقدہٗ ۔ حہ مولف ۔ کرام ۔ محفوظ ہے

Marfat.com

صدائے فقیر--!

والمرتفع

جناب سلطان الاتقیاء ! تاج الاولیاء ! سید الاصفیاء ! ابن المصطفیٰ ! فرحتِ دلِ زہرا بتولؓ جگر گوشۂ الحسنؓ الرضاء والحسینؓ الشہید المجتبیٰ ! قطب ربانی ! غوث الصمدانی ! محبوب سبحانی ! حضرت شیخ میراں محی الدین سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں۔

"مخلوق تین طرح کی ہے فرشتہ' شیطان' انسان۔ فرشتہ تو سر تاپا خیر ہے اور شیطان سر تاپا شر اور انسان مخلوط کہ خیر بھی رکھتا ہے اور شر بھی۔ جس پر خیر غالب ہو وہ تو فرشتوں سے جا لاحق ہوتا ہے اور جس پر شر غالب ہو وہ شیطان ہے۔"

اے طالب حق ! کسی اور سے بھی ایسا کلام بے بدل تم نے سنا ہے؟ اگر نہیں تو اس طرح کے اقوال منفرد کلام بینظیر اور نصائح بصیرت افروز سے مزّین ہے۔ یہ ایک ایسا مجموعہ ہے کہ جسکا ہر حرف' ہر سطر اور ہر صفحہ ایک لافانی تحفہ ہے۔ اگر بنظرِ غائر دیکھو گے تو نصیحت پاؤ گے اور اگر دل کی گہرائیوں میں سمو لو گے تو عقل پاؤ گے اور اگر عمل پیرا ہو جاؤ۔ تو حق کی اصل بلندیوں کو چھو لو گے۔ ہر قول و کلام کو اپنے سینے پر دفن کر لو اور چشم بینا سے' دل دانا سے اور عقل فہم رسا سے ان پر عمل پیرا ہو جاؤ اور شکریہ ادا کرو جناب صوفی باصفا حضرت الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ کا کہ جن کی محنت شبانہ و روز اور عرق ریزی اور انتہائی مشقت سے یہ گوہر ریزے ایک کوزے میں بند و محفوظ بعنوان "**کنزلطالبین من مراۃ المتقین**" تم تک پہنچے ہیں۔

خداوند تبارک و تعالےٰ آپ جناب کی اس کاوش بے ریا کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اقوال اولیائے عظام کرام پر عمل پیرا ہونے کی سعادت عطا بھی فرمائے آمین ثم آمین !

سوال : فقیر کیا ہے ؟ جواب : ورق گردانی کر "رسالہ روحی شریف" از

Marfat.com

حضرت سلطان الفقراء سلطان باہو قادری قدس سرہ العزیز۔

سوال : قلندر کیا ہوتا ہے؟ جواب : پڑھ حضرت علامہ محمد اقبالؒ کا کلام کہ تمہیں معلوم ہو کہ قلندر کون ہوتا ہے اور خودی کیا ہے اور تیری سمجھ میں آئے کہ قلندر کی خودی کیا ہے۔

سوال : بعد از ترسیل وحی بندۂ خدا کو کس طرح سے اللہ تبارک تعالےٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ جواب : غور سے مطالعہ کر "الرسالہ الغوثیہ" کا کہ یہ اللہ جل شانہ' اور اس کے محبوب بندے جناب حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے مابین راز و نیاز کے مکالمات ہیں۔ جن سے لطیف عارفانہ اسرار سے حجابات اٹھتے ہیں۔

اے بندۂ با صفاء طالب خدا! اگر تجھے جب حمد ثناء باری تعالیٰ سے فرصت ہو اور تیرے جسم و جان میں عشق خداوند لایزل سرایت کرلے اور حق حق کی صدا لگائے تو بوسیلہ جمیلہ رحمت اللعالمینؐ کے اسکی بارگاہ عظیم میں سجدہ ریز ہو اور پڑھ سورہ فاتحہ شریف۔ پھر پڑھ چہار قل مبارک۔ پھر پڑھ درود شریف۔ پھر پڑھ سید الاستغفار۔ پھر پڑھ "سلامٌ قولاً" من ربٍ الرحیمؑ۔ پھر پڑھ کلمہ تمجید۔ پھر پڑھ کلمہ طیبہ اور متوجہ ہو اس علم تصور و تفکر کی طرف کہ تو مجسم نور ہو جائے اور تم پر مالک کائنات متجلی ہو اور مجالس حضرت سرور کائنات ﷺ و محافل انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے قابل ہو۔ آؤ کہ تم کو وہ طریق کا سبق دیں کہ جو ۔ ازابتداء تا انتہا یک دم برم!

اے طالب مولےٰ! تمہیں راہ للہ فی سبیل اللہ اور رضائے حضرت خیر الانعامؐ وہ سبق بتلائیں کہ تم نے نہ سنا ہو! نہ پڑھا ہو۔ گوش ہوش سے سن۔ اس پر توجہ کر کہ اب تو قلب اور دماغ اور جسم کی تار تار سے کھیلے گا کہ جسم کا طاؤس و رباب جاری و ساری ہوگا۔ یہ سبق آسان اور قابل عمل اور تند رفتار ہے۔

تصور اسم اللہ ذات تمام اذکار اور اوراد سے افضل تر طریق ہے۔ زندہ کر اس مشق سے اور قائم کر وجود ذاتی کو اسم اعظم کی برکت سے تمہارے تمام لطائف باطنی اور ہر مُو مُو سے ذکر جاری ہوگا۔ ہمہ وقت اور ہر دم اور تمام عمر اس بے بدل شغل میں غرق کر دے۔

غسل مسنونہ اور پاک وضو کر۔ جامہ نو اور پاک زیب تن کر۔ پاک جگہ پر مربع نشست قائم کر۔ دل و دماغ اور خیالات کو وساوس شیطانی اور خطرات نفسانی

Marfat.com

سے پاک کر اور پھر اسم ذات کو پیشانی پر لکھ اور مقام ناف پر تحریر کر اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل اور سینے پر مرقوم کر۔ زبان پر ذکر پاس انفاس جاری رہے۔

تیرا دماغ نور اسم ذات سے منور ہوگا اور تیری اندھی آنکھیں وہ مناظر دیکھیں گی کہ تو حیران و ششدر رہ جائیگا ۔ یاد رکھ کہ اسم ذات مرقوم کرنے کے مقام یہ ہیں۔ "پیشانی، آنکھیں، کان، ناک، زبان اور قلب اور قالب اور ہاتھ اور پہلو۔"

اے بندۂ خدا و انی خدا ! سر سے قدم تلک اسم ذات کو اوڑھ لے کہ تیرے ہر عضو کے اندر نور کی تجلی سمو جائے اور تو سالک کون و مکان ہر جہاں ارض و سماء کے نور ذاتی و صفاتی سے زندہ اور منور ہو جائے۔ یاد رکھو کہ تصور کیلئے سات اسماء ہیں جو کہ ہمہ ہفت لطائف کو جاری و ساری رکھتے ہیں یعنی کہ اللہ ۔ للہ ۔ ھو۔ محمدؐ۔ فقر۔ لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ صلعم۔

فقط اتنا یاد رکھ کہ بدوں اس ذکر کے باطنی منازل کا در نہیں کھلتا اور روحانی منازل ہرگز طے نہ ہو سکتی ہیں۔ بس ہر دم توجہ ہر دم تصور ہر دم تفکر ہر دم تصرف کو اس مرکز پر قائم کر اور اگر ورد و وظائف کے بغیر تیرا گزارہ نہ ہے تو درود کبیریت احمر اور القصیدۃ الغوثیہ شریف اور سورہ مزمل شریف اور رسالہ روحی شریف کسی کامل مکمل سے پڑھ کہ تجھکو یہ تلاوت و تصرفات اور دعائے سیفی شریف تک پہنچا دیں۔ اور تیری قبر کو منور کر دیں۔ تیرے جسم کو لافانی کریں۔ اس طرح کہ منکر نکیر بھی حیران و ساکت ہو جاویں۔ پڑھ بار بار پھر صد بار :۔

سگ درگاہ میراں شو چو خواہی قرب ربانی
کہ برشیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

نالۂ فقیر :۔

اے دست گیر عالم، دست مرا بگیر
دستم چناں بگیر کہ گویند دست گیر

حقیر فقیر سگ دربار دستگیرؒ
ساجد جاوید اکبر قادری قلندری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اسلام بلاشبہ دین کامل ہے جو انسان کی تمام دنیاوی و اُخروی سعادتوں کا کفیل ہے۔ لیکن ان سعادتوں سے انسان اسی وقت بہرہ ور ہو سکتا ہے جبکہ اس دین کو اپنا دستور حیات بنائے اس کے ظاہری و باطنی محاسن سے آراستہ ہو' کماحقہ' یہ مقام تزکیۂ نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ تزکیہ نفس کیلئے سلوک کی منازل طے کرنا شرط ہے۔ حدیث پاک میں عبادت کے جس درجہ کو احسان سے تعبیر کیا گیا ہے اس تک پہنچنے کا ذریعہ یہی تصوف و سلوک ہے۔ آج اگرچہ متاع عشق اور دوائے دل بیچنے والوں کی دکانیں سونی پڑی ہیں اور ہر طرف مادی اجناس اور متاع مکر و فریب کے لین دین کی گرم بازاری ہے۔ پھر بھی اگرچہ عشق و محبت اور سوز و گداز کی جنس کمیاب ہے۔ مگر نایاب نہیں اور اس کے گذرے دور میں بھی اس متاع گراں کے مخازن کا پتہ چلایا جاسکتا ہے لیکن جستجو شرط ہے اور جو لوگ تلاش و جستجو کے باوجود بھی اس گوہر مقصود کا سراغ نہیں پاسکتے ہیں۔ ان کیلئے اللہ والوں کی صحبت سے فیض حاصل کرنے اور اہل اللہ سے ایک قسم کی ملاقات کرنے کا نہایت آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ان کے ملفوظات اور سیرت کا مطالعہ کرے۔

مشائخ طریقت کے سلسلہ رشد و ہدایت میں ان کے مکتوبات و ملفوظات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسی وجہ سے کشف المحجوب کے متعلق تمام اولیاء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اگر کسی کا پیر نہ ہو تو وہ کشف المحجوب کا مطالعہ کرے۔ انشاء اللہ اسے پیر و مرشد مل جائے گا اور جب تک مرشد نہیں ملتا تو یہ کتاب اس کی روحانی تربیت کرے گی۔

Marfat.com

الصبور الرشید الوارث الباقی البدیع الهادی النور

النافع الغنی المغنی الجامع المقسط مالک الملک

الرؤف العفو المنتقم التواب البر المتعالی الوالی

الباطن الظاهر الآخر الاول الموخر المقدم القدر

القادر الصمد الواجد خل جلالہ الحیی المعطی الهدی

الماجد ۔ الواحد الصمد ۔ الاحد الوتر ۔ المغنی ۔ الولی ۔ الحمید ۔ المحصی ۔ المبدئ ۔ المعید ۔ المحیی ۔ الوکیل ۔ الباعث ۔ الشهید

الوهاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض

الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل

اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی

الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب

المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الحق الشهید

اسی طرح اولیاء کرام کے ارشادات و ملفوظات روحانی تربیت کرتے ہیں۔

شاہ غلام علی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار المعارف صفحہ ۲۵۰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اول۔ — سالک کی توجہ دل کی جانب ہونا۔

دوم — دل کی توجہ خالق کائنات کی طرف ہونا۔

سوئم۔ — خطرات سے غافل ہونا۔

چہارم — ذکر میں مشغول ہونا۔

پنجم — اس معنی کا دل میں لحاظ رکھنا کہ اے خداوندا! میرا مقصود تو ہے۔ اور میں تیری رضا تلاش کرتا ہوں پس تو اپنی محبت و معرفت کو میری منزل بنا دے پس جو کوئی ہر وقت ان پانچوں امور کی جانب مائل ہے۔ اسے پانچ نتائج حاصل ہوتے ہیں اور جس کسی کو وہ پانچ نتائج حاصل ہوں، وہ محبوب حقیقی سے واصل ہے۔

اول۔ — ذکر سے لطائف کا ذاکر ہونا۔

دوم۔ — جمعیت و بے خطرگی کا حاصل ہونا۔

سوم — دل میں حق تعالیٰ کی جانب توجہ پیدا ہو جانا۔

چہارم — لطائف میں اوپر کی جانب جذب و کشش پیدا ہو جانا۔

پنجم — سالک کے دل پر واردات الہیہ کا ورد ہونے لگے کہ جس سے مراد وجود کا علاج ہے۔

تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد

تصوف ہی وہ راہنما، مشیر اور ناصح ہے جو ہر وقت سالک کو تلقین کرتا رہتا ہے کہ دیکھنا کہیں مقصود نگاہ سے اوجھل نہ ہو جائے اے انسان! تیرا مقصود حقیقی اللہ سے رابطہ یا تعلق پیدا کرنا ہے اسی لئے جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو اور یہ دیکھے کہ مصلیٰ پاک ہے یا نہیں؟ دل اللہ کی طرف ہے یا نہیں؟ **و قس علیٰ ھذا**

Marfat.com

بحالت نماز تیرا دل دنیا کی طرف ہے تو ایسی نماز بے حضور سے ظاہر شرع کا تقاضا تو پورا ہو جائے گا لیکن اللہ سے تعلق پیدا نہ ہو سکے گا اور جب اس سے تعلق پیدا نہ ہوا تو نماز کا مقصود حقیقی بھی فوت ہو جائے گا حضرت علامہ محمد اقبال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں اسی حقیقت کو واضح کیا ہے۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "جب بندہ از روئے یقین اس بات کو جان لیتا ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ ہرگز کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جس سے اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔"

صوفیائے کرام کے ملفوظات کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ خدمت خلق کو ان بزرگوں نے اپنی زندگی کا اہم ترین فریضہ بنالیا تھا۔ سیر الاولیاء میں مرقوم ہے:

"سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خواب میں ایک کتاب دی گئی۔ جس میں لکھا ہوا تھا کہ جہاں تک ہو سکے دلوں کو راحت پہنچا کیونکہ مومن کا دل اسرار الٰہی کا محل ہے نیز فرمایا کہ روز قیامت میں کوئی اسباب اس قدر قیمتی نہ ہوگا جس قدر دلوں کو راحت پہنچانا۔"

حضرت خواجہ حسن نظامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی کی خواجہ صاحب کو آخری وصیت یہ تھی۔ "بیٹا میں دنیا سے جا رہا ہوں میں نے تمام عمر جلد سازی کر کے پیٹ پالا اور حلال روزی سے تمہاری پرورش کی۔ دیکھو میرے نقش قدم پر چلنا اپنی محنت سے حلال روزی کمانا۔ لوگ تم کو جلد ساز کا بیٹا کہیں تو برا نہ ماننا کہ یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے ہاں اگر تمہیں کوئی کوڑیاں مانگنے والا' درگاہ کا

53245

Marfat.com

مجاور کہیں تو تمہیں شرم آنی چاہیے کہ یہ تمہارے بزرگوں کا کام نہیں تھا' یاد رکھو اگر تم حلال روزی سے پیٹ بھرتے رہے تو تمہاری بات' تمہاری علمیت' تمہاری روحانیت اور تمہارے ایمان میں ترقی ہوگی۔"

اَحَبُّ الصَّالِحِیْن و لَسْتُ مِنْهُم
لَعَلَّ اللّٰه یَرْزُقنِی صلاحًا

ہم جب اہل اللہ سے محبت کریں گے تو یہ محبت ہمیں کشاں کشاں ان کے قریب لے جائے گی اور جب ہم ان کے قریب ہو جائیں گے تو ان کا کرم ہم پر بھی ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ خدا اپنے دوستوں کے طفیل ان کے دوستوں پر کرم فرمائے گا۔

اس کے بارے میں حضرت تاج العارفین سیدنا عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانشین حقیقی حضرت صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی مدظلہ' العالی کی سعی قابل تعریف ہے۔ "مجموعۃ الاسرار" مکتوبات شریف تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۱۴۶ ہجری خلیفہ حضرت سیدنا آدم بنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے مکتوبات و ملفوظات ایک معرفت کا در بے بہا اور بحر بے کنار ہیں ان کی اشاعت کے بعد صاحبزادہ صاحب کی یہ کوشش قابل صد ستائش ہے' جس میں انہوں نے ۱۱۴ اولیاء کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ملفوظات کو بڑی محنت اور جانفشانی سے مختلف کتب سے اخذ کیا' ان کا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزاہ صاحب مدظلہ' کی یہ کوشش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کا مطالعہ کرنے والوں کو اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیر محمد عابد حسین حنفی سیفی
مہتمم دارالعلوم جامعہ جیلانیہ رضویہ
بیدیاں روڈ' نادر آباد کینٹ لاہور۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ

ھدیۂ سپاس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِینَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیم○ اللہ تبارک تعالیٰ قادر مطلق ہے جس کے امر کے بغیر کوئی چیز منصۂ شہود پر نہیں آسکتی۔ سید المرسلین خاتم النبیین آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ **مَنْ لَمْ یَشْکُرُ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ**" جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہو سکتا۔

لاکھوں درود و سلام اس ذات اقدس پر ہوں جنہوں نے انسانیت کا درس صرف اہل عرب کو ہی نہیں، بلکہ تمام عالم انسانیت کو دیا اور ان کی پاکیزہ آل پر جو اس اسوۂ حسنہ کے کامل و اکمل نمونے بن کر اہل عالم کی ہدایت کیلئے منتخب روزگار قرار پائے اور ان اصحاب جانثار پر جنہوں نے اتباع کامل کیا اور ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، متاخرین، علمائے کرام اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو سرکار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کاملہ سے سرفراز ہوئے۔

اللہ جلّ شانہ، عمّ نوالہٗ، کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتا ہوں کہ جس نے بندۂ ناچیز کو اپنے خاص الخاص فضل و کرم سے توفیق و سعادت فرمائی کہ قرآن پاک کی سورتوں کی تعداد کے مطابق مذکورہ بالا بزرگانِ دین متین کے ملفوظات تلاش کرکے ان کو تسبیح کے دانوں کی مانند پرو کر سالکین و طالبینِ حق کی خدمت میں بلا زر تعاون پیش کروں تاکہ میری اور میرے معاونین کی دین و دنیا میں نجات کا باعث بن سکے۔ فی الحقیقت یہ شرفِ سعادت محض میرے پیرو مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص الخاص نگاہ کرم کی توجہ کا فیض اور تصرف ہے جنہوں نے مولف کی نہ صرف ہر مشکل کو آسان ہی نہیں بنا دیا بلکہ ہر ضروری مواد بھی گھر بیٹھے مہیا کر دیا۔ یہ اللہ

Marfat.com

تبارک و تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جس پر چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔

اہل شریعت اور اہل طریقت (معرفت و حقیقت) میں وہی فرق ہے۔ جو ایک ملازم اور عاشق میں ہوتا ہے۔ ملازم کس غرض کی تکمیل کی آرزو میں حکم کی تعمیل کرتا ہے جبکہ ایک عاشق رضاکارانہ طور پر کسی معاوضہ و اجر کی تمنا و توقع کے بغیر حکم کی تعمیل میں اپنی جان تک قربان کر دیتا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی ویسی زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتے ہیں تو ان بندوں کی زندگیاں سراپا تبلیغ دین ہوتی ہیں۔ برصغیر ہند میں اسلام کی روشنی ان ہی نفوس قدسیہ کے طفیل پھیلی، جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا جو انشاء اللہ تعالیٰ تاقیامت قائم و دائم رہیگا۔

اولیاء اللہ کے دل نور مشاہدۂ جمال باکمال و مکاشفہ و جلال لایزال سے منور اور روشن ہوتے ہیں۔ وہ مشعل نور، تاریکی اور ظلمت کو دور کرنے والے، سوز و ساز، عشق و محبت، خلوص و اخلاص، صدق و صفا، لطف و عطا، جود و سخا، مہر و وفا اور حب و ولا کے پیکر ہوتے ہیں۔ خلوص ان کا ہتھیار، اخلاص ان کی ڈھال، صدق ان کی تلوار اور عشق ان کا تیر ہوتا ہے۔

صوفیاء اسلام نے جسم کو سواری اور روح کو اس کا سوار قرار دیا ہے۔ ہم لوگ سواری یعنی جسم کی ہر طرح خاطر و مدارات کرتے ہیں۔ اسے اچھا کھلاتے پلاتے اور پہناتے ہیں۔ الغرض اسے ہر طرح کی آسائش مہیا کرتے ہیں، مگر افسوس صد افسوس کہ اس کے سوار یعنی روح کی قطعاً" کوئی فکر نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سواری یعنی جسم زور آور اور فربہ ہوتا چلا جاتا ہے جبکہ روح کمزور اور نحیف ہوتی جاتی ہے یعنی سواری منہ زور اور سوار بیچارہ اس کے آگے بے بس اور لاچار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو اطمینان قلب اور روح کو تسکین نصیب نہیں ہوتی۔ اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مولف نے عوام الناس کے استفادہ کیلئے زیر نظر کتاب کو مرتب کیا۔

اولیاء اللہ کے قول و فعل، ان کی زندگیوں کے نچوڑ اور مشاہدات پر مبنی

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ✿ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ ✿ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ ✿ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ✿ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُذِلُّ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ✿ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ✿ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ ✿ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ✿ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام بغیر اللہ تبارک و تعالیٰ کے اذن کے کسی امر کا تذکرہ نہیں کرتے، بعینہ اسی طرح اولیاء کرام بھی کسی امر کا اظہار نہیں کرتے۔

بڑی ناسپاس گذاری ہوگی اگر میں ان بزرگوں اور دوستوں کا ذکر نہ کروں جنہوں نے دوران کار ہر طرح سے میری معاونت فرمائی۔ ان میں برخوردار شبیر احمد صیامی خلف الصدق الحاج صوفی شمس الدین (مالک پتنگا پریس لاہور) نے زیر نظر کتاب کو آراستہ و پیراستہ کرنے کیلئے اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات مبارک سے مزین کیا جبکہ برادرم صاحبزاہ مجیب الرحمٰن شامی خلف الصدق فیض الرحمٰن شامی نے اس کی بلامعاوضہ طباعت کی اور صوفی آفتاب اقبال سیفی نقشبندی خلیفہ مطلق حضرت سیدنا آخند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی نے جلدسازی کے جملہ اخراجات برداشت کئے۔ علاوہ ازیں عالیجناب الحاج ساجد جاوید اکبر قلندر قادری، سیکرٹری حکومت پنجاب، جناب پروفیسر ڈاکٹر کے۔ بی۔ نسیم سروری قادری سابق ڈین السنہ شرقیہ پشاور یونیورسٹی نے طباعت و اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں، جبکہ صاحبزادہ وحید الزمان شامی، جناب سکندر اقبال شامی، جناب سجاد احمد شامی، جناب ایم۔ عبدالحی خان ایڈووکیٹ اور چوہدری قاسم علی صاحب نے بھی اس صدقہ جاریہ میں میری مالی اعانت فرمائی۔ میں ان تمام حضرات کا بے حد شکرگزار اور ممنون ہوں کہ جنہوں نے میرے ساتھ اس کارخیر میں بھرپور تعاون فرمایا۔

بندہ آخر میں رب العزت کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور تمام معاونین کو اپنے خاص فضل و کرم سے ثواب دارین عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین!

احقر العباد

صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ

Marfat.com

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ الْجَبَّارُ ۔ الْمُتَکَبِّرُ ۔ الْخَالِقُ ۔ الْبَارِئُ ۔ الْمُصَوِّرُ ۔ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ ۔ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ ۔ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۔ الْغَفَّارُ ۔ الْقَهَّارُ ۔ الْحَمِیْدُ

۲۷

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ۔ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ ۔ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ ۔ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ۔ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْهَادِیْ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ۔ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ۔ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ ۔ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ۔ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ

الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۔ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ ۔ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ ۔ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

سیّد المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
احمد مجتبیٰ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت با سعادت شریف بروز پیر بوقت طلوع آفتاب ظہور وحدت کا ہوا کہ جس کو ولادت مبارکہ کہتے ہیں جبکہ وصال با رفیق اعلیٰ بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک واقع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم ولادت سے یوم حجاب تک ۶۵,۹۰,۵۹,۰۱۷ احادیث پاک ارشاد فرمائیں۔ جن میں سے چند ایک قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

❁ اولیاء کرام کے متعلق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ یہ وہ گروہ ہے کہ جن کے پاس اگر کوئی بدبخت اور شقی آکر بیٹھے تو وہ بھی بدبخت اور شقی نہیں رہتا، بلکہ لمحہ بھر کی ہم نشینی کی برکت سے سعید اور نیک بخت ہو جاتا ہے۔

❁ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ پسند نہیں۔

(i) ایک تو آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلا ہو۔

(ii) دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں گرا ہو۔

❁ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

(۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) بیمار پرسی کرنا۔ (۳) جنازے کے

Marfat.com

احمدؐ رسول الملاحم شہیدؐ شہیرؐ عادلؐ خاتمؐ جوادؐ مدعوؐ خلیلؐ قریبؐ مطہرؐ مذکرؐ مبشرؐ مکرمؐ محترمؐ صبیرؐ سراجؐ سیدؐ خاتم الرسل حکیمؐ کریمؐ یتیمؐ نبی الرحمۃ ناصرؐ طاہرؐ آخرؐ اوّلؐ رسول الرحمۃ

ساتھ جانا۔ (۴) دعوت کو قبول کرنا۔ (۵) چھینک کا جواب دینا۔

ایماندار کا غصہ بھی جلد ہوا کرتا ہے اور راضی بھی جلد ہوا کرتا ہے۔

ایماندار آدمی کا ہر ایک کام اس کے لئے اچھا ہے۔ اسے جب خوشی حاصل ہوتی ہے، وہ شکر کرتا ہے اگر اسے دکھ پہنچتا ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ باتیں اچھی ہیں۔

ایماندار آدمی اپنے بیوی سے ناراض نہ رہا کرے، کیوں کہ اس کی کوئی عادت اسے ناپسند ہو تو کوئی قابل پسند بھی ہوگی۔

استغفار کثرت سے پڑھا کرو گناہ کم ہو جائیں گے۔

اگر ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے ساتھ اٹھو گے۔

اگر کوئی شخص عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا ہو اور وہ عورت اس کی بیوی یا محرم ہو تو اس کے لئے بہتر ہے کہ دیکھنے والے کو بتا دے کہ یہ فلاں عورت یعنی میری بیوی یا بہن وغیرہ ہے تاکہ بدظنی پیدا نہ ہو۔

اگر معذوب لوگوں کی بستیوں میں سے گزرو تو روتے ہوئے گذرو۔

اگر کوئی بندہ مشرق میں مارا جائے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل سے راضی ہو تو دوسرا بھی اس کے قتل میں شریک ہوگا۔

اگر میں حکم دیتا کوئی کسی کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اگر تم یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گیا ہے تو اس کی تصدیق کرو لیکن جب یہ سنو کہ فلاں شخص اپنی عادات چھوڑ بیٹھا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیوں کہ وہ عنقریب اپنی جگہ لوٹ آئے گا۔

انسان کو اپنے پوشیدہ گناہوں کا پردہ فاش نہیں کرنا چاہئے۔

شکورؐ حبیبؐ صفی اللہ حبیب اللہ امینؐ صادق نبی التوبہ فضیؐ سدیدؐ مجیبؐ خاتم الانبیاء کلیم اللہ عبداللہ کاملؐ حافظ رؤف رحیم لہ یمنی طس مرتضےٰ سمہ مصطفےٰ یٰسین اولیٰ مزملؐ دلیؐ صدیقؐ مبینؐ مصدقؐ طیبؐ ناصرؐ منصورؐ مصباح امرؐ

Marfat.com

انسان جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں۔

(۱) مال کی حرص۔ (۲) عمر کی۔

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا اور اگر وہ گھر میں تنہا ہو تو گھر میں جانا حرام ہے۔

اپنے اخلاق و عادات سنوار لو ایمان مکمل ہو جائے گا۔

اپنے نفس پر رحم کرو اور خلق خدا پر بھی رحم کھاؤ' خدا تعالیٰ تم پر رحم کھائے گا۔

ایک شخص نے سوال کیا گناہ کیا ہے ارشاد فرمایا:
جو دل کو کھٹکے (سبحان اللہ کیا مختصر اور جامع جواب ہے)۔

آدمی کے دوست تین ہیں۔

(۱) ایک تو قبض روح تک ساتھ رہتا ہے۔

(۲) دوسرا قبر تک۔ (۳) تیسرا قیامت تک۔

قبض روح تک کا ساتھی تو مال ہے۔ قبر تک کے ساتھی اس کے گھر والے اور قیامت تک کے ساتھی اس کے اعمال ہیں۔

بدگمانی کرنا۔ ٹوہ لگانا۔ حسد کرنا اور دھوکا دینے کے لئے دوسرے سے بڑھ کر تہمت لگانا حرام ہے۔

بہتر صدقہ وہ ہے جو صاحب توفیق دے اور اپنے عیال سے شروع کرے۔

بدظنی سے پرہیز کرو کیوں کہ ظن سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ عیب جوئی مت کرو' چھپ کر باتیں نہ سنو' فخر نہ کرو۔ حسد اور کینہ نہ رکھو

Marfat.com

منہ نہ موڑو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بنے رہو۔

بدوں سے نیکی کرنا نیکوں کا کام ہے اور نیکوں سے بدی کرنا بدوں کا کام ہے۔

پیٹ سے بڑھ کر کوئی بدترین برتن نہیں۔

تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ۔ مظلوم کی مدد ظالم سے اس کو چھڑانا۔ اور ظالم کی مدد اس کو ظلم سے باز رکھنا ہے۔

تمہارا ہمسایہ اگر تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو اور اگر قرض مانگے تو قرض دو۔ اور اگر تم سے کوئی کام پڑے تو پورا کرو۔ بیمار ہو تو عیادت کرو۔ مرجائے تو جنازے کے ہمراہ جاؤ۔ اس کو بہتری حاصل ہو تو مبارک باد کہو ۔ مصیبت پڑے تو تعزیت کرو۔ بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت اونچی مت کرو کہ اس کی ہوا رُکے۔ اگر کوئی میوہ خریدو تو اس کو ہدیہ دو ۔ ورنہ چھپا کر اپنے گھر لاؤ اور اپنے بچوں کو میوے لے کر باہر نہ جانے دو کہ کسی ہمسائے کے بچے کو رنج نہ ہو۔ اپنی ہنڈیا کے خوشبودار بگھار سے اس کو ایذا مت دو مگر اس صورت میں کہ ایک چمچہ اس کے ہاں بھیجو اور یہ حقوق اسی سے ادا ہوں گے جس پر خدا تعالیٰ رحم کرے۔

تمہارے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ معلوم رہے کہ وہ دل ہے۔

تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نہ کر۔

تین باتوں میں توقف مت کرو۔

(۱) نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے۔

Marfat.com

(۲) جنازہ میں جب تیار ہو۔

(۳) بیوہ کے نکاح میں جب اس کا جوڑ مل جائے۔

جو شخص بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے گا' وہ میری امت میں نہیں۔

جو شخص جمعہ کے روز بیس رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص ایک مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن لاکھ صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ اٹھے گا۔ اور ہر رکعت کے بدلے دن رات کا ثواب اسے ملے گا اور ہر حرف کے بدلے نور پائے گا اور پُل صراط پر سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا۔

جو شخص قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتا ہے وہ نیکی سے بدرجہا بہتر ہے اور جس وقت فوت ہوجاتا ہے اور قرآن پڑھنے کی دوستی اس کے دل میں ہوتی ہے تو فرشتہ اس کے کانِ میں نیکی کی صورت میں آتا ہے اور فرشتہ بہشت سے ایک نارنگی لاتا ہے اور کہتا ہے کہ پڑھ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے دنیا میں نہیں پڑھا۔ پس وہ کہتا ہے کہ یہ نارنگی تو خداوند تعالیٰ نے تیرے لئے ہدیہ کے طور پر بھیجی ہے پھر وہ بندہ شروع سے لے کر آخر تک قرآن شریف پڑھتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تجھے قبر اور قیامت کا عذاب نہ ہوگا۔ اور تو پیغمبروں کا ہمسایہ ہوگا۔

جو شخص مصیبت میں آہ و زاری کرتا ہے' خدا اس پر لعنت کرتا ہے۔

جو شخص دوسرے پر معاملات میں آسانی کرے گا' اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ساتھ وہی سلوک کرے گا۔

جو شخص پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے وہ کبیرہ گناہ سے بچتا ہے۔ وہ جنت

Marfat.com

کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔ کبیرہ گناہ یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی۔

(۳) قتل ناحق (۴) پاک دامن عورتوں پر تہمت۔ (۵) سود کھانا۔

(۶) یتیم کا مال کھانا۔ (۷) میدان میں جہاد سے بھاگنا۔

جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بزرگوں کا حق نہیں پہچانتا' وہ ہم میں سے نہیں۔

جو شخص اجازت کے بغیر اپنے بھائی کے خط کو دیکھے گا' وہ آگ کو دیکھے گا۔

جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ بدلہ نہیں لیتا۔

جو چیز لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور خوش خُلقی ہے۔

جو شخص ایک کپڑا دس درہم کو مول لے اور اس کی قیمت میں ایک درم حرام ہو تو وہ کپڑا جب تک اس کے بدن پر رہے گا' اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔

جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کا جواب مت دو۔ جب تک پہلے سلام نہ کرے۔

جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان کو اپنے لئے بھی پسند کر لو اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناپسند ہیں ان سے نفرت اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست بن جاؤ گے۔

جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کریگا' اللہ تعالیٰ اس کے

Marfat.com

عیوب کی پردہ پوشی کریگا۔

جو کام سب سے زیادہ سبب مغفرت ہوگا وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے۔

جو چیز اولاد کے لئے بازار سے لائے پہلے لڑکی کو دے، پھر لڑکے کو۔

سورج اور چاند گرہن کے لگنے کے اثرات

جب دنیا کے بندوں کے گناہ بہت ہو جاتے ہیں اور بہت گستاخی کرتے ہیں تب حکم ہوتا ہے کہ سورج گرہن یا چاند گرہن واقع ہو اور ان کے چہرے سیاہ کئے جائیں تاکہ خلقت عبرت پکڑے۔

(۱) اگر چاند گرہن ماہ محرم میں واقع ہو۔	اس سال کشت و خون اور فساد برپا ہوتے ہیں۔
(۲) اگر ماہ ربیع الاول میں واقع ہو۔	اس سال قحط اور موت زیادہ ہوگی اور مینہ اور ہوا بکثرت ہوگی۔
(۳) اگر ربیع آلاخر میں واقع ہو۔	بزرگوں کی تبدیلی اور ملک میں فتور پیدا ہوگا۔
(۴) اگر جمادی الاول میں واقع ہو۔	بجلی اور بارش بکثرت ہوگی اور ناگہانی موتیں کثرت سے واقع ہوں گی۔
(۵) اگر جمادی آلاخر میں واقع ہو۔	اس سال فصلیں عمدہ ہوں گی اور نرخ ارزاں ہوگا اور لوگ عیش و عشرت میں بسر کریں گے۔
(۶) اگر رجب میں واقع ہو اور مہینہ کا شروع اور جمعہ کا روز ہو۔	اس سال بھوک اور مصیبتیں بہت نازل ہوں گی اور آسمان پر سیاہی نمودار ہوگی۔

Marfat.com

(۷) اگر ماہ شعبان میں واقع ہو۔

اس سال خلقت کے درمیان صلح اور آرام ہوگا۔

(۸) اگر ماہ رمضان میں واقع ہو اور مہینے کا شروع جمعہ کا دن ہو۔

اس سال قحط اور مصیبت نازل ہوگی اور آسمان سے بڑی سخت آواز آئے گی جس سے خلقت بیدار ہوجائے گی اور کھڑے ہوئے آدمی منہ کے بل گر پڑیں گے۔

(۹) اگر ماہ شوال میں واقع ہو۔

اس سال مردوں کو بہت ہی بیماریاں لاحق ہوں گی۔

(۱۰) اگر ماہ ذوالحجہ میں واقع ہو۔

اس سال فراخی ہوگی اور اس سال حاجیوں کی راہ قطع ہوگی۔

❁ جب کوئی قوم اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دشمن مسلط کر دیتا ہے جو اس کے مال و اسباب چھین لیتا ہے۔

(۱) الاعلان فحش کام کرنے لگتی ہے تو وہ نئی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتی ہے۔

(۲) زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو ان پر بارش بند ہوجاتی ہے اگر ان کے چوپائے نہ ہوں تو ان پر مینہ کی ایک بوند بھی نہ گرے۔

(۳) ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے تو وہ قحط سالی کے سخت مصائب اور حکمرانوں کے مظالم میں پھنس جاتی ہے۔

(۴) احکامات خداوندی کے مطابق فیصلے کرنا چھوڑ دیتی ہے تو ان میں باہمی لڑائی اور چپقلش پیدا ہوجاتی ہے۔

❁ جب تم میں سے کوئی نماز کی جماعت کا امام ہو تو اسے تھوڑا پڑھنا

Marfat.com

چاہئے کیوں کہ جماعت میں ضعیف' بیمار' اور کام کاج کرنے والے ہوں گے اور جب اکیلے پڑھو تو بیشک جتنا بھی چاہو پڑھو۔

- جب تین شخص بیٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کہ اس سے وہ آزردہ ہو جائے گا۔
- جب دو بھائی مصافحہ کرتے ہیں تو ان میں ستر رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ انہتر رحمتیں اس کو ملتی ہیں جو ان دونوں میں زیادہ خندہ رو کشادہ پیشانی ہوتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو۔
- جس نے پڑوسی کے کتے کو مارا اس نے پڑوسی کو ایذا دی۔
- جس کے شر سے پڑوسی بے خوف نہ ہو وہ مسلمان نہیں خواہ وہ پڑوسی کافر ہو یا مومن۔
- جب جنازہ کے ہمراہ جائے تو مردے کے غم سے زیادہ اپنا غم کر اور خیال کر کہ وہ ملک الموت کا منہ دیکھ چکا اور مجھے ابھی دیکھنا ہے۔ وہ موت کی تلخی کا مزہ چکھ چکا ہے اور مجھے ابھی چکھنا ہے۔ وہ خاتمہ کے ڈر سے نکل گیا ہے اور مجھ پر ابھی باقی ہے۔
- جاہل کو ایک دفعہ عذاب دیا جائے گا اور عالم کو سات دفعہ۔
- چار شخص مرفوع القلم ہیں۔

(۱) لڑکا جب تک بالغ نہ ہو۔ (۲) سویا ہوا جب تک بیدار نہ ہو۔

(۳) دیوانہ جب تک تندرست نہ ہو۔

(۴) وہ بوڑھا جس کی عقل زیادتی عمر کی وجہ سے زائل ہو گئی ہو۔

- حلال چیزوں میں کوئی چیز خدا تعالیٰ کے نزدیک اِتنی بُری نہیں جتنی

Marfat.com

طلاق۔

- حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچتے رہو گے تو **مستجاب الادعوات** بن جاؤ گے۔
- خدا سے ڈرتے رہو۔ سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔ خدا کا خوف اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر علم و حکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
- دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔
- دینے والا ہاتھ اوپر رہتا ہے اور افضل ہے۔ لینے والے ہاتھ سے جو ہمیشہ نیچے ہوتا ہے۔
- دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے جس قدر انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دین میں فساد ڈالتے ہیں۔
- دو شخصوں کے درمیان صلح کرا دینا صدقہ ہے۔ کسی کو سہارا دے کر اس کی سواری پر سوار کر دینا یا اس کا مال لدوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھا قول بھی صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز یا کارہائے نیک کے واسطے اٹھایا جائے صدقہ ہے۔ راستہ سے اذیت دینے والی چیز ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔
- دنیا کی محبت سب گناہوں کی جڑ ہے اور کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔
- دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ۞ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ ۞ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ ۞ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ۞ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ۞ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ۞ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ ۞ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ۞ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

دنیا کی کوئی چیز تیرے پاس نہ ہو لیکن یہ چار چیزیں ہوں تو تجھے ضرر نہیں۔

(۱) راست گفتاری (۲) حفظ امانت

(۳) خوش خلقی (۴) غذائے حلال۔

دوست کے ساتھ محبت اعتدال کے ساتھ رکھو کیوں کہ ممکن ہے کبھی تمہارا بگاڑ ہوجائے اسی طرح دشمن کے ساتھ حد سے زیاد دشمنی نہ کرو کیوں کہ ممکن ہے کہ کبھی تمہاری محبت ہو جائے۔

راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو اگر بیٹھنا ہے تو راستے کا حق ادا کرو یعنی نظر نیچے رکھنا۔ کسی کو ایذا پہنچانے سے باز رہنا۔ سلام کا جواب دینا۔ نیک کام کا حکم دینا۔ برے کام سے منع کرنا۔ مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرنا اور بھولے ہوئے کو راستہ بتانا۔

رنجش کی حالت بہتر وہ ہے جو صلح میں سبقت اور سلام و علیک کرے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے اہل عیال' ماں باپ اور دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھنا واجب ہے۔

ریا (نمود و نمائش) حرام ہے۔

زمین پر رہنے والوں پر تم رحم کرو۔ آسمان پر رہنے والا تم پر رحم کرے گا۔

سب سے بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ تمہیں چاہئے کہ سب کے لئے نفع بخش بن جاؤ۔

Marfat.com

- سب سے زیادہ خدا کا ذکر کرو۔ خدا کے مقرب بن جاؤ گے۔
- سلام میں سبقت کرنے والے کو تیس اور جواب دینے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔
- سوال نہ کرنے اور تنگی معاش پر صبر کرنے کی فضیلت ہے۔
- سخی کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا مرض۔
- سخی اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے اور آگ سے دور ہے۔
- صدقہ دینا دوزخ کی آگ کے لئے پردہ ہوتا ہے۔
- صبر ایمان سے ایسا ملا ہوا ہے جیسے سر جسم سے۔
- علم بغیر عمل وبال ہے اور عمل بغیر علم گمراہی ہے۔
- عبادت کے دس جز ہیں۔ نو ان میں سے طلب حلال ہیں۔
- غماز کی بات کسی مسلمان کے حق میں مت سن۔
- غریبوں کے ساتھ دوستی رکھ اور امیروں کی مجلس سے حذر۔
- غیر کے لئے کوئی صدقہ نہیں جب قریبی رشتہ دار محتاج ہیں۔
- فرائض ادا کرتے رہو گے تو تمہارا شمار اطاعت گزاروں میں کیا جائیگا۔
- قیامت کے دن غریب ہمسایہ امیر ہمسایہ کا دامن گیر ہوگا۔
- قسم سے خرید و فروخت میں زیادتی ہو سکتی ہے مگر کمائی گھٹ جاتی ہے۔
- قسم ہے خدا کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ حق ہمسایہ اسی سے ادا ہوتا ہے جس پر خدا رحمت کرتا ہے۔
- کسی بھائی کی حاجت براری کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی خدمت میں گزار دی۔

Marfat.com

- کافر ہمسایہ کا ایک حصہ حق ہے مسلمان ہمسایہ کا دو چند اور رشتہ دار ہمسایہ کا سہ چند۔
- کوئی مسلمان تیرے ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ پائے۔
- کوئی صدقہ زبانی صدقہ سے بہتر نہیں زبانی صدقہ یہ ہے کہ وہ کسی کی سفارش کر دے یا ایذیت ہٹا دے یا جان بچائے۔
- کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنا منع ہے جس سے اس کے مغالطہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔
- گوشہ نشینی کولازم پکڑو۔ وہ عبادت ہے اورتم سے پہلے نیکوکاروں کا طریقہ ہے۔
- لالچ کے بغیر اور بے مانگے اگر دیا جائے تو لینا جائز ہے۔
- مصیبت کے اوقات میں خدا سے شکایت نہ کرو۔ سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے۔
- میت کو اس صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے جو اس کی طرف سے دیا جائے۔
- مسلمان کی رنجش کا خاتمہ سلام و علیک ہے۔
- مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔
- مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔
- مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
- مظلوم کی دعا سے ڈرو کیونکہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

Marfat.com

مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے قرابتی کو صدقہ دینا دو صدقے ہیں۔ ایک تو اصل صدقہ دوسرا رشتہ داروں کی نگہداشت کا۔

مومن کا چہرہ بشاش رہتا ہے اور دل غمگین۔

مومن کو ایذا پہنچانا خدا کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور گرانے سے پندرہ گنا بڑا ہے۔

مجھے اپنی امت پر زیادہ خوف منافق اور زبان دراز کا ہے۔

نماز اس طرح پڑھا کرو کہ گویا تم نماز میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم اس طرح پڑھو کہ حق تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

نجات کیا ہے؟ اپنی زبان کو بند رکھنا۔ اپنے گھر میں قیام رکھنا اور گناہوں پر نادم ہونا۔

نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے زیادہ قدم اٹھانے پڑیں اتنی ہی زیادہ فضیلت ہے۔ (ابن ماجہ)

نیکی کا بتانے والا مثل اس کے کرنے والے کے ہے۔

وہ شخص مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ بہترین مومن بہترین اخلاق کا حامل ہوتا ہے۔

ہمیشہ پاک رہا کرو۔ رزق میں برکت ہوگی۔

ہر نیک و بد کے ساتھ نیکی کر اگر وہ نیکی کرنے کے قابل نہیں تو تو اس لائق ہے۔

ہر نیک کام صدقہ ہے۔

ہر ایک دین کے واسطے خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔

Marfat.com

- ہمسائیوں کا حق صرف یہی نہیں کہ ان کو ستائے نہیں بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنا بھی ضروری ہے۔
- یہ بات بھی ایمان کے اوصاف میں سے ہے کہ انسان جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند کرے۔
- ہر چیز کیلئے ایک چیز چمکانے والی ہوتی ہے۔ اور قلب کو چمکانے کیلئے ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔
- یگانوں سے نیکی کرنا عمر دراز اور رزق فراخ کرتا ہے۔

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت مکہ معظمہ میں دو سال چار ماہ عام الفیل بروز بدھ ۳ ذوالحجہ کو ہوئی جب کہ وصال صد ملال بروز ہفتہ بوقت نصف شب مرتبہ جروت ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس برابر مزار مقدسہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

- اخلاص یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہے۔ دنیا کو آخرت کے لئے اور آخرت کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دے۔
- اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سستی عام لوگوں سے بد ہے لیکن عالموں اور طالب علموں سے بدتر ہے۔
- آنکھ کا کاسہ دل کا دروازہ ہے کہ قلوب کی تمام آفتیں اس راستے سے آتی ہیں۔ اور شہوت اور لذت پیدا ہوتی ہیں۔ آنکھ بند کرلے، تمام آفتوں سے محفوظ ہو جائے گا۔
- انسان ضعیف ہے۔ تعجب ہے کہ وہ کیونکر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا

Marfat.com

ہے۔

- اگر کوئی نیکی کی وجہ سے رہ جائے تو اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اگر اسے پالو تو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔
- اس دن پر رو جو تیری عمر کا گزر گیا اور اس میں نیکی نہیں کی۔
- آپ جب کسی کی ماتم پرسی پر جاتے تو فرماتے:

"صبر میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے میں کوئی فائدہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کو یاد کرو تو تم کو اپنی مصیبت بہت کم معلوم ہوگی"۔

- بزدل کی ہم نشینی سے تنہائی بدرجہا بہتر ہے اور تنہائی سے صلحا کی صحبت بدرجہا بہتر ہے۔
- بُعدِ سفر اور قلت زادِ راہ سے ڈرتا رہ۔
- بدبخت وہ شخص ہے جو خود تو مرجائے اور اس کا گناہ نہ مرے یعنی کوئی بُری بات جاری کر جائے مثلاً" کھوٹا سکہ بنانا بُرا کھیل جاری کرنا بُری کتاب کی اشاعت کرنا وغیرہ۔
- بخشش کرنا امیر سے خوب ہے لیکن محتاج سے خوب تر ہے۔
- بندے کے اندر جب کسی زینت دنیا سے عُجب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دشمن رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس زینت سے جدا ہوجائے۔
- بذلِ نوال قبل سوال کے بجالا۔ اگر سائل کے سوال کرنے پر تو نے دیا تو جتنا تو نے دیا اس سے دوگنی آبرو اس کی تو نے لی۔
- توبہ بوڑھے سے خوب اور جوان سے خوب تر۔
- تکبر کرنا امیروں کا بد ہے لیکن محتاجوں کا بد تر۔
- تواضع غریبوں سے خوب ہے لیکن امیروں سے خوب تر ہے۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِ الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُدِیْ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ

الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ

الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ

الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ

الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ

مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ

الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ

- تو دنیا میں رہنے کے سامانوں میں لگا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے۔
- جو امر پیش آتا ہے وہ نزدیک ہے لیکن موت اس سے بھی نزدیک تر ہے۔
- جسے رونے کی طاقت نہ ہو وہ رونے والوں پر رحم ہی کیا کرے۔
- جہاد کفار اصغر ہے اور جہاد نفس جہاد اکبر ہے۔
- جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔
- جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جانے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔
- جس کا سرمایہ دنیا ہے اس کے دین کا نقصان زبانیں بیان کرنے سے عاجز ہیں۔
- جس نے شراب پی اس نے اپنی عزت و انسانیت کو ضائع کر دیا۔
- خوف الٰہی بقدر علم ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ سے بے خوفی بقدر جہالت۔
- پورا کرتا ہے نماز کو سجدہ سہو۔ پورا کرتا ہے روزہ کو صدقہ فطر۔ پورا کرتا ہے حج کو فدیہ اور پورا کرتا ہے ایمان کو جہاد۔
- دل مردہ ہے اور اس کی زندگی علم ہے۔ علم بھی مردہ ہے اور اس کی زندگی طلب کرنے سے ہے۔
- زبان کو شکوہ سے روک خوشی کی زندگی عطا ہو گی۔
- زمانہ کی گردش اگرچہ عجیب امر ہے لیکن اس سے غفلت عجیب تر ہے۔
- شرم مردوں سے خوب ہے مگر عورتوں سے خوب تر۔

Marfat.com

- شکر گزار مومن عافیت سے قریب تر ہے۔
- صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے با ادب سے پیش کر کیوں کہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کا نشان ہے۔
- صبح خیزی میں مرغان سحری کا سبقت لے جانا تیرے لئے باعث ندامت ہے۔
- طالب دین عمل میں زیادتی کرتا ہے اور طالب دنیا علم میں۔
- عدل و انصاف ہر ایک سے خوب ہے لیکن خوب تر ہے۔
- علم کے سبب کسی نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا بخلاف مال کے۔
- عورتوں کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر رکھا ہے۔
- عمل بغیر علم کے سقیم و بیمار اور علم بغیر عمل کے عقیم و بیکار ہے۔
- عبادت ایک پیشہ ہے دکان اس کی خلوت ہے راس المال اس کا تقویٰ ہے اور نفع اس کی جنت۔
- علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال کفار فرعون و قارون وغیرہ کی۔
- علم کی قوت جب حد سے بڑھ جائے تو مکاری اور بسیار دانی پیدا کرتی ہے اور جب ناقص ہو تو حماقت اور ابلہی پیدا کرتی ہے۔
- کاش میں کسی مومن کے سینے کا بال ہی ہوتا۔
- کاش میں درخت ہوتا کہ اس کو کاٹ کر کھالیتے یہ اس لئے تھا کہ آپ پر خوف اور حُزن بغایت درجہ غالب تھا۔
- گناہ جوان کا بھی اگرچہ بد ہے لیکن بوڑھے کا بدتر ہے۔
- گفتگو میں اختصار سے کام لو۔ کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے۔ جتنا آسانی

Marfat.com

اَلصَّبُوْرُ اَلرَّشِیْدُ اَلْوَارِثُ اَلْبَاقِیْ اَلْبَدِیْعُ اَلْهَادِیْ اَلنُّوْرُ اَلنَّافِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیُ اَلْجَامِعُ اَلْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ اَلرَّءُوْفُ اَلْعَفُوُّ اَلْمُنْتَقِمُ اَلتَّوَّابُ اَلْبَرُّ اَلْمُتَعَالِیْ اَلْوَالِیْ اَلْبَاطِنُ اَلظَّاهِرُ اَلْآخِرُ اَلْاَوَّلُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْقَادِرُ اَلصَّمَدُ اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ اَلْحَیُّ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُبْدِئُ

اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّکُوْرُ اَلْعَلِیُّ اَلْکَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْکَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَکِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِیْدُ

سے سنا جاسکے طول کلامی گفتگو کا کچھ حصہ ذہنوں سے ضائع کردیتی ہے۔

لوگو! خدا تعالیٰ سے شرم کرو۔ واللہ میں جب کبھی میدان میں قضائے حاجت کے لئے جاتا ہوں تو میں خدا تعالیٰ سے شرما کر سر نیچے کرلیتا ہوں، لہٰذا اپنے اعمال و افعال میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر ڈرتے اور شرم کرتے رہو۔

سو درہم میں سے اڑھائی درہم بخیلوں اور دنیاداروں کی زکوٰۃ ہے اور صدیقوں کی زکوٰۃ تمام مال صدقہ کردینا ہے۔

شریف جب علم پڑھتا ہے متواضع ہوجاتا ہے۔ اور وضیع جب پڑھتا ہے تو متکبر ہو جاتا ہے۔

مصیبت میں صبر کرنا سخت ہے مگر صبر کے ثواب کو ضائع نہ ہونے دینا سخت تر ہے۔

مشغول ہونا ساتھ دنیا کے جاہل کا بد ہے لیکن عالم کا بد تر ہے۔

مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے۔

مومن کے خوف و رجا کو اگر وزن کریں تو دونوں برابر ہوں گے۔

موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔

بافات کا تدارک ماآت سے کرو اور پرانے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹاؤ۔

نہیں حاصل ہوتی دولت ساتھ آرزو کے۔ نہیں حاصل ہوتی جوانی خضاب کے۔ نہیں حاصل ہوتی صحت ساتھ دواؤں کے۔

وہ علماء حق تعالیٰ کے دشمن ہیں جو امراء کے پاس جاتے ہیں اور وہ امراء حق تعالیٰ کے دوست ہیں جو علماء کے پاس جائیں۔

Marfat.com

- وہ لوگ بہتر نہیں جو دنیا کو آخرت کے لئے ترک کر دیتے ہیں بلکہ بہتر وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کو لیتے ہیں۔
- ہرگز کوئی شخص موت کی تمنا نہیں کرے گا سوائے اس کے جس کو اپنے عمل پر وثوق ہو گا۔
- ہر چیز کے ثواب کا ایک اندازہ ہے۔ سوائے ثواب صبر کے کہ وہ بے اندازہ ہے۔

امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت نماز فجر ۷ صفر ۱۳ سال واقعہ عام الفیل ہوئی ۔ جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت تہجد مرتبہ جبروت ۲ ذوالحجہ ۲۳ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- ایمان کے بعد بڑی نعمت عورت ہے۔
- اسراف اس کا بھی نام ہے کہ جس چیز کو انسان کی طبیعت چاہے کھائے۔
- اگر غیب دانی کے دعویٰ کا خیال نہ ہوتا تو میں کہتا پانچ اشخاص جنتی ہیں۔

(۱) وہ محتاج جو عیالدار مگر صابر ہو۔

(۲) وہ عورت جس کا خاوند اس سے راضی اور خوش ہو۔

(۳) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کا حق مہر معاف کر دیا ہو۔

Marfat.com

(۴) وہ جس کے والدین اس سے خوش ہوں۔

(۵) وہ جو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے۔

ایمان اس کا نام ہے خدائے واحد کو دل سے پہچانے اور زبان سے اقرار کرے اور حکم شرع پر عمل کرے۔

آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) کامل (۲) کاہل (۳) لاشے

کامل وہ ہے جو لوگوں سے مشورہ کر کے اس پر غور کرے۔ کاہل وہ ہے جو اپنی رائے پر چلے اور کسی سے مشورہ نہ کرے۔ لاشے وہ ہے کہ نہ وہ خود صاحب اترائے اور نہ دوسرے سے مشورہ کرے۔

بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جان۔

بدترین آوازیں دو ہیں' راگ اور نوحہ کی۔

بدخو کی دوستی سے احتراز لازم ہے کیونکہ وہ اگر بھلائی بھی کرنا چاہے تو بھی اس سے برائی سرزد ہو جاتی ہے۔

توبتہ النصوح اس کا نام ہے کہ برے فعل سے اس طرح پر توبہ کی جائے کہ پھر اس کو نہ کرے۔

تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

(۱) سلام کرنا۔

(۲) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔

(۳) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

جو آدمی اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے جو اپنے آپ کو جنتی بتائے وہ جہنمی ہے۔

Marfat.com

جب تم کسی صاحب علم کو دنیا کی طرف مائل دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ دین کے بارے میں قابل الزام ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص جس چیز کا خواہاں ہوتا ہے اسکی دھن میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔

جب عالم کو لغزش ہوتی ہے تو اس سے ایک عالم لغزش میں پڑ جاتا ہے

جو عیب سے واقف کرے وہ دوست ہے اور منہ پر تعریف کرنا گویا ذبح کرنا ہے۔

جب حلال اور حرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہی سا ہو۔

خدا تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو میرے عیوب پر مجھے مطلع کرتا ہے۔

خشوع و خضوع کا تعلق دل سے ہے نہ کہ ظاہری حرکات سے۔

دوزخ سے بچو اگرچہ آدھے خرما ہی کی بدولت ہو۔ اگر یہ بھی نہ ہو میٹھی بات ہی سہی۔

سلامتی گمنامی میں ہے یا خلوت میں۔

شبہ کے ساتھ کمانا مانگنے سے بہتر ہے۔

سخی حبیب خدا تعالیٰ ہے اگرچہ فاسق ہو، بخیل دشمن خدا تعالیٰ ہے اگرچہ زاہد ہو۔

طالب دنیا کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ تلوار فروخت کرنا ہے۔

طمع کرنا مفلسی، بے غرض ہونا امیری اور بدلہ نہ چاہنا صبر ہے۔

ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

عزت دنیا مال سے ہے اور عزت آخرت اعمال سے ہے۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُقْسِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاجِدُ خُلُقُهُ الْحَیِّیُ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

- قبل اس کے کہ بزرگ بنو علم حاصل کرو۔
- قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ اٹھا رکھے جائیں۔
- کسی مسلمان کے لئے یہ زیب نہیں کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے۔ کیونکہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔
- کسی کے خلق پر اعتبار نہ کرنا تاوقتیکہ غصہ کے وقت اسے نہ دیکھ لے۔
- کسی کی دینداری پر اعتبار نہ کرنا تاوقتیکہ طمع کے وقت اسے نہ آزما لے۔
- کم بولنا حکمت ہے کم کھانا صحت ہے۔ کم سونا عبادت ہے اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔
- لوگوں کے ساتھ نیک خلق آدھی عقل ہے۔ حسن سوال نصف علم ہے اور حسن تدبیر نصف معیشت ہے۔
- ندامت چار قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) ندامت ایک دن کی جب کوئی شخص گھر سے بلا کھانا کھائے چلا جائے۔

(۲) ندامت سال بھر کی زراعت کا وقت غفلت میں گزر جائے۔

(۳) ندامت عمر بھر کی جب بیوی سے موافقت نہ ہو۔

(۴) ندامت ابدی کہ خدائے برتر ناخوش ہو۔

- نیکی کے عوض نیکی حق ادائیگی ہے اور بدی کے عوض نیکی احسان ہے۔
- نہیں دوستی رکھتے مومن مخالفین خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

Marfat.com

اگرچہ ماں باپ ہوں۔

- نہیں حاصل ہوتا مطلب بغیر خوف کے۔ خصلت اچھی بغیر ادب کے۔ خوشی بغیر امن کے۔ توانگری بغیر بخشش کے۔ فقیری بغیر قناعت کے۔ رفعت بغیر تواضع کے۔ جہاد بغیر توفیق خدا کے۔
- مقدمات کا جلد تصفیہ کرنا چاہئے تاکہ دعویٰ کرنے والا دیر کے سبب کہیں اپنے دعویٰ سے مجبوراً دستبردار نہ ہو جائے۔
- مشغولی سے پہلے فراغت اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جان۔
- ہنسنے سے عمر کم ہوتی ہے اور رعب ادب جاتا رہتا ہے۔ یہ موت سے غافل ہونے کا نشان ہے۔
- ہم حرام کے خوف سے نو حصے حلال بھی ترک کر دیتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت عثمان غنی ابن عفان جامع القرآن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت بروز جمعرات بوقت عصر ۱۹ رمضان المبارک ۶ سال ہفت واقعہ عام الفیل کو ہوئی۔ جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت مغرب ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس جنت البقیع میں ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اے انسان! خدا تعالیٰ نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے اور تو دوسروں کا ہونا چاہتا ہے۔
- ایک پرہیزگار فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

Marfat.com

- اپنا بوجھ خلقت میں سے کسی پر نہ رکھ خواہ کم ہو یا زیادہ۔
- اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو کوئی ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا تعالیٰ نہ ہو۔
- اے انسان اگر تو معبود حقیقی کی پرستش نہیں کرنا چاہتا تو اس کی بنائی ہوئی چیزوں کو بھی استعمال نہ کر۔
- اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز، روز محشر ہے۔
- امراء کی تعریف کرنے سے بچ کہ ظالم کی تعریف سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھنا افضل ترین ایمان ہے۔
- ایسی بات مت کہو کہ جو مخاطب کی سمجھ سے باہر ہو۔
- اگر میں رات کو سو جاؤں اور صبح کو نادم اٹھوں تو یہ مجھکو زیادہ پیارا ہے اُس سے کہ تمام شب بیدار رہوں اور صبح کو معجب اٹھوں۔
- اس نے خدا تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔
- باوجود نعمت و عافیت موجود ہونے کے زیادہ طلبی بھی شکوہ ہے۔
- بدگو تین آدمیوں کو مجروح کرتا ہے۔

(۱) اپنے آپ کو۔ (۲) جس کی برائی کرتا ہے۔

(۳) جو اس کی برائی سنتا ہے۔

- بعض اوقات جرم کرنا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔
- بندہ حقیقت ایمان کو نہیں پہنچتا جب تک کہ اس کو فقر محبوب نہ ہو جائے۔ غنا سے اور اس کے نزدیک اس کی تعریف اور مذمت کرنے والے برابر نہ ہو جائیں۔
- بہتر ضومعہ مرد مسلمان کا اس کا گھر ہے جو روکتا ہے اس کی زبان

Marfat.com

شرمگاہ اور نظر کو۔

- بڑا خطاوار لوگوں میں وہ ہے جس کو لوگوں کی برائیوں کا ذکر کرنے کی فراغت ملی ہو۔
- تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔
- تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔
- تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔
- تعجب ہے اس پر جو حساب کو حق جانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے۔
- تعجب ہے اس پر جو دوزخ کو حق جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔
- تعجب ہے اس پر جو اللہ تعالیٰ کو حق جانتا ہے اور پھر غیروں کا ذکر کرتا ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔
- تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔
- تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر اس کی اطاعت کرتا ہے۔
- تواضع کی کثرت نفاق کی نشانی اور عداوت کا پیش خیمہ ہے۔
- توانگروں کے ساتھ ظالموں اور اور زاہدوں کی دوستی ریاکاری کی دلیل ہے۔
- ترغیب دلانے کی نیت سے اعلانیہ صدقہ دینا خفیہ سے بہتر ہے۔
- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار کا روح پر۔

Marfat.com

- تو کتنا بھی مفلوک الحال ہو لیکن مغلوب الحال نہ ہو۔
- جو شخص مصیبت کے وقت اول اپنی تدبیروں اور پھر خلق خدا کی امداد سے عاجز ہو کر خدا تعالیٰ کی جانب رجوع کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔
- جس نے دنیا کو جس قدر پہچانا اسی قدر اس سے بے رغبت ہوا۔
- جنت کے اندر رونا عجیب ہے اور دنیا کے اندر ہنسنا عجیب تر ہے۔
- جو لوگ خدا تعالیٰ سے صدق اور خلوص کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں وہ اس کے ماسوائے ہر حالت میں نفرت کرتے ہیں۔
- جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے خدا کو نہیں پہچانتا۔
- جو اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتا ہے غلام کی عیادت کرتا ہے اپنے کپڑے دھو لیتا ہے اور ان میں پیوند لگاتا ہے وہ غرور اور تکبر سے پاک اور بری ہے۔
- جب زبان اصلاح پذیر ہو جاتی ہے تو قلب بھی صالح ہو جاتا ہے۔
- جس شخص کو سال بھر تک تکلیف یا رنج نہ پہنچے پس وہ جان لے کہ مجھ سے میرا رب ناراض ہے۔
- جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کر۔
- حیاء کے ساتھ تمام نیکیاں اور بے حیائی کے ساتھ تمام بدیاں وابستہ ہیں۔
- حاجتمند غربا کا تمہارے پاس آنا خدا پاک کا انعام ہے۔
- حق پر قائم رہنے والے تعداد میں کم ہوتے ہیں مگر منزلت و اقتدار میں

Marfat.com

زیادہ۔

- حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔
- خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
- دنیائے فانی کی لذتیں لینے سے عالم باقی کے اجر و ثواب میں کمی ہوجاتی ہے۔
- دنیا وہ ہر کام ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔
- دوسروں کا بوجھ اٹھانا عابدوں کی عزت کا تتمّہ ہے۔
- دنیا خدا تعالیٰ کی سرائے ہے جو آخرت کی مسافروں کے لئے وقف ہے۔ اپنا توشہ لے اور جو کچھ سرائے میں ہے اس کا لالچ نہ کر۔
- زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔
- سخاوت پھل ہے مال کا اعمال پھل ہیں علم کا۔ خوشنودی خدا تعالیٰ پھل ہے اخلاص کا۔
- ضائع ہے۔

(۱) وہ عالم جس سے عمل کی باتیں نہ پوچھیں۔

(۲) وہ ہتھیار جس کو استعمال نہ کیا جائے۔

(۳) وہ مال جو کار خیر میں شروع نہ کیا جائے۔

(۴) وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔

(۵) وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) وہ نماز جو مسجد میں نہ پڑھی جائے۔

(۷) وہ اچھی رائے جس کو قبول نہ کیا جائے۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاجِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعِیْدُ الْمُبْدِئُ

الْمَاجِدُ - الْوَاحِدُ الْقَیُّوْمُ - الْمُمِیْتُ الْمُعِیْدُ الْمُغْنِیُ الْوَلِیُّ - الْمَتِیْنُ الْوَکِیْلُ الْبَاعِثُ - الْمَجِیْدُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

(۸) وہ مصحف جس کی تلاوت نہ کی جائے۔

(۹) وہ زاہد جو خواہش دنیا دل میں رکھے۔

(۱۰) وہ لمبی عمر جس میں توشہ نہ لیا جائے۔

ظالموں اور ان کے متعلقین سے معاملہ مت کر۔

عافیت کے نو حصے لوگوں سے الگ رہنے میں اور ایک حصہ ملنے میں۔

علم بغیر عمل کے نفع نہیں دیتا اور عمل بغیر علم کے فائدہ نہیں بخشتا۔

عیالدار کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ آسمان پر جاتے ہیں۔

عمدہ لباس کے حریص کفن کو یاد رکھ! عمدہ مکان کے شیدائی قبر کا گڑھا مت بھول۔ عمدہ غذاؤں کے دلدادہ کیڑے مکوڑں کی غذا بننا یاد رکھ۔

فقیر کا ایک درہم صدقہ بہتر ہے غنی کے لاکھ درہم صدقہ سے۔

قضا پر رضا دنیا کی جنت ہے۔

گناہ کسی نہ کسی صورت میں دل کو بے قرار رکھتا ہے۔

لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔

لوگوں کو جس طرح چاہے آزما دیکھ۔ سانپ، بچھوؤں سے کم نہ پائے گا۔

مسلمان کی ذلت اپنے مذہب سے غافل بن جانے میں ہے نہ کہ بے زر ہونے سے۔

متواضع دنیا و آخرت میں جو چیز چاہے گا پوری ہوگی۔

مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے رب سے اور مت ڈر کسی سے مگر اپنے گناہ سے۔

مجوبین کی کھالیں بھی دل کی طرح نرم ہوجاتی ہیں ان کے روئیں کھڑے ہوجاتے ہیں اُن کے دل اور جلد نرم ہو جاتے ہیں اور یاد خدا

Marfat.com

سے ان کو راحت ہوتی ہے۔

- محب اللہ کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔
- نعمت کا نامناسب جگہ خرچ کیا جانا ناشکری ہے۔

امیرالمومنین امام المسلمین اسد اللہ غالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک بوقت چاشت ۱۸ رجب بعد از ۳۰ سال عام الفیل کو خانہ کعبہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس نجف اشرف میں ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اے اللہ! میں نے تیری عبادت تیری بہشت کے لالچ یا جہنم کے خوف سے نہیں کی، بلکہ اس لئے کہ میں نے تجھے ہی عبادت کے لائق پایا۔
- ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل عبادات سے ہے۔
- انسان جو حالت اپنے لئے پسند کرتا ہے اسی حالت میں رہتا ہے۔
- اپنے دلوں سے دوستی کا حال پوچھو کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو کسی سے رشوت نہیں لیتے۔
- اگر تو کسی کے ساتھ احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ اور جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کر۔
- اگر اہل دنیا کو پوری عقل حاصل ہوتی تو دنیا کے کاروبار اور اس کی موجودہ حالت میں ضرور خلل آجاتا۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِی الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُبْدِیُ

الْمَآبُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرَّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

- اگر کوئی قدر شناس نہ ملے مگر تو اپنی نیکی کو بند نہ کر۔
- اگر کوئی قابل شخص دوستی کے لائق نہ ملے تو کسی نااہل سے دوستی مت کر۔
- اپنا واجبی حق لینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو۔ البتہ دوسرے کے غصب حقوق سے بچو۔
- اپنی عقلوں کو ناقص سمجھتے رہو کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔
- اگر خدائے پاک حرام و ناجائز کاموں سے منع نہ فرماتا تو بھی عقلمند کے لئے ضروری تھا کہ ان سے پرہیز رکھتا۔
- ایمان کے معنی ہیں دل سے پہچاننا۔ زبان سے ماننا اور اعضا و جوارح سے عمل کرنا۔
- اپنی جان پر حد سے زیادہ سختی بھی نہ کر اور ایسا بھی نہ ہو کہ ہمت ہار کر بیٹھ جائے۔
- اہل بصیرت کیلئے ہر ایک نگاہ میں عبرت اور ہر ایک تجربے میں نصیحت ہے۔
- انسان اس عمر پر کس طرح خوش ہوتا ہے جو گھنٹوں کے گزرنے سے گھٹتی جاتی ہے اور اس جسم کی سلامتی پر کیوں مغرور ہوتا ہے جو جہان بھر کی آفتوں کا نشانہ ہے۔
- امیدیں بہت کم پوری ہوتی ہیں اور ادبار بہت کم مبدل بہ اقبال ہوتا ہے۔
- اے بیٹا امام حسن علیہ السلام چار (مثبت) اور چار (منفی) باتیں یاد کر

Marfat.com

لو۔ اگر ان کے پیش نظر کام کیا تو کبھی نقصان نہ اٹھاؤ گے۔

(۱) سب سے بڑی دولت عقل ہے۔

(۲) سب سے بڑی فقیری حماقت ہے۔

(۳) سب سے بڑی وحشت خود پسندی ہے۔

(۴) سب سے زیادہ قابل عزت حسب اور خوش اخلاقی ہے۔

اے فرزند!

(۱) خبردار! احمق سے دوستی نہ کرنا کیونکہ وہ چاہے گا کہ نفع پہنچائے مگر کرا دے نقصان۔

(۲) کنجوس سے بھی نہ ملو اس لئے کہ وہ تمہاری ضرورتوں سے بھی تمہیں روک دے گا۔

(۳) بدکار سے بھی دوستی نہ کرنا وہ تو معمولی قیمت پر بھی تمہیں بیچ دے گا۔

(۴) جھوٹے سے بھی میل جول ٹھیک نہیں وہ تو سراب ہے کہ دور کو قریب اور قریب کو دور کر دے گا۔

انسان کے اعصاب میں ایک گوشت کا ٹکڑا لٹک رہا ہے جس میں ایک تعجب انگیز چیز ہے جسے "دل" کہتے ہیں اس میں حکمت کی صلاحیت اور اس کے خلاف اور اضداد کی صفات بھی ہیں۔ اگر امید پیدا ہوتی ہے تو لالچ ذلیل کر دیتا ہے۔

اور اگر سچ جوش مارتا ہے تو حرص تباہ کر دیتی ہے اگر یاس چھاجاتا ہے تو غم حسرت مار ڈالتا ہے۔ اور اگر غصہ سامنے آتا ہے تو غیظ زور کرتا ہے۔

Marfat.com

اے دنیا کو برا کہنے والے اور اس کے دھوکے میں آنے والے اس کے غلط وعدوں کے فریب میں مبتلا! دنیا کے پھندے میں پھنسنے کے بعد اسے برا کہتا ہے۔ تو نے جرم کیا ہے یا اس نے تیرا کچھ بگاڑا ہے۔ اس نے تجھے کب للچایا اور کب دھوکا دیا؟

ایمان کے چار ستون ہیں۔

(۱) صبر (۲) یقین (۳) عدل (۴) جہاد

(۱) صبر کے چار شعبے ہیں

(۱) شوق (۲) خوف (۳) زہد (۴) امید

تو جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خواہشات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسے جہنم کا خوف ہوتا ہے وہ حرام سے بچتا ہے اور جو دنیا سے زہد کرتا ہے اسے مصیبتیں ہلکی معلوم ہوتی ہیں اور جسے موت کی امید ہوتی ہے وہ نیک اعمال جلدی کرتا ہے۔

(۲) یقین کی چار شاخیں ہیں

نکتہ رسی میں نظر حقائق تک پہنچنا۔ عبرتوں سے نصیحت اور سابقین کے اچھے طریقے۔ تو جس نے نکتہ رسی نظر پیدا کرلی اس کی حکمت واضح ہوگی اور جس کے واسطے حکمت واضح ہوگی وہ عبرت کو پہنچ گیا اور جو عبرت کو سمجھ گیا وہ گویا گزشتہ انسانوں میں رہ چکا۔

(۳) عدل کے چار شعبے ہیں

(۱) سمجھ کی باریک بینی (۲) علم کی گہرائی

Marfat.com

(۳) فیصلوں کی خوبی (۴) علم میں ثابت قدمی

یعنی جس نے علم کی گہرائی سمجھ لی وہ فیصلوں کی گھاٹیوں پر سیر و سیراب پلٹا اور جس نے علم کو اپنایا وہ اپنے معاملے میں حد سے آگے نہیں بڑھتا اور لوگوں میں قابل تعریف زندگی بسر کرتا ہے۔

(۴) - جہاد کی چار قسمیں ہیں

(۱) امر بالمعروف (۲) نہی عن المنکر

(۳) مشکل مقامات پر سچائی (۴) بدکاروں سے دشمنی

جو امر بالمعروف کرے وہ مومنوں کو مدد پہنچاتا ہے۔ اور جو نہی عن المنکر کرے وہ منافقوں کو رسوا کرتا ہے۔ اور جو ہم مقامات پر سچ بولے اس نے اپنا حق ادا کردیا اور جس نے بدکاروں سے دشمنی کی اور قربت داری کی اللہ ان سے ناراض ہوا۔

- اگر خدا نے گناہ سے نہ ڈرایا ہوتا تو جب بھی گناہ نہ کرنا چاہیے تھے تاکہ اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا ہو جاتا۔
- آدمی اولاد کے مرنے پر آرام کرلیتا ہے مگر دولت چھین جانے پر سو نہیں پاتا۔
- اولیاء اللہ وہ ہیں جو دنیا کے باطن کو اس وقت دیکھتے ہیں جب عام لوگ ظاہر کو دیکھتے ہیں۔
- بخیل دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرے گا اور عاقبت میں امیروں کا سا حساب بھگتے گا۔
- بات تمہاری قید میں ہے مگر جب تک چپ ہو اور جب بول دیئے تو تم

Marfat.com

اس کے پابند ہوگئے۔ تو زبان کی اس طرح حفاظت کرو جیسے اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔

بہترین عمل وہ ہے جس پر تم اپنے نفس کو مجبور کردو۔

بیٹے کا باپ اور باپ کا بیٹے پر حق ہے باپ کا حق تو یہ ہے کہ اولاد اس کی اطاعت کرے ہر بات میں سوائے معصیت خدا کے اور اولاد کا حق باپ پر یہ ہے کہ

(۱) اچھا نام رکھے ۔ (۲) اخلاق اچھے بنائے ۔

(۳) قرآن کی تعلیم دے۔

بہت لوگ وہ ہیں جو احسان اور نعمتوں کی وجہ سے (جہنم) کے قریب ہو رہے ہیں اور بہت لوگ ایسے ہیں جو گناہوں کے پوشیدہ رہنے سے جری ہوگئے ہیں اور بہت سے آدمی ہیں جو نیک نامی کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہیں۔ خدا نے اس شخص کی طرح دنیا میں مہلت دے کر کسی اور کو نہیں آزمایا۔

تدبیر سے بہتر کوئی عقل نہیں، تقویٰ سے بہتر کرم نہیں، تہذیب و ادب کے مقابلے میں کوئی ترکہ نہیں۔ توفیق سے اچھا کوئی رہنما نہیں۔ توّاب سے بہتر کوئی منافع نہیں۔

تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اور عقلمند وہ ہے جو ان میں ترقی کرتا رہے۔

جلدی سے معاف کرنا انتہائی شرافت اور انتقام میں جلدی کرنا انتہائی ذلت ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جان بھی بھلا

Marfat.com

دیتا ہے۔

- جب تم پر نعمتوں کا آغاز ہوجائے تو ناشکری کر کے انتہائی اور آخری نعمتوں کو آنے سے مت روکو۔
- جوانمرد کی غلطیوں کی ٹھوکروں سے چشم پوشی کرو جب ان سے کوئی لغزش ہوتی ہے تو دست خداوندی انہیں اٹھا لیتا ہے تو توفیقات ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔
- جو شخص اپنے اور خدا کے درمیان حالات کی اصلاح کر لے خدا اس کا اور لوگوں کے تعلقات درست کر دے گا۔ اور جو آخرت کے معاملات ٹھیک کرے، خدا اس کے معاملات دنیا میں ٹھیک کر دے گا۔ اور جس کا نفس اس کا نصیحت گر ہو خدا اس کا نگران ہوتا ہے۔
- جسے چار چیزیں مل گئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا۔

(۱) دعا کے بعد حاجت روائی۔ (۲) توبہ کے بعد قبولیت

(۳) استغفار کے بعد مغفرت اور

(۴) شکر کے بعد زیادتی سے محروم نہیں رہتا۔

- جب کسی کام سے ڈر لگتا ہو تو اس میں جا پڑو۔ کیونکہ کسی چیز سے بچاؤ اس سے ڈرنے سے زیادہ اہم ہے۔
- جو لوگ خدا کی عبادت شوق میں کرتے ہیں تو ان کی عبادت تاجرانہ ہے اور جو ڈر کے عبادت بجالاتے ہیں ان کی عبادت غلامانہ ہے اور جو لوگ شکر نعمت کے طور پر عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت آزادوں کی سی ہے۔
- جب مفلس و بے زر ہوجائے تو صدقہ دے کر خدا سے لین دین کرو۔

Marfat.com

حکمت جہاں سے ملے لے لو اس لئے کہ دانائی منافق کے دل میں بے چین رہتی ہے یہاں تک کہ قلب مومن میں پہنچ کر اپنے مانند دوسروں میں جا ملتی ہے۔

"خیر" کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنا مال اور اپنی اولاد بڑھالو۔ خیر کا مطلب یہ ہے کہ اپنا علم بڑھاؤ اور اپنی بردباری میں عظمت پیدا کرو اور لوگوں سے عبادت باری کر کے برتری حاصل کرو۔ تو اگر اچھا کام کیا تو حمد خدا بجا لاؤ اور اگر برا کام ہو جائے تو استغفار کرو اور دنیا میں "خیر" حرف دو آدمیوں کے لئے ہے۔

(۱) وہ شخص جو گناہ کرتا ہے اور ان کا تدارک توبہ سے کر لیتا ہے۔

(۲) وہ آدمی جو نیک عمل میں جلدی کرتا ہے اور جو عمل تقویٰ کے ساتھ کیا جائے وہ کم نہیں ہوتا اور جو عمل قبول ہو جائے وہ کم بھی کیسے ہو سکتا ہے۔

خدایا تو میرے بارے میں زیادہ واقف ہے اور میں اپنے بارے میں ان سے زیادہ باخبر ہوں۔ خدایا ہمیں ان کے خیال کے مطابق اچھا بنا دے اور جو باتیں یہ نہیں جانتے انہیں معاف فرمادے۔

خدا نے کچھ فرائض تم پر واجب کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرنا۔ کچھ حدیں مقرر کی ہیں ان سے آگے نہ بڑھنا۔ اس نے کچھ چیزوں سے روکا ہے تو انہیں مہمل نہ کرنا، کچھ چیزوں کے بارے میں سکوت ہے اور یہ سکوت بھول چوک کی وجہ سے نہیں لہٰذا انہیں معلوم کرنے کی تکلیف نہ اٹھانا۔

خدا سے تعلقات اس وقت قائم ہو سکتے ہیں جب تک حق سے مدارت

Marfat.com

اور اس سے قریبی تعلق نہ پیدا کرے اور لالچ کی چیزوں کے پیچھے چلنا چھوڑ دے۔

خدا سے اس طرح ڈرو جیسے کوئی تنہا سفر کے لئے کمر کس لے اور تیاری میں کوشش کرے اور وقت فرصت تیزی کرے۔ ڈر سے بچنے کیلئے نہ سبقت کرے اور منزل میں واپسی کے لئے غور کرے اور جائے بازگشت و منزل واپس کا نتیجہ سمجھ لے۔

دنیا اس کے لئے سچائی کا گھر ہے جو اس کے ساتھ سچا ہے جو اسے سمجھ گیا اس کے لئے تندرستی کی جگہ ہے۔ یہ سرمایہ داری کا ٹھکانہ ہے۔ جو اس سے سامان سفر لے۔ اور نصیحت کا مقام جو نصیحت حاصل کرے یہ تو دوستان خدا کی مسجد۔ اس کے ملائکہ کا مصلیٰ، وحی کی منزل، اولیاء اللہ کی تجارت گاہ ہے۔ جس میں وہ رحمت کماتے ہیں اور جنت کا نفع اٹھاتے ہیں۔

دوست اس وقت تک دوست نہیں جب تک تین باتوں کا خیال نہ کرے۔

(۱) مصیبت میں ہمدردی۔ (۲) غیر حاضری میں حفظ ناموس۔
(۳) مرنے کے بعد ذکر خیر۔

دنیا دھوکا دیتی ہے۔ نقصان پہنچاتی ہے۔ گذر جاتی ہے۔ خدا نے نہ تو اپنے اولیاء اللہ کے لئے اسے ثواب میں پسند کیا اور نہ دشمنوں کے لئے سزا کیلئے تجویز کیا۔ ان اہل دنیا کی تو وہ مثل ہے کہ جیسے قافلہ ابھی اترا ہی تھا کہ انکے منکولے نے چلو چلو کی چیخ لگا دی۔

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے کہ چھونے میں نرم اور پیٹ میں

Marfat.com

خطرناک زہر، ناسمجھ جاہل ٹوٹ پڑتا ہے اور صاحب عقل و دانشمند ڈرتا ہے۔

روزی دو طرح کی ہے۔

(۱) ایک وہ جسے تم تلاش کرتے ہو۔

(۲) دوسری وہ جو تم کو تلاش کرتی ہے۔

اگر تم اس کے پاس نہ جاؤ تو وہ تمہارے پاس آجائے گی تو سال بھر کی فکر آج ہی نہ کرو۔ ہر روز کے حالات اس دن کے لئے بہت ہیں اب اگر تمہاری عمر ایک سال ہے تو خداوند تعالیٰ ہر نئے دن اس کا مقسوم دے گا۔ اور اگر سال بھر کی عمر نہیں تو پھر ایسی فکر سے کیا فائدہ جس میں تمہارا کچھ نہیں۔ پھر تمہاری روزی تک کوئی بڑھنے والا پہنچ نہیں سکتا۔

سب سے زیادہ عاجز و لاچار وہ شخص ہے جو دوستوں کو مدد فراہم نہ کر سکے اور اس سے زیادہ مجبور وہ ہے جو دوست پانے کے بعد چھوڑ دے۔

سائل کو کم دینے سے شرم نہ کرو اس لئے کہ ناکام واپس کرنا اس سے بھی کم ہے۔

سخاوت آبرو کی محافظ ہے اور حلم بیوقوف کا دہانہ بند ہے۔ معافی کامیابی کی زکوٰۃ ہے۔ بے وفا سے علیحدگی ہی اس کا بدلہ ہے۔ مشورہ طلبی ہی ہدایت ہے جو رائے سے بے فکر ہے وہ مصیبت میں پڑتا ہے اور صبر مصائب زمانہ سے مقابلہ کرتا ہے اور جزع فزع زمانے کا مددگار ہے۔

سب سے بڑی دولت مندی ترک آرزو ہے۔

صدقہ دے کر رزق مانگو اور جو عوض کا یقین رکھتا ہے وہ عطا میں سخاوت سے کام لیتا ہے۔

Marfat.com

صدقہ دے کر اپنے ایمان کا انتظام کرو اور زکوٰۃ دے کر مال بچاؤ اور دعا سے بلاؤں کے طوفان کو دھکیل دو۔

صبر مصیبت کے مطابق ملتا ہے جس نے اپنی مصیبت کے وقت زانو پیٹا اس کا ثواب ضبط ہو گیا۔

عقلمند کا سینہ اس کے رازوں کا صندوق ہوتا ہے اور چہرے کی شگفتگی محبت کا جال ہے۔ برداشت عیوب کی قبر ہے۔

عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے اور احمق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔

عورت ایک خوش معاشرت بچھو ہے۔ ساتھ رہو تو خوشی ضرور ہوتی ہے مگر ڈنگ مارنے سے نہیں رُکتی۔

عورت سراپا آفت ہے اور اس سے زیادہ آفت یہ ہے کہ اِس کے بغیر چارہ نہیں۔

عورتوں کی اچھی عادتیں مردوں کی بدترین صفتیں ہیں ۔ اترانا، بزدلی، کنجوسی، جب عورت اتراتی ہو تو اپنے اوپر کسی کو قابو نہیں حاصل کرنے دیتی اور جب کنجوس ہو تو اپنا اور شوہر کا مال بچاتی ہے۔ اور جب یہ بزدل ہوتی ہے تو ہر آنے والی مصیبت سے ڈرتی ہے۔

عورت کے لئے شرم کفر اور مرد کے لئے شرم ایمان ہے۔ (کیونکہ عورت کی شرم و حمیت مرد کو اس عورت سے روک سکتی ہے جو حلال کو حرام کرنے کے برابر ہے اور مرد کی غیرت بھی زنا سے بچنا **متلزم** ایمان ہے)۔

غربت و افلاس بڑی موت ہے۔

Marfat.com

تقیہ اور پورا تقیہ وہ ہے جو بزرگوں کو رحمت خدا سے مایوس نہ کرے اور خدا کی طرف سے حاصل ہونے والی مسرتوں سے نا امید نہ کرے اور خدا کی تدبیر و جزا سے مطمئن نہ کر دے۔

فتنہ

تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہا کرے کہ "خدا یا فتنے سے بچا" کیونکہ کوئی بھی ایسا نہیں جو فتنے میں مشغول نہ ہو۔ ہاں پناہ وہی مانگتا ہے تو فتنے کی گمراہیوں سے پناہ مانگو۔ یہ سمجھ لو کہ تمہارا مال اور اولاد فتنہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہی کہ خدا مال و اولاد کے ذریعے سے اپنے بندے کو آزماتا ہے کہ اس کی عطا سے ناراض اور اس کی تقسیم پر مطمئن کون ہے۔ اگر چہ خدا ان کے دلوں سے باخبر ہے۔

کنجوسی رسوائی ہے اور بزدلی کمی ہے۔ تنگدستی سمجھدار آدمی کو اپنی محبت کے وقت گونگا بنا دیتی ہے۔ غریب اپنے وطن میں بھی بے وطن ہے۔ عاجزی آفت ہے اور صبر بہادری اور پرہیزگاری جہنم سے بچاؤ کا آلہ ہے۔

کچھ اچھی باتیں:

عقل سے زیادہ مفید کوئی مال نہیں اور خود پسندی سے زیادہ وحشت خیز کوئی تنہائی نہیں۔ تدبیر سے بہتر کوئی عقل نہیں۔ تقویٰ سے بہتر کرم نہیں۔ تہذیب و ادب کے مقابلہ میں کوئی ترکہ نہیں، توفیق سے اچھا کوئی رہنما نہیں۔ نیک عمل سے اچھی کوئی تجارت نہیں۔ ثواب سے بہتر کوئی منافع نہیں۔ ورع کا مطلب یہ ہے کہ شبہ کے موقع پر ٹھہر جائے۔ حرام سے بچنے

Marfat.com

سے بہتر کوئی زہد نہیں۔ غور و فکر سے بہتر کوئی علم نہیں۔ فرائض کی ادائیگی سے اچھی کوئی عبادت نہیں۔ ایمان کی حقیقت ہے حیا اور صبر انکساری سے بہتر کوئی شرف نہیں۔ علم سے بہتر کوئی علم نہیں۔ مشورے سے بہتر کوئی اقدام بھروسے کے قابل نہیں۔

لوگوں سے اس طرح میل جول رکھو کہ اگر مرجاؤ تو روئیں اور اگر زندہ رہو تو تم سے ملنا چاہیں۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں چغل خور مقربین دربار ہوں گے اور سمجھدار نہیں سمجھے جائیں گے مگر بدکار اور کمزور نہ سمجھیں گے مگر انصاف ور کو۔صدقے کو نقصان سمجھیں گے ۔ صلہ رحم کو احسان اور عبادت کو لوگوں پر احسان سمجھ کر کیا جائے گا۔ اس زمانے میں لونڈیوں اور لڑکوں کے مشوروں اور خواجہ سراؤں کی تدبیروں سے سلطنت کی جائیگی۔

میں اسلام کی وہ تعریف کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں کی۔ اسلام کے معنی ہیں تسلیم۔ تسلیم کا مطلب ہے یقین اور یقین تصدیق ہے اور تصدیق سے مراد ہے اقرار اور اقرار اداء اور اداء عمل کو کہتے ہیں۔

میں پانچ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔

(۱) تم میں سے کوئی خدا کے علاوہ کسی سے امید نہ کرے۔

(۲) اپنے گناہ کے علاوہ کسی سے ڈرے بھی نہیں۔

(۳) جب کسی کے سوال کا جواب نہ آتا ہو تو "نہیں معلوم" کہنے میں شرم نہ کرنا۔

(۴) نہ معلوم بات کو معلوم کرنے میں حیا نہ کرنا۔

Marfat.com

(۵) صبر ضرور کرو کیونکہ صبر و ایمان میں وہ رشتہ ہے جو سر اور بسم میں۔ جس بدن پر سر نہ ہو وہ بدن کس کام کا اور وہ ایمان نہیں جس کے ساتھ صبر نہ ہو۔

نماز ہر متقی کے لئے تقرب کا ذریعہ ہے اور حج پر کمزور کا جہاد ہے ہر چیز کی زکوٰۃ ہے۔ روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے عورت کا جہاد ہے اپنے شوہر کے ساتھ اچھی زندگی بسر کرنا۔

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں لیکن جب حکم خدا آتا ہے تو دونوں اس شخص کو حکم الٰہی کے مقابلے میں تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک ۱۹ ذوالحجہ ۳۵ از عام الفیل کو بیت المقدس میں ہوئی جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ صفین میں لڑتے ہوئے ۳ رجب المرجب ۳۹ ہجری کو رتبہ شہادت پایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس شہر رقہ میں واقع ہے جو ملک شام کا سرحدی علاقہ ہے۔

ختم المرسلین رحمتہ اللعالمین شفیع المذنبین رؤف الرحیم نورِ قدیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"قیامت کے روز حق تعالیٰ ستر ہزار فرشتے پیدا کرے گا جن کی اشکال خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہونگی اور ان کے جلوس میں خواجہ صاحب کو بہشت کی طرف لے جایا جائے گا۔ ساری کائنات یہ منظر دیکھے گی، مگر کوئی شخص پہچان نہ

Marfat.com

پائے گا کہ اصل خواجہ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح دنیا میں ان کو لوگوں سے چھپائے رکھا' اسی طرح روز قیامت کو بھی ان کو غیروں کی نگاہوں سے دور اور محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "میرے دوست میری قبا کے نیچے رہتے ہیں۔" (حدیث قدسی)

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ' وادی عرفہ میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کر رہے ہیں اور ان کے اونٹوں کو فرشتے چرا رہے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

- اگر آدمی آسمانوں اور زمینوں کے برابر خدا کی عبادت کرے تو خدا اس عبادت کو قبول نہ کرے گا جب تک وہ بندہ خدا پر کامل یقین نہ کرے گا۔
- جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر اپنے خاص انعامات بھیجتا ہے اور فرشتے بھی اس کی سلامتی کی دعائیں کرتے ہیں۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے' اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور جو شخص خدا کو خدا سے جان جاتا ہے وہ ہر چیز کو جان لیتا ہے۔ خدا کو پہچاننے والے ہی عارف اور زاہد ہوتے ہیں۔
- جو شخص ان تین چیزوں کو قریب رکھتا ہے' دوزخ اس کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔

(۱) اچھا کھانا (۲) اچھا لباس (۳) دولتمندوں کی صحبت میں بیٹھنا

یہ تینوں اعمال ایسے ہیں جن سے کوئی شخص دو چار ہوگا اس کیلئے جہنم کی خبر ہے۔ اس کو دوزخ سے مفر حاصل نہ ہوسکے گا اور وہی اس کا ٹھکانا

Marfat.com

ہوگا۔ اہل اللہ ایسی چیزوں سے مانع رہتے ہیں تو تب اللہ تعالیٰ ان کو بہتر مقام عطا فرماتا ہے۔

❁ جو چیز تمہارے لئے مقرر فرمائی جاچکی ہے اس کی فکر کرنی چھوڑ دے اور خدا کی عبادت میں مصروف ہوتے وقت دنیا سے اس طرح منہ موڑے جس طرح انسان موت کیوقت منہ موڑتا ہے اور یہ کام اسی طرح ہوسکتا ہے کہ انسان ہر وقت موت کو اپنی رگ جان سے قریب تر سمجھے اور پھر خدا پر کامل یقین رکھنے والا بن جائیگا۔ اس کی عبادت قبول ہوکر اس کو خدا کی قرابت عطا ہوگی۔

❁ جب سونے لگو تو موت کو سرہانے رکھو۔ جب بیدار ہو تو آنکھوں کے سامنے رکھو۔ گناہ چھوٹا نہ سمجھو بلکہ بڑا خیال کرو۔ اس کی وجہ سے گنہگار نہ بنو کیونکہ اگر گناہ کو تم حقیر خیال کرو گے تو گویا اللہ تعالیٰ کو حقیر سمجھو گے۔

❁ خدا کی کتاب اور اہل اصلاح کی راہ پیش نظر رکھنا اور موت کی یاد سے ایک پل بھی غافل نہ ہونا چاہیے۔

❁ فقر اور محتاجی کے ذریعہ فخر اور بندگی حاصل ہوتی ہے۔

❁ مومن کا حق پر قائم ہونا اس کیلئے دنیا میں کوئی دوست نہیں چھوڑتا۔ اگر لوگوں کو کوئی نیک بات بتلائے یا برائی سے روکے تو اس پر بڑی تہمتیں لگاتے ہیں اور اس کی عزت خراب کرتے ہیں۔

❁ موت کو ہمیشہ اپنے تکئے کے نیچے سمجھو اور امید رکھکر چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی گریز کرو، کیونکہ چھوٹے گناہ ہی انسان کی ذلت کا باعث ہوتے ہیں۔

Marfat.com

نماز خشوع کے متعلق فرمایا کہ

"نمازی کو تیر مارا جائے تو اسے خبر نہ ہو"

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات بوقت مغرب ۱۱ رمضان المبارک ۱۲ ہجری کو طائف میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل ۴ محرم الحرام ۱۱۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بصرہ سے ۱۰۱ قدم کے فاصلہ پر صحرائے میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ سہروردیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

- اہل بہشت جب بہشت کو دیکھیں گے تو ستر ہزار سال بیہوش پڑے رہیں گے وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے منور فرمائیگا۔ اگر اُس کے جلال میں دیکھیں تو وحدت میں غرق ہو جائیں۔
- اصل نیکی وہ ہے جو روح کی نیکی کہلائے۔ سچی نیکی کا صرف ایک دانہ ہزارہا نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔
- انسان پر تعجب ہے کہ کراماً کاتبین اس کے پاس ہیں۔ اس کی زبان ان کا قلم ہے اور ان کا لعاب دہن ان کی سیاہی ہے پھر وہ بیہودہ باتیں کرتا ہے۔ زبان سے سر کی حفاظت ہو سکتی ہے۔
- انسان سے بھیڑ اچھی ہے جو چرواہے کی آواز سن کر چرنا چھوڑ دیتی ہے لیکن انسان اللہ تعالیٰ کا کلام سن کر بھی اپنی خواہش کو نہیں چھوڑتا۔
- انسان کسی حالت میں تین حسرتوں کے بغیر دنیا سے کوچ نہیں کرتا۔

Marfat.com

(۱) جمع کرنے سے سیر نہ ہوا ہو۔

(۲) جو امید تھی اسے حاصل نہ کر سکا۔

(۳) جو سفر درپیش تھا اس کیلئے زاد راہ تیار نہ کر سکا۔

برادران دین مجھے اہل و عیال سے زیادہ عزیز ہیں وہ اس لئے کہ یہ میرے دین کے دوست ہیں اور اہل و عیال دنیا کے۔

بروں کی صحبت اچھوں کے متعلق بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

تین کام ہرگز نہ کرنا۔

(۱) بادشاہوں کی بساط پر قدم نہ دھرنا خواہ ان کی شفقت ہی کیوں نہ ہو۔

(۲) کسی عورت کے ہمراہ خلوت میں نہ بیٹھنا خواہ وہ رالمعنہ وقت ہی کیوں نہ ہو اور خواہ تو اسے قرآن مجید ہی پڑھائے۔

(۳) راگ رنگ سننے کا عادی نہ بننا خواہ تجھے مردان خدا کا مرتبہ ہی کیوں نہ حاصل ہو کیونکہ یہ باتیں نقصان سے خالی نہیں ہوتیں۔

تین شخص کی غیبت کا گناہ نہیں۔

(۱) لالچی کا ۔ (۲) فاسق کا ۔ (۳) امام ظالم کا ۔

تعجب ہے کہ انسان اپنی خواہشات میں تو تبذیر و اسراف سے خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں ایک درہم میں بھی بخل کرتا ہے۔

جو شخص اپنے ماں باپ کو کچھ نفقہ دیتا ہے اس کا حساب ہوگا اور جو طعام اپنے مسلمان احباب کو کھلایا جائے اس کا حساب نہ ہوگا۔

جو شخص اور لوگوں کی باتیں تیرے سامنے بیان کرتا ہے، وہ یقیناً تیری باتوں کو بھی لوگوں سے کہیگا۔

Marfat.com

جو حکم کسی دوسرے پر کرنا چاہو پہلے خود اس پر عمل کرو۔

خالی پیٹ شیطان کا قید خانہ اور بھرا پیٹ اس کا اکھاڑہ ہے۔ اگر تو خدا سے ڈرتا ہے تو اس کے تصرفات میں کلام مت کر۔

دنیا کا کوئی جانور نفس سے زیادہ سخت لگام کے قابل نہیں ہے۔

زر اور مال کو وہی شخص عزیز سمجھتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ذلیل و خوار کرنا چاہتا ہے۔

عصا میں چھ خصلتیں ہیں۔

(۱) انبیاء کا طریقہ ۔ (۲) مصالحین کی زینت ۔

(۳) دشمنوں کیلئے ہتھیار۔ یعنی کتے اور سانپ وغیرہ کے واسطے ۔

(۴) ضعیفوں کیلئے مددگار (۵) منافقوں کیلئے رنج ۔ (۶) نیکی میں زیادتی۔

غیبت کا کفارہ استغفار ہے۔ بشرطیکہ دل سے معافی کا خواستگار ہو۔

فکر اور خیال ایک آئینہ ہے جس میں اپنی نیکی بدی نظر آتی ہے۔

فرزند آدم ایسی ہرزہ سرائی پر راضی ہوگیا جس کے لئے حساب دینا پڑے گا اور حرام کیلئے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔

کتے میں دس ایسی عمدہ خصلتیں ہیں کہ وہ ہر مومن کو اختیار کرنی چاہئیں۔

(۱) وہ بھوکا رہتا ہے۔ یہ آداب صالحین سے ہے اور تھوڑی چیز پر قناعت کرتا ہے۔ یہ علامت صابرین سے ہے۔

(۲) اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا یہ علامت متوکلین کی ہے۔

(۳) وہ رات کو بہت کم سوتا ہے۔ یہ صفات شب بیداراں اور

Marfat.com

علامات مجتبین سے ہے۔

(۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔ یہ صفات زاہدین سے ہے۔

(۵) یہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ اس پر جفا کرے اور اس کو مارے۔ یہ علامت مریدان صادقین سے ہے۔

(۶) ادنیٰ جگہ پر ہی راضی ہو جاتا ہے یہ علامت متواضعین سے ہے۔

(۷) اس کی جائے رہائش پر کوئی غالب ہو جاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ یہ نشان راضیین سے ہے۔

(۸) اس کو ماریں اور پھر ٹکڑا ڈالیں تو فوراً آجاتا ہے۔ مار کا کینہ نہیں رکھتا۔ یہ علامت خاشعین سے ہے۔

(۹) کھانا سامنے رکھا ہوا دیکھتا ہے تو دور بیٹھا تکتا ہے۔ یہ علامت مساکین سے ہے۔

(۱۰) جس مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔ یہ علامت مخرونین سے ہے۔

کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ بہتر ہیں یا کتا تو آپ نے فرمایا۔

"اگر عذاب سے نجات ہوگی تو میں بہتر ہوں
ورنہ خدا کی قسم مجھ سے کتا بہتر ہے۔"

ورع میں تین مقام ہیں :

(۱) حق بات کرے خواہ اس سے ناراضگی پیدا ہو یا خوشی۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں سے الگ رہے۔

Marfat.com

(۳) اللہ تعالیٰ کی رضا مندی جن باتوں میں ہو وہ کرے۔

ورع ایک ہزار سال کی نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔

(۱) اعمال میں سب سے افضل ورع اور فکر ہے۔

(۲) اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ مجھ سے نفاق نہیں تو تمام مخلوقات کو عزیز رکھوں۔

(۳) ظاہر و باطن کا آپس میں برخلاف ہونا تمام نفاقوں کی جڑ ہے۔

(۴) نہ کوئی ایسا ہوا اور نہ ہوگا جو ہونے سے نہ ڈرتا ہو۔

(۵) جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں مومن ہوں وہ یقیناً مومن ہے۔

(۶) مومن وہ ہے جو سبکدوش ہو نہ کہ ایسا جو کچھ کر سکتا ہے وہ کیا کرے اور جو منہ آئے وہ کہدیا کرے۔

ہلکے بوجھ والے نجات حاصل کر گئے اور بھاری بوجھ والے ہلاک ہوگئے۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ ۲۱ رجب المرجب ۴۸ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت مغرب ۱۴ صفر ۱۳۷ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بقیع میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:۔

اعمال میں سب سے زیادہ پیارا عمل خلوص ہے کوئی عمل عمل نہیں ہوتا جب تک اس میں خلوص نہ ہو۔ خلوص کو عمل کے ساتھ وہی نسبت

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِيْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِيْ الْبَدِيْعُ الْهَادِيُ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِيُ الْوَالِيُ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَيُّ الْمُعْطِيُ الْمُدِيُ

الْمَعَابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ

ہے جو روح کو تن کے ساتھ۔ تن بغیر روح پتھر ہے اور عمل بغیر خلوص کھیل۔ خلوص عمل باطن ہے اور طاعت عمل ظاہر۔ ظاہر باطن سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے اور باطن کی قیمت ظاہر پر منحصر ہے۔ چنانچہ اگر کوئی ہزار سال بھی خلوص دل کی پرورش کرے اور اس کے اعمال ظاہر میں خلوص نمایاں نہ ہو تو اس کا خلوص بے معنی ہے اور اسی طرح اگر کوئی ہزار سال عمل ظاہر میں مصروف رہے اور اس کا دل خلوص سے خالی ہو تو اس کے عمل کو شامل عبادت نہیں کرسکتے۔

اہل زمانہ کی دوستی بازاری فالودے کی طرح کہ دیکھنے میں خوبصورت ہے اور مزہ میں پھیکا۔

بچوں کی غیبی زبان ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔

تقدیر الٰہی پر راضی رہ تاکہ روز حشر عذاب سے نجات مل سکے۔

جو شخص لغو باتیں زیادہ اور عبادت کم کرتا ہے اس کا علم قلیل، قلب اندھا اور عمر رائیگاں جاتی ہے، کیونکہ میرے نزدیک اخلاص سے بہتر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔

جو شخص لوگوں سے گفتگو کرنے کو یاد الٰہی اور مناجات سے اچھا سمجھتا ہے۔ اس کا دل اندھا اور اس کی عمر ضائع ہے۔

جس شخص کو دمِ آخر میں دشواری نظر آئے تو سمجھ لو کہ وہ کم تولنے والا یا سود کھانے والوں میں سے تھا۔

جب میں نے مخلوق کو اچھی طرح سے پہچان لیا تو مجھے اس کی قطعاً خواہش نہ رہی کہ کوئی مجھے بد یا نیک کہے کیونکہ میں نے ہر اچھا کہنے والے یا برا کہنے والے کو مبالغہ آرائی کرتے ہوئے پایا ہے۔

Marfat.com

جس دل میں غم نہ ہو وہ بگڑ جاتا ہے جیسا کہ گھر اگر اس میں رہائش نہ ہو تو بگڑ جاتا ہے۔

جن سے قیامت کے دن کوئی فائدہ حاصل نہ ہو ان کی صحبت سے کیا فائدہ؟ کیونکہ اہل دنیا تو فالودہ کی طرح ہیں جو ظاہر میں خوش رنگ اور باطن میں بدمزہ ہوتا ہے اور اس دنیا سے اسلئے اجتناب بہتر ہے کہ اس نے علماء کو بھی اپنا تابع بنا لیا ہے۔

دنیا کو چھوڑ دو کیونکہ اس نے علماء کے دلوں تک کو مسخر کر لیا ہے۔

جس شخص سے قیامت کے روز کوئی فائدہ حاصل نہ ہو اس کی صحبت میں بیٹھنا فضول ہے رہی دنیا تو یہ محض ایک خوبصورت دھوکہ ہے جو کہ بڑے بڑے عالموں اور دین داروں کو بھی فریب و مکر سے اپنا تابع بنالیتی ہے۔

میں عالموں کی شہادت عوام کی نسبت قبول کر سکتا ہوں، لیکن ایک عالم کی شہادت دوسرے عالم پر قبول نہیں کرتا کیونکہ عموماً یہ تمام کے تمام حاسد ہوتے ہیں۔

میرے نزدیک سب سے بہتر عمل اخلاص ہے۔

نفس کے خلاف جہاد کرنا انسان کیلئے سب سے زیادہ مشکل ہے اور جو شخص نفس پر قادر ہے تو سمجھ لو کہ اس نے اپنی آخرت کیلئے بہتر سامان کر لیا۔

Marfat.com

حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت عصر ۱۲ شوال ۲۵ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح صادق یکم رجب المرجب ۱۳۷ ہجری کو بغداد کہنہ میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ سہروردیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :-

اللہ کی رضا اس دل میں ہے جس میں نفاق کا غبار نہ ہو۔ نفاق ملاپ کا دشمن ہے۔ رضا ملاپ پر منحصر ہے۔ محبت کو نفاق سے قطعاً" کوئی تعلق نہیں۔ محبت کا مقام رضا ہے۔ رضا دوستوں کی صفت ہے اور نفاق دشمنوں کی۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اور یگانگت و وحدت کے اعتراف کے بغیر خدا کی تصدیق مکمل نہیں ہوتی، کیونکہ جس کے ساتھ اور خدا بھی مانے جائیں وہ ایک خدا نہیں ہوسکتا اور سچے دین کیلئے ایک خدا کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے جھوٹی بات کرکے کبھی شرک کے قریب مت جاؤ، کیونکہ قرآن مجید نے اس استدال کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔ اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے علاوہ اور خدا بھی ہوتے تو یہ دنیا، زمین اور آسمان تباہ و برباد ہو جاتے۔

انسان اچانک گمراہ نہیں ہوتا۔ گمراہی کی ابتدا چند ایک ایسی باتوں سے ہوتی ہے جو ابتدائی طور پر اہم نظر نہیں آتی مگر جو انجام کار شدید بے راہ روی کا باعث بنتی ہے۔

Marfat.com

اگرچہ میں عجمی ہوں، لیکن میرا دل تو عربی ہے۔

ایک درویش کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا "اگر رشک کرنا چاہتے ہو تو محنت کرو اور خدا سے دعا مانگو شاید تمہیں بھی اللہ تعالیٰ یہی مقام عطا فرما دے اور اگر حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت اور بزرگی سے کڑھتے رہو گے تو خدا اور صنم دونوں سے محروم ہو جاؤ گے۔"

جب بھی کوئی مصیبت آئے تو صدقہ اس کو ٹال سکتا ہے اسلئے صدقہ ضرور دیا کرو۔

جب سے میں نے خدا کو پہچانا ہے، بندوں کا خیال میرے دل سے نکل گیا ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ بلند مقام کیسے ملا تو فرمایا :

"میں اپنے دل کی سیاہی کو ہر وقت دھوتا رہتا تھا اور اس کو بڑھنے نہیں دیتا تھا اور حق تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ وہ مجھ پر احسان اور مہربانی فرماتا رہتا ہے۔"

زبان درست کرنے اور دل درست کرنے میں فرق ہے۔

لوگوں نے پوچھا رضائے خدا کس چیز میں ہے فرمایا

"اس دل میں جس میں نفاق نہ ہو۔"

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت چاشت ۱۸ ربیع الاول ۸۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت صبح

Marfat.com

مرتبہ جبروت ۱۵ رجب ۱۴۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نقشبندیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اللہ کا ذکر کرتے وقت توبہ کا ذکر نہ کرنا ذکر سے غافل رہتا ہے۔
- حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرنا چاہئے کہ اس کے بالمقابل دنیا کی تمام اشیاء بھول جائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی تمام اشیاء کا حوض ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ دنیا میں ہی بنا دئے ہیں یعنی بہشت عافیت اور دوزخ بلا۔ عافیت یہ ہے کہ اپنے تمام کام اپنے نفس سے جدا کرکے خدا کے حوالے کر دے۔
- اللہ نے بندے کو صبر و معرفت سے زیادہ عظیم شے اور کوئی نہیں عطا کی اور اہل معرفت ہی خدا کے مخصوص بندے ہوتے ہیں، لہٰذا جو بندہ اللہ کے ساتھ اپنے قلب کو صاف رکھتا ہے، اس کو صوفی کہتے ہیں۔
- اگر معاندین کی صحبت سے اولیاء کرام کو ضرر پہنچ سکتا تو فرعون سے آسیہ کو پہنچتا اور دیگر اولیاء اللہ کی صحبت دشمن کو نافع ہوتی تو سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی ازواج کو فائدہ پہنچتا لیکن قبض اور بسط کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔
- ایک گناہ بہت ہے اور ہزار طاعت قلیل۔
- آدمی کی نیک بختی اس میں بھی ہے کہ اس کا دشمن عقلمند ہے۔
- اس کو خوشی ہو جس کی آنکھ شہوات دیکھتی ہے اور اس کا دل ان شہوات کو نہیں چاہتا۔
- آزمائش ایک شرف ہے۔ اس لئے خاصان حق اس میں مبتلا کئے

Marfat.com

جاتے ہیں۔

- انسان کا ظاہر مخلوق کیلئے اور اس کا باطن اپنے خالق حقیقی کیلئے ہونا چاہئے، لیکن جب انسان ان دونوں چیزوں میں گڈمڈ کر دیتا ہے، تب وہ سراسر نقصان کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔
- بہت سی ایسی نیکیاں ہیں کہ جس سے بندہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے، کیونکہ مطیع مغرور، گناہ گار اور گنہگار خادم مطیع ہوتا ہے۔
- بے حد اعتقاد بربادی ہے اور نکتہ چینی بدنصیبی۔
- بڑا زہد دنیا میں یہ ہے کہ لوگوں کی ملاقات سے کنارہ کش ہو جائے۔
- پانچ شخصوں کی ہم نشینی سے الگ رہو :

(۱) جھوٹے سے کہ اس کے ہمراہ رہنے سے غرور آتا ہے۔

(۲) احمق سے کہ جس قدر وہ تیرا نفع چاہیگا، اسی قدر نقصان ہوگا۔

(۳) بخیل سے کہ وہ تیرا قیمتی وقت ضائع کردیگا۔

(۴) بد دل سے جو ضرورت کے وقت پیٹھ دکھائیگا۔

(۵) فاسق سے وہ تجھے ایک لقمے کے عوض فروخت کر دیگا۔

- توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔
- جو شخص نفس کے واسطے مجاہدہ کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کر لیتا ہے اور جو نفس سے اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرے، وہ خدا کو پہچان لیتا ہے۔
- جو شخص اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا، وہ پشیمان ہوتا ہے۔
- جو شخص کسی جانور کی خدمت کرتا ہے اور اس سے پیار محبت کے ساتھ پیش آتا ہے، جانور اسے کبھی ایذا نہیں پہنچائے گا، لیکن جو شخص

Marfat.com

جانوروں کو تکلیف دیتا ہے یا. انہیں اذیت پہنچاتا ہے' جانور اسے کاٹ کھاتے ہیں۔

جو کوئی حق تعالیٰ سے انس رکھتا ہے' اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔

جہاد بالسیف سے جہاد بالمال سخت تر ہے۔

خدا کی بخشش اعلیٰ نسب و حسب پر نہیں' بلکہ نیک اعمال پر موقوف ہے۔

درویش صابر ہوتا ہے' جبکہ دولت مند کا دل زر میں رہتا ہے۔

سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو اور بدن صابر اور موجودہ پر قانع رہے۔

دوسروں کے مال کا طمع نہ کرنا بھی داخل سخاوت ہے۔

شکایت کا ترک کرنا صبر ہے۔

عبادت بغیر توبہ کئے درست نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عبادت سے توبہ کو مقدم رکھا ہے جیسے کہ ارشاد باری ہے "اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ" یعنی توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے ہیں۔

غذا سے جسم کو اور قناعت سے روح کو راحت پہنچتی ہے۔

فضیلت اگرچہ جماعت میں ہے' لیکن سلامتی گوشہ نشینی میں ہے۔

قدرت انتقام رکھتے ہوئے غصے کو پی جانا افضل تریں جہاد ہے۔

گناہ ناسور ہے اگر ترک نہ کرو تو برابر بڑھتا رہے گا۔

مصیبت میں آرام کی تلاش مصیبت کو ترقی دیتی ہے۔

مومن وہ ہے جو اپنے نفس کے بالمقابل کھڑا ہو اور عارف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کھڑا ہو۔

Marfat.com

- نزول بلا ہلاکت کیلئے نہیں بلکہ امتحان کیلئے ہوتا ہے۔
- وہ ہر ایک گناہ جس کے پہلے خوف ہو اور آخر میں عذر، وہ بندے کو خالق کے نزدیک کر دیتا ہے اور وہ عبادت جس سے امن اور آخر میں غرور، وہ بندے کو خالق سے دور رکھتی ہے اور متکبر و مغرور اطاعت کرنے والا گنہگار اور عاصی عذر کے ساتھ اطاعت کرنے والا۔
- ہمارا دین سراپا ادب ہے جو اس کو ملحوظ نہیں رکھے گا، وہ حرمان نصیب ہے۔
- یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لو کہ اللہ کی عطا میں اور بندے کے دینے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔
- نفس اللہ تعالیٰ کا مخالف ہے۔ اور نفس کی مخالفت خدا تعالیٰ کی دوستی ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سراج امت

نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات بوقت صبح صادق ۱۷ شعبان ۸۰ ہجری کو کوفہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک بوقت تہجد ۱۹ شوال ۱۵۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بغداد شریف میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ عثمانیہ حنیفہ تھا۔

- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک شاگرد یوسف خالد سمتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِيْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِيْ الْبَدِيْعُ الْهَادِيْ النُّوْرُ ۝ النَّافِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ ۝ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِ الْوَالِيْ ۝ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ۝ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَيُّ الْمُعْطِيُ الْمُذِلُّ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ۝ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ ۝ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ ۝ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ ۝ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ

مندرجہ ذیل تصحیحیں فرمائی ہیں۔

(۱) لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔ اس طرح غیر بھی اپنے بن جائیں گے اور اگر لوگوں سے بدسلوکی کرو گے تو خواہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں وہ تمہارے مخالف ہو جائیں گے اور اگر کوئی تجھے برا بھلا کہے اور ایسی باتیں کرے جو تمہارے مزاج کے خلاف ہوں تو ان کا جواب انہی کے الفاظ میں یا طریقے سے ہرگز نہ دو اس سے تم بھی رسوا ہوگے اور تمہارے اسلاف بھی۔ عقل مندی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی راہ نکلنے کا انتظار کرے اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آئے۔

(۲) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوسف خالد سمتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ تم لوگوں کو درجہ بدرجہ مقام دینا شرفا کی عزت اور علماء کی تعظیم کرنا۔ سن رسیدہ حضرات کے وقار کا خیال رکھنا۔ نوجوانوں سے شفقت اور مہربانی سے پیش آنا۔ عوام کو بہت قریب سے دیکھنا۔ بڑوں کی خاطر مدارات کرنا اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ حکمرانوں سے تمسخر نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ جاننا۔ دوستی پیدا کرنے میں کوتاہی نہ کرنا اور کسی کو اپنا راز دان نہ بنانا۔ کسی شخص کو آزمائے بغیر اس سے مصاحبت نہ کرنا۔ ذلیل اور گھٹیا لوگوں سے ہر حال میں دور رہنا جس شخص کا ظاہر اچھا نہ ہو ان کے ساتھ تعلق قائم نہ کرنا۔ بے قوفوں سے بے تکلف نہ ہونا۔ ہر کس و ناکس کی دعوت قبول نہ کرنا اور نہ ہی ان سے کسی قسم کا تحفہ قبول کرنا۔

(۳) نرم گفتاری اور صبر و تحمل کو اپنا شیوہ بنا کر حسن اخلاق اور

Marfat.com

فراخدلی کا ثبوت دینا۔ عمدہ لباس پہننا۔ اچھی سواری زیر استعمال لانا اور خوشبو کا استعمال ضرور کرنا اسلیئے کہ اگر ظاہری وضع قطع اچھی ہو تو لوگ جلد قریب آتے ہیں۔ اپنے لئے تنہائی کی جگہ مقرر کرنا تاکہ ذاتی ضروریات کی تکمیل کرسکو۔ اپنے قرابت داروں کا خیال رکھنا۔ سب سے پہلے ان کی اصلاح کی طرف توجہ دینا۔ اس سلسلہ میں تشدد نہ کرنا بلکہ نرمی کا رویہ اختیار کرنا ورنہ کوئی بھی نصیحت کارگر ثابت نہ ہوگی۔ کوئی ایسا عمل نہ کرنا جس سے لوگوں کو تمہاری اصلاح کی ضرورت محسوس ہونے لگے۔ انہی باتوں پر عمل کرکے اپنے خیالات کو درست رکھا جاسکتا ہے۔

(۴) نماز پنجگانہ کی پابندی کرنا اور اس کے ساتھ ہی لنگر جاری رکھنا کیونکہ کوئی بخیل شخص سردار نہیں ہوسکتا۔ کسی پر اعتماد شخص کو اپنا ہمراز بنانا جو تمہیں لوگوں کے معاملات کی خبر صحیح صحیح دیتا رہے۔ کہیں فساد کی اطلاع ملے تو اصلاح کی کوشش کرنا اور جہاں لوگوں کے سدھرنے کی خبر ملے تو وہاں اپنی رغبت و عنایت مزید بڑھا دینا۔

(۵) جو لوگ تم سے ملنے چاہتے ہیں ان سے ملنا ضروری ہے مگر جو لوگ تم سے نہ بھی ملنا چاہیں ان سے بھی ملو اور اگر کوئی تم سے بدسلوکی کرے تو اس سے درگزر سے کام لیتے ہوئے اچھا سلوک کرو۔ ہمیشہ بھلائی کی تعلیم دو اور اگر کوئی تمہارے درپے آزار ہی ہو جائے تو اس سے پہلو تہی کر لو۔ حقوق شرعی کے قیام میں عجلت سے کام لو اور اگر کوئی تمہارا دینی بھائی بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی خود بھی جاکر کرو اور کبھی کبھی کسی کو بھیج کر بھی خبر گیری کرتے

Marfat.com

رہو۔ روزانہ کے آنے والے دوست اگر تمہاری مجلس میں نہ آئیں تو ان کا پتہ کرو۔ اور اگر کوئی تمہارے پاس آنا چھوڑ دے تو اس کے پیچھے نہ جاؤ۔ ظالم سے صلہ رحمی کرو اور اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو چشم پوشی سے کام لو۔ کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کے حقوق پورے کرو یعنی جنازے میں شریک ہو۔ مردوں کا زندوں پر حق ہے۔ کسی کو خوشی حاصل ہو تو اسے مبارک باد دو۔ کوئی مصیبت زدہ ہو تو اس کی غم خواری کرو۔ کوئی حاجت مند تمہارے پاس آئے تو حسب استطاعت اس کی مدد کرو۔ فریادی کی فریاد رسی کرو۔ جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے محبت کا اظہار کرو۔ سلام میں پہل کرو۔ تم خواہ مسجد میں ہو یا اغیار کی محفل میں۔

(٦) علم بلا عمل ایسے جسم کی مانند ہے جس میں روح نہ ہو۔

ایمان میں شک کرنا کفر ہے۔

آدمی کو وہی حدیث بیان کرنی چاہئے جو سننے کے دن سے روایت کرتے وقت تک بالکل یاد ہو۔

جب کسی سے مناظرہ کرو تو دو باتوں میں یا تو کافر ہو جاؤ یا اپنے مذہب سے درگزر کرو کیونکہ اگر وہ کہے گا کہ خدا نے چاہا کہ اس کا علم ان میں درست ہوا اور اس کا معلوم علم کے ساتھ برابر تو اگر یہ سن کر نہیں کہے گا تو کافر ہو جائیگا اور اگر کہے گا تو اس نے تسلیم کر لیا اور اپنے مذہب سے بیزار ہو گیا۔

جس شخص نے گناہ کئے ہوں اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ عذاب کے آنے کو خلاف قاعدہ سمجھے۔ میرا خیال ہے کہ جس مصیبت میں وہ مبتلا ہے

Marfat.com

وہ اس کے گناہ کی شامت ہے۔

- خلوت میں حق تعالیٰ کے ساتھ مودب رہنا نہایت اچھا ہے۔
- علم پر عمل کرو کیونکہ جس علم پر عمل نہ ہو وہ جسم بے روح ہے۔
- کلمۂ طیبہ کی گواہی دینے والا اول و آخر مسلمان ہے خواہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو۔
- میں بخیل کو عادل نہیں سمجھتا اور نہ ہی اس کی گواہی قبول کرتا ہوں کیونکہ بخل بخیل کو اپنے حق سے زیادہ لینے پر مجبور کرتا ہے۔

حضرت ابو حازم مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشائخ کے مقا اور فقر اور غنا کے حامل تھے۔ مجاہدات و مشاہدات میں اپنی نظیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

- ایک بزرگ حج کا قصد کرکے بغداد میں ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کیلئے پہنچے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرام فرما رہے تھے چنانچہ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے تو فرمایا

"میں خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ تک ایک حکم پہنچانے کا دیا کہ آپ اپنی والدہ کے حقوق کو نظر انداز نہ کریں کیونکہ یہ حج کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ لہٰذا واپس جائیے اور والدہ کی خوشی کا خیال رکھیے" چنانچہ وہ حج کا قصد ترک کرکے واپس ہوگئے۔

Marfat.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہشام بن عبدالملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ وہ کونسی بات ہے جس کے باعث ہمیں نجات نصیب ہوسکے۔ اس ضمن میں فرمایا جو درم لو وہ حلال ہو اور اسے اس پر خرچ کرو جو اس کا مستحق ہو۔ عرض کیا ایسا کون کر سکتا ہے۔ فرمایا !

وہ جو دوزخ سے ڈرے اور بہشت کا طالب ہو اور رضائے الٰہی چاہتا ہو۔

فرمایا تم پر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنی لازم ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن ایسے شخص اور اس کے اعمال کو (جس نے دنیا سے محبت رکھی ہوگی) ظاہر کیا جائیگا۔ اور اس کی نسبت منادی کر دی جائیگی کہ دیکھو وہ شخص ہے۔ جس نے عافیت کے بدلے دنیا کو چاہا اور اللہ تعالیٰ نے آج اسے فقیر کیا۔

تمام باتوں کو میں نے دو باتوں میں حاصل کیا ہے پہلے یہ کہ جو چیزیں میری ہیں خواہ میں ان سے کتنا ہی بھاگوں وہ ضرور میری طرف آئیں گی۔ دوسری یہ کہ جو چیزیں دوسرے کی ہیں اس کیلئے خواہ میں کتنی ہی کوشش کروں وہ میرے ہاتھوں ہرگز نہیں آسکتی۔

دنیا کی تھوڑی سی مصروفیت بھی عاقبت کے اکثر حصے سے باز رکھتی ہے۔

دنیا سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جو عبادت گزار دنیا کو محبوب تصور کرتا ہے اس کو روز محشر کھڑا کرکے ملائکہ یہ منادی کریں گے کہ یہی وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ شے کو پسند کیا۔ اگر میں دعا کرنے سے محروم ہوجاؤں تو اس کی عدم قبولیت سے مجھ پر شدید مشکلات آپڑیں۔

دنیا میں ایسی کوئی بھی چیز نہیں ہے جس سے ہم خوش ہوسکتے ہیں اگر

Marfat.com

کملہ رسول تہامی ۔ الطبجی حامدہ ۔ ناسلہ تاریخ ۔ حاشرہ ۔ ماحیہ ۔ آبی ۔ ۹۰ ۔ مشہودہ ۔ نذیرہ ۔ حمادہ ۔ ماحانا نبیہ
احمد رسول ملاحم شہیدہ شہیہ عادل خاتم جوادہ مذمومہ خلیلہ قریبہ معمرہ مذکرہ مبشرہ مکرمہ محترمہ صبیرہ سبیہ خاتم الرسل حکیمہ کریمہ یتیمہ عالمہ ۔ حسن ۔ طاہرہ ۔ احد ۔ اقبال رسولہ الرحمۃ مطیعہ مبین مسنہ مقدمہ قویہ رسول الرحمۃ
شکورہ حبیبہ صفی اللہ حبیب اللہ امینہ صادق نبی التوبہ نضیہ معتمدہ مجیبہ خاتم الانبیا جنی اللہ کلیم اللہ عبداللہ کاملہ حافظہ رؤف رحیم ۔ ۔ ۔

اگر تجھ میں ایسی عادتیں ہوں جس سے تیرا دشمن تجھ سے ڈرے تو تجھ میں نیکی کا نام و نشان نہیں ہے چہ جائیکہ تجھ میں ایسی عادتیں ہوں جس کی وجہ سے تیرا دوست بھی ڈرتا رہے۔ جس سے لوگ محفوظ رہیں وہ لوگوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

بخیل وہ ہے جو حق تعالیٰ کے مال کا حق ادا نہ کرے۔

تین چیزیں تو انگری کیلئے لازم ہیں۔

(۱) رنج (۲) تن (۳) شغل

تقویٰ تین چیزوں سے پہچانا جاسکتا ہے۔

(۱) احکام دین کی تعمیل کرنا۔ (۲) ممنوعات سے بچنا۔

(۳) دین اور دنیا کے متعلق باتیں کرنا یعنی آدمی کی باتوں سے معلوم ہوسکتا ہے۔ اور اس کا تعلق دین اور دنیا کے ساتھ ہے یا دنیا کے ساتھ۔

توانگر وہ ہے جو خدا کی تقسیم پر راضی ہو۔

جو شخص مصیبت میں فریاد کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے تیر پکڑا ہوا ہے اور حق تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔

جس شخص کے ساتھ تین چیزیں نہ ہوں گی وہ دوزخ سے نجات حاصل نہ کرے گا۔

(۱) امن (۲) خوف (۳) اضطرار

جو بڑے آدمی پر رحم نہیں کرتا وہ اس سے بھی بُرا ہے۔

حق تعالیٰ کی رضا چار چیزوں میں ہے۔

Marfat.com

(۱) روزی پر اطمینان۔ (۲) ہر کام میں اخلاص۔

(۳) شیطان کی دشمنی۔ (۴) سامان موت تیار کرنا۔

خوف کی علامت حرام باتوں کو چھوڑ دینا ہے۔ اور رجا کی علامت طاعت دائم سے اور علامت محبت و شوق و امانت ہے۔

دانا وہ ہے کہ دنیا اس کو فریب نہ دے سکے۔

درویش وہ ہے جس کے دل میں زیادتی کی طلب نہ ہو۔

طاعت کی اصل خوف ہے اور رجا و محبت اور علامت محبت شوق و امانت ہے۔

عقلمند وہ ہے جو دنیا کو دوست نہ رکھے۔

موت کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے کیونکہ جب آئیگی تو پھر واپس نہیں جائیگی۔

حضرت سلطان ابراہیم ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک ۹ شوال ۱۱۰ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز ہفتہ ۲۲ جمادی الاخر ۱۶۲ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس کوہ جبل شام میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ چشتیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

اگر خدا کے ولی پہاڑ سے کہیں کہ چلنے لگے وہ فورا" چلنے لگے۔ یہ کہتے ہی پہاڑ میں جنبش ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاؤں پہاڑ پر مارا اور کہا کہ

Marfat.com

ساکن رہ میں نے دوستوں کے سامنے صرف مثال دی۔

اگر کوئی آدمی تین حالتوں میں اپنے دل کو حاضر نہ پائے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس پر دروازہ ہے۔

(۱) قرآن پڑھتے وقت (۲) ذکر کرتے وقت (۳) نماز پڑھتے وقت

اگر تو عمل کرنا چاہتا ہے تو چھ خصلتیں اختیار کر پھر جو کچھ کریگا اس کا نقصان نہ پہنچے گا۔

(۱) جب تک اپنے مالک حقیقی کی نافرمانی کرے تو اس کی روزی بھی نہ کھا۔

(۲) جب تو گناہ کرنا چاہے تو ایسے مقام پر جاکر کر، جہاں وہ تجھے نہ دیکھ سکے۔

(۳) اس کے روبرو گناہ کرنا کتنی بڑی سرکشی ہے۔

(۴) ملک الموت جب تیری جان قبض کرنے آئے تو اس سے مہلت مانگ تاکہ توبہ کر سکے۔

(۵) جب تجھے اس سے مہلت ملنے کا اعتبار نہیں تو کیا یہ بہتر نہیں کہ اس سے پہلے ہی توبہ کرے۔

(۶) جب منکر نکیر تیرے پاس قبر میں آئیں تو ان کو ہٹا دینا۔

(۷) جب روز حشر میں گنہگاروں کیلئے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو تو اس وقت بہانہ کر دینا۔

اگر ان تمام باتوں پر عمل نہ کر سکو تو پھر ہر گناہ سے ہر وقت بچتے رہنا چاہئے۔

تمام عبادات و ریاضت کا انحصار صرف حلال روزی میں پنہاں ہوتا

Marfat.com

ہے۔

- جو عمل آج تم پر ناگوار ہے وہ آخرت میں میزان پر زیادہ وزنی ہوگا۔
- جو شخص شہوت کا خواہشمند ہے وہ صادق نہیں ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے نیت کا نام صادق ہے۔
- خدا کی دوستی کا دامن پکڑو باقی ہر چیز سے منہ موڑو۔
- دنیا اور آخرت کی ذرا برابر پرواہ نہ کرو اور خود کو غیر اللہ سے خالی کرلو اور رزق حلال استعمال کیا کرو۔
- سالک کے دل سے تین حجاب اُٹھ جانے چاہئیں تاکہ اس کے لئے دولت و فراغت کا دروازہ کھل جائے۔

(۱) اگر اسے ہمیشہ کیلئے دونوں جہانوں کی سلطنت دے دی جائے تو وہ خوش نہ ہو۔ یعنی موجودہ حالت پر رہ کر حریص نہ بنے۔

(۲) اگر اس کے پاس دونوں جہانوں کی سلطنت ہو اور وہ اس سے لے لی جائے تو اس سے چھن جانے کا غم نہ ہو۔

(۳) کسی کی مدح اور توصیف کرنے یا نوازش و مہربانی پر فریفتہ نہ ہو، کیونکہ جو شخص کسی غیر کی نوازش پر بھروسہ رکھتا ہے وہ کم ہمت ہوتا ہے۔ عالی ہمت بننا چاہیئے۔

- صوم و صلواۃ، جہاد و حج پر کسی کو جوانمردی کا مرتبہ اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک اسے یہ احساس نہ ہو کہ اس کا رزق کن ذرائع سے آتا ہے اور اس کی روزی کا وسیلہ کیا ہے۔
- طواف کعبہ شریف میں ایک شخص کو فرمایا جب تک تو سات عذابوں سے نہ گزرے گا تجھے نیک بختوں کا درجہ نہ ملے گا۔

Marfat.com

(۱) نعمت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر۔

(۲) محنت کا دروازہ کھول۔

(۳) عزت کا دروازہ بند کر۔ (۴) خواری کا دروازہ کھول۔

(۵) نیند کا دروازہ بند کر۔ (۶) دولت مندی کا دروازہ بند کر۔

(۷) درویشی کا دروازہ کھول۔

❁ عارف کی علامت یہ ہے کہ اس کا دل زیادہ عبرت میں رہے اور اس کی باتیں زیادہ تر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمدوثنا کے متعلق ہوں اور اس کا عمل طاقت پر منحصر ہو۔ اس کی نگاہ عجائبات قدرت پر ہو۔

❁ کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہیں تو فرمایا :

"تجھے خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کام کرنے والوں کو کسی اور کام کی ضرورت نہیں رہتی۔"

❁ کسی شخص سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ تو ولی بننا چاہتا ہے تو اس نے ہاں کہا۔ فرمایا :

"دنیا اور آخرت میں ایک ذرے پر بھی مائل نہ ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اپنے آپ کو ماسوائے اللہ کے فارغ رکھنا۔ حلال کھانا۔"

اگر ایسا کریگا تو رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔

❁ کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ دعا کرتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا: اس لئے کہ:۔

Marfat.com

(۱) اللہ تعالیٰ کو جانتے ہو، لیکن اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

(۲) اس کے رسول ﷺ کو پہچانتے ہو لیکن اس کی پیروی نہیں کرتے۔

(۳) قرآن مجید پڑھتے ہو، لیکن عمل نہیں کرتے۔

(۴) اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے ہو، لیکن اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔

(۵) جانتے ہو کہ فرمانبردار طاعت گزار بندوں کیلئے بہشت آراستہ ہے، لیکن تم کو اس کی خواہش نہیں۔

(۶) جانتے ہو کہ گنہگاروں کیلئے دوزخ ہے لیکن اس کا خوف نہیں سمجھتے ہو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے مگر تم اس سے بھاگنے کی بجائے اس کی رفاقت کرتے ہو۔

(۷) جانتے ہو کہ موت آئے گی لیکن اس کیلئے تیار نہیں رہتے بجائے ان باتوں سے عبرت پکڑنے کے دوسروں کے عیبوں میں مصروف رہتے ہو۔ جس شخص کی یہ حالت ہو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

کبھی کسی نامحرم عورت، بے ریش لڑکے کو نگاہ بھر کر نہ دیکھو۔ خصوصاً اس وقت زیادہ احتیاط کرو جب کہ حج کے موقع پر کثیر تعداد میں عورتیں اور بے ریش لڑکے جمع ہوتے ہیں۔

میں نے دنیا کو طالبان دنیا کیلئے چھوڑا ہے اور عاقبت کے چاہنے والوں کیلئے اس جہان میں صرف ذکر الٰہی کیلئے اختیار کیا ہے اور اسی جہان میں بقائے ربانی کو پسند کیا ہے۔

Marfat.com

میرے پاس چار سواریاں ہیں۔

(۱) جب مجھ پر نعمت ظاہر ہوتی ہے تو شکر کی سواری پر بیٹھکر آگے جاتا ہوں۔

(۲) جب کوئی طاعت ظہور پذیر ہوتی ہے تو اخلاص کی سواری پر بیٹھکر بڑھتا ہوں۔

(۳) جب کسی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو صبر کی سواری پر بیٹھتا ہوں۔

(۴) جب قصور وار ہو جاتا ہوں تو توبہ کی سواری پر بیٹھ کر توبہ کرتا ہوں۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت فجر ۱۳ صفر ۹۹ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک ۳ شعبان ۱۶۲ ہجری کو بصرہ میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- آدمی کیلئے ایک سوراخ میں گھس جانا اور اپنے آپ کو چھپانا بہتر ہے، کیونکہ سلف صالحین نے ایسے لباس سے نفرت کی ہے جس سے ان پر انگشت نمائی ہو۔ اور انہوں نے شہرت کو ذلیل و خوار تصور کیا ہے۔
- اگر سال میں ایک بوند آنکھوں سے خدا کیلئے نکلے تو وہی بہت ہے۔
- تمام خلق میں سے پانچ شخص عزیز ہیں۔

Marfat.com

(۱) زاہد عالم (۲) فقیر صوفی (۳) دولتمند متواضع

(۴) درویش شاکر (۵) شریف سنی۔

- جو اپنے آپ کو دوسروں پر فضیلت دیتا ہے وہ متکبر ہے۔
- جس شخص کی نماز میں عجزو انکسار نہیں ہوتا اس کی نماز ہی نہیں اور جو شخص حرام کے مال سے صدقہ دیتا ہے وہ پلید کپڑوں کو خون سے دھوکر پاک کرنا چاہتا ہے۔
- جب تم کسی عالم کو بلا ضرورت حکام یا امراء کے پاس جاتے دیکھو تو اسے بھلا خیال نہ کرو نہ اسے سلام کہو اور اس کے مذہب کو شبہ سمجھو۔
- حکومت اور عورت کی محبت کا چھوڑنا صبر سے زیادہ کڑوا ہے۔
- حاسد بد فہم ہوتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ نئے کپڑے پہننے اس خوف سے چھوڑ دیئے کہ میرے ہمسایہ وغیرہ کو حسد نہ ہو۔
- خدا تعالیٰ سے ڈرو، میں نے کسی خدا سے ڈرنے والے کو کمائی کرنے کا محتاج نہیں دیکھا۔
- خلیفۂ وقت آپ کے سامنے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کی حالت میں اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

"اس قسم کی نماز نہیں ہوتی اور اس قسم کی نماز کو کل قیامت کے روز پلید گیند کی طرح منہ پر ماریں گے۔"

- دنیا کو تن کیلئے لینا چاہیئے اور آخرت کو دل کیلئے۔
- زاہد وہ ہے جو دنیا میں اپنے زہد کا عامل ہے۔ اور جس کا زہد زبان تک محدود ہو اسے زہد کہنا درست نہیں بلکہ زہد دنیا میں دل کو نہ الجھانا ہے۔ اور طول عمل کو مختصر کرنا ہے۔

Marfat.com

علماء کرام کی تین خصوصیات ہوتی ہیں۔

(۱) عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ اور اللہ کے احکام کا عالم ہوتا ہے۔ اس کو اللہ کا ڈر ہوتا ہے اور یہ حدود کے اندر رہتا ہے۔

(۲) عالم اللہ کا عالم ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ضرور ہے، مگر حدود سے تجاوز کر جاتا ہے۔

(۳) عالم اللہ کے احکام کا عالم ہوتا ہے، مگر اللہ کا نہیں۔ اس کو نہ اللہ کا خوف ہوتا ہے اور نہ حدود سے تجاوز کرنے کا خیال، لہٰذا سب سے بہتر عالم پہلا عالم ہے۔

غیبت انسان اور ایمان کو ایک دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔

لوگوں نے غفلت کی وجہ سے چار چیزوں سے چشم پوشی کی ہوئی ہے۔

(۱) الزام تراشی کرکے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا یہ احکام خداوندی سے غفلت کا باعث ہے۔

(۲) عروج مومن پر حسد کرنا ناشکری کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

(۳) ناجائز دولت کا حصول اور اکٹھا کرنا خدا فراموشی کا موجب ہوتا ہے۔

(۴) خدا کے عذاب سے بے خوفی۔ اس کے وعدوں پر عدم اعتمادی، کیوں کہ ایسا کرنا کفر کے برابر ہوتا ہے۔

نیک خصلتی حق تعالیٰ کے غصہ کا ٹھنڈا ہونے کا موجب ہے۔

ہر مصیبت من جانب اللہ تصور کرنا یقین ہے اور اسی سے اہل اللہ معرفت تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

یقین وہ ہے کہ جب کوئی مصیبت آئے تو حق تعالیٰ پر الزام نہ لگایا

Marfat.com

جائے، بلکہ ایک راحت تصور کرکے اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔

حضرت خواجہ داؤد طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ بوقت عصر ۲۱ صفر ۴۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز ہفتہ ۱۹ ذیقعد ۱۶۴ ہجری کو بغداد شریف کہنہ میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اگر سلامتی چاہتے ہو تو دنیا کو وداع کر دو۔ اگر کرامت چاہتے ہو تو آخرت پر تکبیر پڑھ دو۔
- اس جہان میں سلامتی دین کو پسند کر جیسا کہ دنیا داروں نے دنیا کی سلامتی کو پسند کیا۔
- جو شخص دوسروں کو توبہ و اطاعت کی ترغیب دیتا ہے اور خود نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو شکار کرے اور اس شکار کے کباب دوسرے کے نصیب ہوں۔
- جس قدر کوشش انسان دنیا میں اپنی طاقت اور مرتبہ بڑھانے کیلئے کرتا ہے اسی قدر کوشش آخرت میں اپنا مرتبہ بلند کرنے کیلئے کرنا چاہیے۔
- جس میں مروت نہیں اس کی عبادت قبول نہیں۔
- جب میں اپنے کپڑے دھوتا ہوں تو مجھے خیال پیدا ہوتا ہے کہ کاش اپنے دل کو بھی اسی طرح مل مل کے تمام دنیوی اندیشوں سے مصفا کروں۔

احمدؐ رسول الملاحم شہیدؐ شہیرؐ عادلؐ خاتمؐ جوادؐ مدعوؐ خلیلؐ قریبؐ مطہرؐ مذکرؐ مبشرؐ مکرمؐ محترمؐ منیرؐ سراجؐ سیدؐ خاتم الرسل حکیمؐ کریمؐ یتیمؐ نبی الرحمۃ بامنؐ ظاہرؐ آخرؐ اولؐ رسولؐ الرحمۃ مطیعؐ مبینؐ حقؐ معلومؐ قویؐ رسول الرحمۃ
شکورؐ حسیبؐ صفی اللہ حبیب اللہ امینؐ صادق نبی التوبہ نقیؐ سیدؐ مجتبیٰ تاج الانبیاء نجی اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کاملؐ حافظؐ رؤفؐ رحیمؐ لہ بحتبیٰ طہٰ مرتضیٰ حمٰ مصطفیٰ یٰسین اولیٰ مزملؐ ولیؐ مدثرؐ متینؐ مصدقؐ طیبؐ ناصرؐ منصورؐ بصباحؐ ابرؐ

Marfat.com

دنیا سے روزہ رکھ اور آخرت سے افطار کر اور موت کو عید سمجھ اور لوگوں سے بھاگ جس طرح کہ شیر سے بھاگتے ہو۔

زبان کو نگاہ رکھ۔ خلق سے تنہائی اختیار کر اور اگر ہوسکے تو ان سے دل کو اٹھا لے۔

گوشہ نشینی اس کو مناسب ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو اور جو دل کو دنیا میں لگاتا ہے اسے مفید نہیں ہے۔ جو شخص گوشہ نشین ہوا مگر اللہ تعالیٰ کو مونس نہ بنائے اور قرآن مجید کے ذریعے مناجات نہ کرے وہ ٹھیک راستے پر نہیں ہے اور نہ ہی اس کی گوشہ نشینی درست ہے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت چاشت ۲۱ رمضان المبارک ۹۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت عصر ۹ ربیع الاول ۱۷۹ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بقیع غرقد میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائمہ اربعہ میں سے دوسرے امام تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ مہدی کو فرمایا میں تجھے پرسش اعمال سے ڈراتا ہوں۔ اپنے دل میں ہمیشہ خوف خدا رکھو۔ روز محشر کے تصور سے ڈرتے رہو، کیونکہ جسے خوف خدا نہیں سمجھ لو کہ وہ ہلاکت کے بہت قریب پہنچ گیا ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ فتنہ خیزی کو ہوا دیتے ہیں کیا

Marfat.com

ان کے خلاف جنگ کرنا جائز ہے؟ جواب دیا:

ایسے لوگوں کے خلاف کوئی کیا جنگ کریگا جو کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بھی شرانگیزی سے باز نہیں آئے تھے۔

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میری یہ دلی خواہش ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر امام صاحب کی کتاب کی شہرۂ آفاق رہنما کتاب موطا آویزاں کر دی جائے اور دنیا کے تمام مسلمانوں سے کہا جائے کہ وہ احکام فقہی کی تکمیل کیلئے اس کتاب کی پیروی کریں۔ بلا شبہ دنیا میں عزت و توقیر حاصل کرنے کا کوئی اور موقع نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے لوگوں کی رہنمائی کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس دنیا میں بھیج رکھا ہے اور ان میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ جب چاہیں اور جہاں بھی چاہیں وہاں جاکر لوگوں کو راہ حق پر چلنے کی ہدایت کرسکتے ہیں۔

بیعت جبراً نہیں ہوتی۔

جسے خوف خدا نہیں، سمجھ لو کہ وہ ہلاکت کے بہت قریب پہنچ گیا ہے۔

علم بکثرت حکایت کرنے کا نام نہیں بلکہ علم وہ ہے جو عالم کو مفید ہو اور وہ اس پر عامل ہو۔

لوگو! مجھے چکنی چپڑی باتیں نہیں آتیں۔ میری نیت صاف ہے۔ میں دنیا میں حق پرستی اور انصاف پسندی کیلئے آیا ہوں۔ اس کے جواب میں میرے ساتھ جو بھی سلوک ہو میں اس کے لئے ہمیشہ کیلئے تیار ہوں۔

میری دوسری نصیحت یہ ہے کہ دنیا میں جو بھی شخص کائنات کے بڑوسیوں سے کمال مہربانی اور ہمدردی سے پیش آئیگا ابدی دنیا میں اسے

Marfat.com

معزز اور محترم تصور کیا جائیگا۔

- مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول خدا ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے یہیں میری قبر بنے گی اور اس جگہ سے روز محشر مجھے اٹھایا جائیگا۔ اس کے باشندے میرے پڑوسی ہیں لہٰذا میری امت پر یہ حق ہے کہ وہ میرے پڑوسیوں کی حفاظت کرے کیونکہ میں ان کا شفیع بھی ہوں اور گواہ بھی۔
- مہمان کی خدمت کرنا میزبان کا فرض ہوتا ہے۔
- میرے نزدیک جبری طلاق بہر حال طلاق نہیں ہے۔

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۱۷ رجب المرجب ۱۱۸ ہجری بوقت تہجد کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت عشاء رمضان المبارک ۱۸۳ ہجری کو نواح بصرہ میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

- اصلی رجا وہ ہے جو خوف سے پیدا ہو اور خوف اصلی وہ ہے جو صدق اعمال سے ظاہر ہو اور صدق اعمال وہ ہے جو تصدیق سے پیدا ہو۔
- امیروں پر تکبر کرنا اور درویشوں کے ساتھ عاجزی سے پیش آنا تواضع میں داخل ہے۔
- توکل یہ نہیں ہے کہ تو اپنے سے توکل دیکھے بلکہ توکل وہ ہے جسے حق تعالیٰ توکل سمجھے۔

Marfat.com

توکل کسب کا مانع نہیں ہے بلکہ یہ دونوں عبادت میں داخل ہیں۔

جس شخص کے عیال و فرزند ہوں اور وہ انہیں نیک تعلیم دیتا ہو اور رات کو جب وہ سو جائیں ان کو ننگا دیکھ کر ان پر کپڑا ڈالتا ہے اس کا یہ عمل جہاد سے زیادہ افضل ہے۔

جس رجا میں خوف ہو وہ شخص بہت جلد ایمن اور ساکن ہو جائے گا۔

جو شخص ادب کو ایک معمولی شے سمجھتا ہے اس کی سنتوں میں خلا واقع ہوتا ہے اور اس کو فرائض سے محروم رکھتا ہے اور جو شخص فرائض آسان تصور کرتا ہے وہ معرفت سے یگانہ رہتا ہے۔

زاہد اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے اور درویش سے دوستی کرتا ہے۔

عاجزی یہ ہے کہ دنیا میں جو شخص تجھ سے بڑھ کر ہو اس سے تکبر کرے اور جو تجھ سے کمتر ہو اس سے عاجزی کرے۔

کوئی شے ایسی نہیں جس کے حاصل کرنے کیلئے آدمی نے ذلت نہ اٹھائی ہو۔

مروت خور سندی دینے کی مروت سے بہتر ہے۔

وہ شے جو ہر قسم کے خوف کو دور کرتی ہے اور دل کے باعث قرار حاصل کرتا ہے وہ ظاہر باطن کا مراقبہ ہے۔

حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک بوقت تہجد ۷ صفر ۵۵ ہجری کو بصرہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت ۲۱ ذوالحجہ ۱۸۵ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار اقدس جبلِ مقدس میں واقع ہے۔

Marfat.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا:۔

اے پروردگار اگر میں دوزخ کے خوف سے تیری عبادت کرتی ہوں تو مجھے دوزخ میں ڈال دے اور اگر بہشت کی امید پر میں تیری عبادت کرتی ہوں تو بہشت مجھ پر حرام کر دے۔ اگر تیرے دیدار کی خاطر تیری عبادت کرتی ہو تو یہ ضرور عطا کرنا اگر تو مجھے دوزخ میں ڈالیگا تو میں فریاد کروں گی کہ میں نے تجھے اپنا حبیب بنایا تھا اور کیا دوست سے دوست ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔ اس پر ندا آئی ہم سے بدظن نہ ہو ہم تجھے اپنے مقرب دوستوں میں جگہ دیں گے۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ آپ کو شوہر کی خواہش ہے جواب دیا نکاح کی ضرورت تو وجود کو ہوتی ہے یہاں وجود ہی کہاں ہے جسے شوہر کی خواہش ہو پھر میں تو اس کی ہوں اور اس کے بس میں ہوں۔

ایک مرتبہ لوگوں نے پوچھا کہ مردوں کو کیوں ایسے مرتبے حاصل ہیں جو عورتوں کو کبھی میسر نہیں آئے کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں اور اس لئے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا:۔

بھائیو ! کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ کسی عورت نے آج تک خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ اشکبار بھی صرف مردوں کے حصے میں آیا ہے کہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کرنے سے گریز نہیں کیا اور جتنے نبی، صدیق، شہید اور ولی ہوئے ہیں وہ عورتوں ہی کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور انہی کی گود میں تربیت پائی اور پروان چڑھے کیا یہ عورت کا مرتبہ کم ہے۔

Marfat.com

ایک دفعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چیزیں موم، سوئی اور بال بھیج کر کہلا بھیجا کہ موم کی طرح خود جل کر لوگوں کو روشنی پہنچاؤ۔ سوئی کی طرح خود ننگے رہ کر لوگوں کو ملبوس کرو۔ اور جب یہ کام انجام دے چکو تو بال کی طرح باریک اور نرم ہو جاؤ تاکہ تمہارا کام باطل نہ ہو جائے۔

بھائیو ! تم مزدوروں کی طرح خوف یا لالچ کی وجہ سے خدا کی عبادت نہ کرو، بلکہ صرف اپنے مولائے کریم کی خوشنودی اور رہنمائی کیلئے اس کا ذکر کرو۔ عذاب و ثواب اس کی مرضی پر چھوڑ دو۔

جنت اور دوزخ کے علاوہ تیسرا بھی مقام ہے جو کہ دیدار خدا ہے اور اس کیلئے بھی ریاضت کی جاسکتی ہے۔

حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ۴۲ برس میں پاپیادہ کعبہ شریف پہنچے وہاں پر خانہ کعبہ نظر نہ آیا۔ دل میں خیال کیا کہ شاید مجھے نظر نہیں آتا۔ غیب سے ندا آئی تمہاری آنکھیں تو روشن ہیں کعبہ ہی یہاں نہیں ہے بلکہ اس ضعیفہ کے استقبال کیلئے گیا ہے جو کعبہ کی طرف آرہی ہے۔ اتنے میں دیکھا رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا عصا لئے آرہی ہیں اور ان کے آتے ہی کعبہ شریف بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر آنے لگا تو فرمایا اے رابعہؒ! تو نے دنیا میں کیا شور مچا رکھا ہے؟ رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

"شور تو تو نے مچا رکھا ہے جو چودہ برس میں یہاں تک پہنچے ہو۔"

اس پر ابراہیم ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک میں اتنا عرصہ مالک کعبہ کی نماز میں مصروف تھا۔ اس پر رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ۞ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ ۞ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ ۞ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ۞ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُغْنِیُ ۞

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ۞ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ۞ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ ۞ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ۞ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ ۞

”تو نماز میں مصروف رہا اور میں نیاز میں“

خدا کی عبادت صرف اسکی رضا اور خوشنودی کیلئے کرنی چاہئے جہنم اور جنت کے خوف و طلب سے بالاتر ہوکر کی گئی عبادت ہی انسان کو مقام محمود تک پہنچاتی ہے۔

زبانی توبہ استغفار جھوٹوں کا کام ہے اور اگر ہم خود توبہ نہ کریں تو دوسروں کے محتاج ہیں۔

عارف وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے دل کی خواہش کرے جب اس سے دل مل جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے تاکہ اس کے قبضہ میں محفوظ رہے۔

میں کبھی تنہا نہیں رہی۔ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ میرے ہمراہ ہوتا ہے۔ میں خدا کا جلوہ دیکھتی ہوں اس کو پہنچانتی ہوں کیونکہ جب تک معبود کو پہچان نہ لیا جائے اس کی عبادت کیونکر ہو سکتی ہے۔

یاد الٰہی سے زیادہ کوئی ذریعہ قرب الٰہی کا نہیں ہے۔

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت صبح ۱۱ ذیقعد ۱۰۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک بوقت بعد نماز ظہر ۳ ربیع الاخر ۱۸۷ ہجری کو مکہ معظمہ میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس جنت الہار میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ چشتیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اللہ تبارک و تعالیٰ نے برائیوں کے مجموعے کو دنیا کا نام دے دیا ہے

اور دنیا سے بری الذمہ ہونا اتنا ہی مشکل ہے جتنا دنیا میں آنا آسان ہے۔

اگر کوئی غمگین کسی مجلس میں روئے تو وہ ساری مجلس اسی سے مملو ہو جاتی ہے۔

بخدا آخرت جو باقی رہنے والی ہے ٹھیکری کی سنائی جاتی۔ اور دنیا فانی سیم و زر کی تو یہ بہتر تھا کہ بجائے سیم و زر کی طرف مائل ہونے کے خلقت ٹھیکری کی طرف مائل ہوئی کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ٹھیکری ہے اور آخرت باقی رہنے والی نقدی۔

بہت سے ایسے ہیں جو پاخانہ میں جاکر پاک نکلتے ہیں اور کئی ایسے ہیں جو کعبہ میں جاکر بھی ناپاک آتے ہیں۔

بیوقوفوں کے ساتھ حلوا کھانے سے داناؤں کے ساتھ لڑنا آسان ہے۔

تین چیزوں کی جستجو نہ کرو وہ تمہیں نہیں مل سکتیں۔

(۱) عالم باعمل کیونکہ اس کی تلاش میں تم بے علم رہ جاؤ گے۔

(۲) عامل بااخلاص۔ اس کی تلاش میں تم بے عامل رہ جاؤ گے۔

(۳) بے عیب بھائی۔ اس کی تلاش میں تم بے بھائی رہ جاؤ گے۔

جو شخص اپنے عمل کے متعلق بات کرتا ہے اس کی وہ بات اس کے متعلق بہت کم ہوتی ہے جو اس کے کام آسکے۔

جو شخص لوگوں سے محبت کرتا ہے اور تنہائی سے گریز کرتا ہے وہ سلامتی سے دور ہے۔

جو شخص اپنے آپ مغرور ہے وہ تواضع سے دور ہے۔

جو شخص اپنے کسی بھائی سے بظاہر تو محبت جتائے اور دل میں اس سے

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاجِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعِیْدُ الْمُبْدِئُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ

دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور اسے بہرہ اور اندھا بنائے۔

جب تجھ سے کوئی پوچھے کہ تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خاموش رہ کیونکہ اگر انکار کرے گا تو کافر ہوگا اور اگر اقرار کرے گا تو تیرا یہ اقرار دوستی کے خلاف ہوگا۔

جو شخص بدکار کے سامنے ہنستا ہے وہ مسلمان کو ویران کرنے میں کوشاں ہے۔

جو شخص بوجھ اٹھانے والے جانور پر لعنت کرتا ہے وہ اس پر آمین کرکے کہتا ہے کہ ہم سے جو زیادہ گنہگار ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے ہجوم الم میں مبتلا کر دیتا ہے اور جب کسی بندے کو دشمن بناتا ہے تو اسے اس دنیا کی دولت دیتا ہے۔

جب کسی کے دل میں خوف خدا گھر کرتا ہے تو اس کی زبان سے بے جا بات نہیں نکلتی اور اس سے دنیا کی حرص محبت و ہوس کافور ہو جاتی ہے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے تو اس سے تمام چیزیں ڈرتی ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ سب چیزوں سے ڈرتا ہے۔

جب رات ہوتی ہے میں اس لئے خوش ہوتا ہوں کہ مجھے خلوت نصیب ہوگی مگر جب دن نکلتا ہے تو میں مغموم ہو جاتا ہوں کیونکہ مجھے خلقت سے سامنے پڑتے ہیں جو میرے لئے باعث تشویش ہے۔

دنیا ہسپتال ہے اور لوگ اس میں دیوانوں کی طرح قید ہیں اور شورو غوغا میں ہمہ تن گوش ہیں۔

Marfat.com

دنیا میں آغاز کرنا آسان ہے لیکن اس سے مخلص حاصل کرنا اور اس سے عہدہ برا ہونا مشکل ہے۔

دنیا ایک پاگل خانہ ہے اور خلقت دنیاوی محبت میں بیڑیاں پہنے ہوئے اس میں قید ہے۔

دو خصلتیں دل کو سیاہ کرتی ہیں۔

(۱) بہت کھانا (۲) بہت سونا۔

دو خصلتیں جہالت کی وجہ سے ہیں۔

(۱) بغیر عجیب چیز دیکھے ہنسنا۔

(۲) دوسروں کو نصیحت کرنا اور اس پر خود عمل نہ کرنا۔

شر گھر میں کرتے ہیں لیکن اس کی کنجی دنیا میں رغبت بنائی ہے خیر بھی گھر میں کرتے ہیں اس کی کنجی دنیا میں زہد سے رہنا ہے۔

کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کون شخص ہے جو زہد و رضا میں افضل و بالا ہے تو فرمایا۔

"رضا کو اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ جو راضی بر رضا رہتا ہے وہ اپنی بساط اور حیثیت سے زیادہ طلب نہیں کرتا"۔

کسی نے پوچھا اللہ تعالیٰ کی دوستی انتہائی درجہ کو انسان کب پہچانتا ہے۔ فرمایا :

"جب اللہ تعالیٰ کی نعمت اور بخشش ہونا یا نہ ہونا اس کے نزدیک یکساں ہو"۔

کسی نے دریافت کیا دین کی اصل کیا ہے فرمایا "عقل"

پوچھا عقل کیا ہے فرمایا۔ "علم"

Marfat.com

پوچھا علم کی اصل کیا ہے؟ فرمایا: "صبر"

کسی شخص کو بغیر آخرت کے سوگنا کاٹ لینے سے کوئی دنیا کی چیز نہیں دی جاتی کیونکہ اللہ تعالیٰ سے وہی حاصل ہوگا جس قدر کہ حاصل کیا جائے اور وہ تھوڑا ہو یا بہت۔

لوگوں نے محض تکلف کی وجہ سے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیا ہے اگر تکلف چھوڑیں تو نہایت آرام سے اس میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

مجھے اگر تمام دنیا اس شرط پر دی جائے کہ یہ حلال ہے اور اس کا حساب بھی نہیں ہوگا تو مجھے اس کے قبول کرنے سے ایسی ہی شرم آئیگی جیسے مردار شے کے لینے سے آئے۔

ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ عقل کی زکوٰۃ طوالت غم و الم ہے۔ یہی وجہ تھی کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغموم رہتے تھے۔

حضرت شیخ یوسف اسباط رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تارک الدنیا ہونے کے ساتھ بہت عظیم عابد و متقی بھی تھے اور بڑے مشائخین سے شرف نیاز حاصل کرتے رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۱۹۶ ہجری میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

انس کی پانچ علامتیں ہیں۔

(۱) ہمیشہ گوشہ نشین رہنا۔ (۲) مخلوق سے وحشت زدہ رہنا۔

Marfat.com

(۳) خالق کو ہر لمحہ یاد رکھنا۔

(۴) مجاہدات میں سکون اختیار کرنا۔ (۵) اطاعت پر عمل پیرا رہنا۔

اپنے سے سب کو بہتر تصور کرنے کا نام تواضع ہے، کیونکہ قلیل تواضع کا صلہ مجاہدات کثیرہ کے مساوی ہے اور متواضع وہ ہے جو احکام شریعیہ پر عمل پیرا رہتے ہوئے مخلوق سے نرمی کا برتاؤ کرے اور اپنے سے زیادہ عظیم المرتبت کی تعظیم کرے، ہر نقصان کو برداشت کرتے ہوئے خدا کی عطا کردہ شے پر شاکر رہے اور ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ غصہ کو ختم کر دے۔ امراء کے ساتھ تکبر سے پیش آئے۔

بات کہنے سے قبل انجام پر غور کرنا ضروری ہے اور جس شے میں تدبر و تفکر سے ندامت ہو اس پر غور نہ کرنا افضل ہے۔

توکل کی بھی دس علامتیں ہیں۔

(۱) خدا کی ضمانت شدہ اشیاء سے سکون حاصل کرنا۔

(۲) جو کچھ میسر آجائے اس پر شاکر رہنا۔

(۳) مصائب پر صبر کرنا۔

(۴) ارکان پر پابندی کے ساتھ عمل کرنا۔

(۵) بندوں کی طرح زندگی گزارنا۔ (۶) غرور سے احتراز کرنا۔

(۷) اختیارات کو معدوم کردینا۔

(۸) مخلوق سے امید وابستہ نہ رکھنا۔

(۹) حقائق میں قدم رکھنا۔ (۱۰) دقائق حاصل کرتے رہنا۔

توبہ کی دس علامتیں ہیں۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِيْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِيْ الْبَدِيْعُ الْهَادِيُ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِي الْوَالِيْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَيُّ الْمُعِيْدُ الْمُبْدِئُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ

زہد کی بھی نو علامتیں ہیں۔

(۱) دنیا سے بعد اختیار کرنا۔
(۲) ممنوعات سے احتراز کرنا۔
(۳) اہل تکبر سے ربط و ضبط نہ رکھنا۔
(۴) صحبت متواضع اختیار کرنا۔
(۵) نیک لوگوں سے رابطہ رکھنا۔
(۶) توبہ پر ہمیشہ قائم رہنا۔
(۷) بعد از توبہ گناہ نہ کرنا۔
(۸) حقوق کی ادائیگی کرتے رہنا۔
(۹) غنیمت طلب کرنا۔
(۱۰) قوت کو زائل کرنا۔

سخاوت کی نو علامتیں ہیں۔

(۱) موجودہ شے کو چھوڑ دینا۔
(۲) مقرر خدمت بجا لانا۔
(۳) خیرات کرتے رہنا۔
(۴) صفائے باطنی حاصل کرنا۔
(۵) اعزاء کی عزت کرنا۔
(۶) دوستوں کا احترام کرنا۔
(۷) مباح اشیاء میں بھی زہد سے کام لینا۔
(۸) آخرت کا نفع طلب کرنا۔
(۹) آسائش میں کمی کرتے رہنا۔

زبان سے بری بات نہ نکالو۔ کانوں سے بری بات نہ سنو۔ زنا سے کنارہ کش رہو۔ حلال رزق استعمال کرو۔ دنیا کو خیرباد کہہ دینا۔ موت کو پیش نظر رکھو۔

شوق کی پانچ علامتیں ہیں۔

(۱) عیش و راحت میں موت کو نہ بھولنا۔
(۲) خوشی کے دوران زندگی کو غنیم تصور کرنا۔
(۳) ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔
(۴) زوال نعمت پر اظہار تاسف کرنا۔
(۵) مشاہدات کی حالت میں مسرور رہنا۔

Marfat.com

صدق دلی سے ایک شب کی عبادت بھی ثواب جہاد سے کہیں زائد ہے۔

صبر کی بھی دس علامتیں ہیں۔

(۱) نفس کو روکنا۔
(۲) طالب امن رہنا۔
(۳) قوت تقوی طلب کرنا۔
(۴) واجبات کو حد تک پہچاننا۔
(۵) مجاہدات پر قائم رہنا۔
(۶) درس کو مضبوط رکھنا۔
(۷) بے صبری کو ترک کر دینا۔
(۸) عبادات کی نگرانی کرنا۔
(۹) معاملات میں صداقت اختیار کرنا۔
(۱۰) اصلاح معصیت کرتے رہنا۔

صدق کی بھی چھ علامتیں ہیں۔

(۱) قلب اور زبان کو درست رکھنا۔
(۲) قول و فعل میں مطابقت قائم رکھنا۔
(۳) اپنی تعریف کی خواہش نہ کرنا۔
(۴) حکومت اختیار نہ کرنا۔
(۵) دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دینا۔
(۶) نفس کی مخالفت کرنا۔

مراقبہ کی چھ علامتیں ہیں۔

(۱) خدا کی پسندیدہ شے کو مرغوب رکھنا۔ (۴) خدا کے ساتھ راحت و سکون حاصل کرنا۔
(۲) خدا کے ساتھ نیک عزم قائم رکھنا۔ (۵) مخلوق سے احتراز کرنا۔
(۳) قلت و کثرت کو منجانب اللہ تصور کرو۔ (۶) خدا سے محبت کرنا۔

نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا فرض بلکہ طلب حلال فرض ہے۔

ورع کی بھی دس قسمیں ہیں۔

(۱) متشابہات میں تدبر سے کام لینا۔

Marfat.com

(۲) امانت کا تحفظ کرنا۔

(۳) مصائب دوراں سے روگرداں رہنا۔

(۴) آفات سے پُر خطر چیزوں سے کنارہ کش رہنا۔

(۵) فخر و تکبر کو خیرباد کہہ دینا۔

(۶) شبہات سے احتراز کرنا۔

(۷) نیک و بد میں تمیز کرنا۔

(۸) فکر و غم سے دور بھاگنا۔

(۹) سوز و زیاں سے بے نیاز رہنا۔

(۱۰) رضائے الٰہی پر قائم کرنا۔

یہ سوچ کر عمل کرو کہ اس عمل کے بغیر نجات ممکن نہیں اور یہ ذہن نشین کرکے توکل اختیار کرو کہ مقدرات سے زائد ملنا ممکن نہیں۔

حضرت شیخ اسد الدین معروف کرخی محکم افلاک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات ۱۲ شوال ۱۴۳ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار ۲ محرم الحرام ۲۰۰ ہجری کو بغداد شریف کہنہ میں ہوا۔ جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کیلئے انسان کو کسی قسم کی آسائش کا سہارا

Marfat.com

نہیں لینا چاہیئے نرم جگہ پر عبادت کرنے کی بجائے سخت جگہ پر نماز ادا کرنا بہتر ہے۔

اعمال صالح کے بغیر جنت کی طلب اور اتباع سنت کے بغیر شفاعت کی امید اور نافرمانی کے بعد رحمت کی تمنا حماقت ہے۔

ایک مرتبہ جب میں نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا چاہے تو سردی کی وجہ سے میں نے اپنا ایک ہاتھ بغل میں دبا لیا اور اس رات غیب کی طرف سے مجھے ندا آئی "اے کرخی! تجھے اس ہاتھ کا رتبہ عطا کر دیا گیا جو تو نے دعا کیلئے دراز کیا تھا اور اگر دوسرا ہاتھ بھی اٹھا لیتا اور ہم اس کا اجر بھی عطا کر دیتے۔ اس روز کے بعد میں نے موسم سرما میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا معمول بنا لیا۔

اگر تجھے کچھ رنج و مصیبت آئے تو اس کا علاج اس کے چھپانے میں ہی ہے۔

ایک مرتبہ انتہائی رغبت اور شوق سے کوئی شے تناول فرما رہے تھے تو لوگوں نے پوچھا کہ ایسی کیا شے ہے جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر مسرت سے کھا رہے ہیں جواب دیا میری خوشی کی وجہ یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں اور وہ جو کچھ بھی عطا کرتا ہے صبر و شکر سے کھا لیتا ہوں۔

اپنے نفس سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو چھوڑ دے تاکہ تجھے بھی چھٹکارا مل جائے آپ کا نظریہ یہ تھا کہ خدا پر توکل کرنے والا مخلوق کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے۔

ایک مرتبہ جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے قریب ہی ایک کتا تھا ایک لقمہ خود کھاتے اور دوسرا کتے کو کھلا دیتے۔ یہ کیفیت دیکھ کر ان کے ماموں

Marfat.com

نے کہا کہ تم کو حیا نہیں آتی کہ کتے کو کھانا کھلا رہے ہو جواب دیا حیا کی وجہ سے کھلا رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آسمان کی طرف دیکھا تو ایک پرندہ اپنی آنکھ اور چہرے کو پروں سے ڈھانپتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر آبیٹھا پھر فرمایا خدا سے حیا کرنے والی ہر شے حیا کرتی ہے۔

اگر صبر سے بیٹھنا چاہتا ہے تو ایسا کر اور ان لوگوں سے مت ہو کہ صبر تجھ پر بیٹھے۔

تمام آفتوں کی اصل توڑ صبر ہے۔ اشیاء میں اور عارف کے شکر کی غایت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو عاجز جانے کہ وہ حق تعالیٰ کا شکر بجا لا سکتا ہے یعنی حق تعالیٰ کی سب سے بڑی عطا یہ ہے کہ وہ اپنے دل کو تیرے دل میں پیدا کرتا ہے۔

توکل کا اول مقام یہ ہے کہ قدرت کے سامنے ایسا ہو جائے جیسے مردہ غسال کے سامنے کہ جس طرح وہ چاہے اسے الٹ پلٹ کرے اور اسے کچھ خواہش اور حرکت نہ ہو۔

توکل بلا بذل روح کے درست نہیں اور بذل روح ترک تدبیر سے حاصل ہوتا ہے تین چیزیں توکل کا نشان ہیں۔

(۱) سوال نہ کرے۔

(۲) جب سامنے آئے تو قبول نہ کرے۔

(۳) اگر قبول کرے تو خرچ کر دے۔

توکل تین چیزیں عطا کرتا ہے۔ مکاشفہ بختی اور حقیقت اور حق تعالیٰ کے قرب کا مشاہدہ۔

Marfat.com

توکل یہ ہے کہ حق تعالیٰ پر اتہام نہ لگائے یعنی جس چیز کے پہنچانے کا اس نے وعدہ کیا ہے وہ ضرور پہنچا دے گا۔

توکل اس دل کو نصیب ہوتا ہے جو حق تعالیٰ کے ساتھ علاقہ ماسوا کو ترک کرکے زندگی بسر کرے۔

جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے وہ اس کا عشق رکھتا ہے۔

جوانمردی کی علامت تین چیزیں ہیں۔

(۱) وفا جس میں کوئی ناموافقت نہ ہو۔

(۲) بغیر سخاوت دیکھے دعا اور شکر۔

(۳) سوال کے بغیر عطا کرنا۔

حیا خوف سے بلند تر ہے کیونکہ حیا خاصان خدا کو ہوتی ہے اور خوف علماء کو۔

خدا تعالیٰ پر توکل کر تاکہ خدا تعالیٰ تیرا ہو اور اس کی طرف رجوع کر تاکہ تو تمام شکایتیں اس کے حضور میں کرے کیونکہ تمام مخلوق نہ تجھے نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نقصان کو دفع کر سکتی ہے۔

خوف نر اور رجا مادہ ہے اور ایمان ان دونوں کا فرزند ہے اور جس دل میں تکبر ہوتا ہے اس دل میں خوف اور رجا قرار نہیں پکڑتے۔

دوستی کے معنی اطاعت کی گردن میں ہاتھ ڈالنا اور مخالفت سے دور رہنا ہے۔

زبان کو اس طرح مدح سے محفوظ رکھنا چاہیے جیسے کہ برائی سے۔

سوائے حق تعالیٰ کے کوئی مدد گار نہیں اور سوائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے کوئی رہنما اور دلیل نہیں اور تقویٰ کے سوا کوئی توشہ نہیں اور صبر کے سوا کوئی عمل نہیں۔

شر کو نظر انداز کر کے کسی کی برائی یا بھلائی نہ کرو۔

صادق وہ ہے جس پر ایک فرشتہ حق تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو جو اسے نماز میں مشغول کرے اور اگر سویا ہوا ہو تو جگا دے۔

صوفی وہ ہے جو کدورت سے صاف ہو اور تفکر سے بھرپور اور حق تعالیٰ کے قرب کی خاطر بشریت سے علیحدہ ہو جائے آنکھ میں روڑا اور خاک برابر ہوں۔

صبر حق تعالیٰ کی طرف سے فرصت کا انتظار کرنا ہے۔

صوفی یہاں مہمان ہے اور مہمان کا طلب و تقاضہ کرنا میزبان پر ظلم ہے۔ جو مہمان با ادب منتظر رہتا ہے نہ کہ تقاضا کرنے والا۔

علم رجا سے نہیں حاصل ہوتا بلکہ خوف سے حاصل ہوتا ہے۔ خوف میں سب سے بلند ترین مقام یہ ہے کہ آدمی اس بات سے ڈرے کہ اس کی قیمت میں حق تعالیٰ کے علم کیا کچھ ہے۔

عارف کبھی بھی ذائقہ نہیں بدلتا بلکہ ہر دم زیادہ خوشبودار ہوتا ہے۔

کسی نے پوچھا محبت کیا ہے فرمایا یہ تعلیم کے ذریعہ اہل حق سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش ہے۔

لغو باتیں بھی گمراہی کی دلیل ہوتی ہیں اور غافل نہ ہونا حقیقت وفا کی نشانی ہے۔

مراقبہ یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کے فناہ ہونے سے ڈرے۔

مکاشفہ یہ ہے کہ اگر حق تعالیٰ پر بھی اٹھا دے تو اعتقاد میں ذرہ بھر بھی زیادتی نہ ہو۔

Marfat.com

نفس کی اتباع خدا کی گرفت ہے اور جو خدا کو یاد کرتا ہے۔ وہ اس کا محبوب ہے یہ تو بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اپنا محبوب بنالے اس پر خیر کے دروازے کھول کر شر کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔

ہر غرض اور ضرورت کیلئے ہمیشہ خدا کی طرف دیکھتے کسی انسان کے سامنے کبھی بھی اپنی غرض و غایت پیش نہ کرتے۔ ایک مرتبہ کسی توانگر نے کچھ رقم پیش کرنی چاہی تو اسے منع فرمایا کہ میں اس ڈر سے نہیں لیتا کہ تیری موت کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ زمین کا رزق مرگیا ہے لہٰذا اب تو میری ضروریات کی تکمیل فرما۔

ہر بات خدا کے اختیار میں ہے جب ہم اس سے محبت کرنے لگیں دل میں حرف اللہ ہی کو بسائیں اسی سے لو لگائیں ہر دم اسی کا ذکر کریں تو وہ پروردگار اپنے بندے کے دل سے ان تمام چیزوں کا خوف نکال دیتا ہے جسے تم جہنم جنت کے نام سے پکارتے ہو۔ میں تو خدا کی عبادت صرف اور صرف اس کی محبت کیلئے کرتا ہوں میرے دل میں نہ جنت کی خواہش ہے نہ جہنم کا ڈر۔ یہ خدا کی چاہت ہے جو مجھے اس کی طرف عبادت کیلئے مائل کئے ہوئے ہے۔

یہ بات یاد رکھو کہ جو شرنی سے مر سکتا ہے اس کو زہر دینے سے کیا حاصل؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت تہجد ۲۷ ذوالحجہ ۱۵۰ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک بوقت عصر ۳۰ رجب المرجب ۲۰۴

Marfat.com

ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس قرانہ مصر میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں جاکر باپ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت عبدالمطلب سے جا ملتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قریب ہونے کو کہا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈال دیا پھر فرمایا حق تعالیٰ تجھ پر فضل کرے۔ پھر میں نے اسی وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور میری انگلی میں ڈال دی، جس کی برکت سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم نے بھی مجھ میں سرایت کر لی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اہل مروت کیلئے دنیا میں آرام طلب کرنا ٹھیک نہیں، کیونکہ ایسے لوگ تمام زمانہ مصیبت میں رہتے ہیں۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

"اے محمد! تو عمل کو آٹا بنا اور علم کو نمک یعنی عمل کے مقابلے میں علم اتنا ہو جیسے آٹے میں نمک ڈالا جاتا ہے"

- ایک سید زادہ دروازہ پر کھیل رہا ہے جس وقت وہ میرے نزدیک آتا ہے تو میں اس کی تعظیم کیلئے اٹھتا ہوں کہ یہ جائز نہیں کہ فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک آئے اور میں اس کی تعظیم کیلئے نہ اٹھوں۔

الْمَاجِدُ ۔ الْوَاجِدُ الْقَیُّوْمُ ۔ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ ۔ الْمُمِیْتُ ۔ الْوَلِیُّ ۔ الْمُتَعَالِیْ ۔ الْبَرُّ ۔ التَّوَّابُ ۔ الْمُنْتَقِمُ ۔ الْعَفُوُّ ۔ الرَّءُوْفُ ۔ مَالِکُ الْمُلْکِ ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ الْمُقْسِطُ ۔ الْجَامِعُ ۔ الْغَنِیُّ ۔ الْمُغْنِیُ ۔ النَّافِعُ ۔ الضَّآرُّ ۔ الْهَادِیُ ۔ النُّوْرُ ۔ الصَّبُوْرُ ۔ الرَّشِیْدُ ۔ الْوَارِثُ ۔ الْبَاقِیْ ۔ الْبَدِیْعُ

جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور خوفِ خدا اس کو گناہ سے باز رکھے، اس کا مقام بہشت ہے۔

جو شخص نااہل کو علم سکھاتا ہے، وہ حقوق علم کو برباد کرتا ہے اور جو شخص حق دار سے علم چھپاتا ہے، وہ نہایت ظلم کرتا ہے۔

جس نے زندگی میں تیرے ساتھ نیکی نہ کی ہو اس کی موت پر تیری آنکھ کو رونا نہیں چاہیے۔

جب تیرے دوست کو حکومت مل جائے تو جس قدر محبت اس کو تیرے ساتھ پہلے تھی، اس کے بیسویں حصہ پر راضی ہو جا۔

زندوں کے مال مردوں جتنی آرزو کر یعنی تو ہرگز اس بات کا افسوس نہ کر کہ میں نے فلاں شخص جتنا مال جمع نہیں کیا کیونکہ جس نے جمع کیا وہ آخر چھوڑ کر گیا اور اسے کچھ حاصل نہیں ہوا، بلکہ اس بات کی آرزو کر کہ فلاں شخص نے جس قدر عبادت کی ہے کاش میں بھی کرتا۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص مردے پر حسد نہیں کرتا اس لئے زندوں پر حسد کرنا روا نہیں ہے۔ کیونکہ زندہ کو بھی ایک روز مرنا ہے۔

زکوٰۃ تین قسم کی ہوتی ہے۔ زکوٰۃ شریعت، زکوٰۃ طریقت اور زکوٰۃ حقیقت۔

(۱) زکوٰۃ شریعت یہ ہے کہ آدمی دو سو درہم میں سے پانچ درہم دے دے۔

(۲) زکوٰۃ طریقت یہ ہے کہ آدمی پانچ درہم رکھ لے اور باقی درہم دے دے۔

(۳) زکوٰۃ حقیقت یہ ہے کہ آدمی سب کچھ دے دے اور اس کے

Marfat.com

پاس کچھ نہ رہے۔

- ہر شخص کی نیت ایسی ہونی چاہئے کہ جو چیز اس کے پیٹ میں ہو اس کی قیمت یہ ہو کہ وہ اس کے پیٹ سے باہر نکلے یعنی دوسروں کو کھلانے میں اپنا فخر سمجھے۔

حضرت ابو سلیمان دارائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک بوقت تہجد ۱۱ محرم الحرام ۱۴۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ ۲۷ شعبان ۲۱۵ ہجری کو موضع داران میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اگر غفلت کرنے والوں کو اپنی غفلت کا نقصان معلوم ہو جائے وہ سب اس کے صدمے سے مرجائیں۔
- اگر معرفت کو ایک شکل قرار دے کر اس جگہ نگاہ جمالیں تو کوئی شخص بھی اس کے جمال رعنا کی تاب نہ لاسکے اور جان دیدے کیونکہ اس کی روشنی کے مقابل میں تمام روشنیاں اندھیر معلوم ہوتی ہیں۔
- آنکھوں کو رونے کی عادت ڈالو اور دل کو فکر کرنے کی۔
- اگر دو شخص آپس میں جھگڑنے لگیں تو ایک خاموش رہے گا تو دوسرے کا غصہ خواہ مخواہ ختم ہو جائے گا۔ اس طرح لڑائی کی طوالت دور رہے گی۔

Marfat.com

بندہ اس پر صبر نہیں کرتا جس کو کہ وہ دوست رکھتا ہے اور جس کو دوست نہیں رکھتا اس پر کیسے صبر کرے گا۔

بھوک عبادت کے لئے بہت ضروری ہے۔ دنیاوی امور میں غور و فکر کرنا آخرت کے لئے حجاب بن جاتا ہے۔

تصوف وہ ہے کہ آدمی پر جو کچھ بھی گزرے اسے حق تعالیٰ کی طرف سے جانے اور خدا کے ساتھ اس طرح رہے کہ سوائے اس کے کسی کو نہ جانے۔

پورے دن کی عبادت سے رات کو حلال روزی کا ایک لقمہ زیادہ افضل ہوتا ہے۔

جب عارفین کی چشم باطن وا ہوتی ہے تو ان کی ظاہری آنکھ معطل ہو جاتی ہے پھر ان کو ذات باری کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا اور اس وقت میں قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔

جو شخص نفس شناس نہ ہو اور جو شخص دنیا کو حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہے وہ بلند مرتبہ انسان ہوتا ہے۔

جس دل میں خوف نہ ہو وہ خراب ہوتا ہے۔

جب بندہ اخلاص اختیار کرتا ہے تو وہ بہت سے وساوس سے نجات پاتا ہے۔

جو دن کو نیکی کرتا ہے اسے رات کو اس کا بدلہ مل جاتا ہے۔

Marfat.com

جو شخص سچے دل سے خواہشات نفسانی سے باز آجاتا ہے حق تعالیٰ اس سے کریم تر ہے۔ کہ اسے عذاب میں نہ ڈالے اور اس کے دل کو سچائی کی راہ دکھاوے۔

جو شخص نکاح کرتا ہے یا سفر کرتا ہے یا حدیث لکھنے میں مشغول ہوتا ہے وہ یقیناً دنیا کی طرف مائل ہے البتہ نیک عورت جو دنیا سے نہیں ہے بلکہ آخرت سے ہے یعنی وہ شوہر کو آخرت کی طرف مشغول کرتی ہے۔

جو مال یا اہل و عیال حق تعالیٰ کو یاد سے باز رکھے وہ سب منحوس ہے۔

جس عمل سے تیرے دل کو دنیا میں لذت نصیب نہیں ہوتی، آخرت میں بھی اس کا کچھ ثواب نہ ہوگا۔ علامت قبول یہی ہے کہ اس کے کرنے سے دل میں لذت پیدا ہو۔

جب شکم سیر ہو جاتا ہے تو تمام دوسرے اعضاء شہوت کے بھوکے ہوتے ہیں اور جب شکم بھوکا ہوتا ہے تو اعضاء شہوت سے سیر ہوتے ہیں۔

جب ایماندار کا دل حق تعالیٰ کے ذکر سے منور ہوتا ہے تو وہ نور ہی اس کے دل کی غذا بن جاتا ہے۔

حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سوئے ہوئے عارف پر وہ اسرار ظاہر کرتا ہے جو نماز میں کھڑے ہونے والوں کو بھی میسر نہیں ہوتے۔

حق تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے یہ بات نہایت آسان ہے کہ حق تعالیٰ تیرے دل سے واقف ہے اور اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں کسی اور شے کو نہیں چاہتا۔

Marfat.com

حق تعالیٰ انس کو اپنی راحت و مسرت اس سے معاطت کو تجارت اور مسجد کو دوکان اور عبادت کو پیشہ اور قرآن شریف کو پونجی اور دنیا کو کھیتی اور قیامت کو اپنا ذخیرہ اور وہ رنج و مصائب جو اس کی راہ میں پیش آتے ہیں انہیں ثواب کا ذریعہ خیال کرتا ہے۔

خوش بخت ہے وہ شخص کہ جس کو تمام عمر بھر میں ایک قدم اخلاص پر چلنا نصیب ہوا ہے۔

خاموشی معرفت کے حصول کے لئے بہترین چیز ہے اور زیادہ گفتگو معرفت کی موت ہے۔ خاموشی اور غور و خوض کرنے سے معرفت کی راہیں روشن ہوجاتی ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ اچھی شے پر صبر کرنا ہے۔ جس کی تجھے خواہش نہیں اور دوسرے اس شے پر صبر کرنا ہے جس کی تجھے طلب نہیں اور تیرا نفس اس کا متلاشی ہے اور مجھے اس کے حصول پر آمادہ کرتا ہے لیکن حق تعالیٰ نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

زاہدوں کا قدم آخر متوکلوں کا قدم اول ہے۔

زبان کو نگاہ رکھنا مستحکم قلعہ ہے اور عبادت کا مغز بھوکا پن ہے۔ دنیا کی دوستی تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

زاہدوں کا آخری درجہ متوکلوں کے ابتدائی درجات کے برابر ہوتا ہے۔ صرف زاہد بن جانا کافی نہیں اس کے لئے عرفان بھی ضروری ہے اور توکل کا تعلق ہی عرفان سے ہوتا ہے۔

زبانی زہد بہتر ہے کیونکہ یہ دنیا مصیبتوں اور معصیتوں کی پیدا گیر ہے۔

Marfat.com

صدق کو اپنی سواری بناؤ اور حق کو تلوار اور حق تعالیٰ کو اپنی طلب کی غایت جانو۔

صبر سے علم میں ترقی ہوتی ہے اور تفکر سے خوف میں زیادتی ہوتی ہے۔

صبر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایسی چیز کا صبر جس کی ضرورت ہی نہ ہو۔

(۲) وہ چیز جس کی طلب ہو لیکن خدا کی خاطر اس سے پرہیز کیا جائے۔

علم میں اضافہ کرنے کے لئے عبرت حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور عبرت کا حصول ہی انسان کو غفلت سے بچاتا ہے اور اگر عبرت کی بجائے غور و فکر سے کام لیا جائے تو خوف میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

عارف کی باطنی آنکھیں کھلنے سے ظاہری آنکھیں بند ہو جاتی ہیں یعنی خدا تعالیٰ کے سوا اس کی نظر کس پر نہیں پڑتی۔

قیمتی اشیا کے مقابلے میں قیمتی اشیا کی تمنا نہ کرنے والا بھی زاہدوں میں شمار ہوتا ہے۔

کسی رات میں لقمہ حلال کھاؤں تو میں اس سے زیادہ اچھا سمجھتا ہوں بہ نسبت اس کے کہ تمام دن نماز پڑھوں۔

مومن کے دل کی راحت اس وقت ہوتی ہے جبکہ اس کا معدہ طعام

Marfat.com

سے پُر ہو اور وہ آخرت کی طرف مشغول رکھے۔

معرفت خاموشی سے زیادہ نزدیک ہے اور قیل و قال سے زیادہ دور ہے۔

وہ ایک آہ سرد جو کسی درویش کے دل سے نامرادی آرزو کے وقت نکلتی ہے وہ ہزار سالہ اطاعت و عبادت سے بہتر ہے۔

وہ تمام اشیاء جو خدا سے دور کرتی ہیں ان سے کنارہ کش ہونے والا شخص زاہد کہلاتا ہے۔

ہر شے کی نجات دنیا و آخرت میں خوفِ خدا پر ہے۔ اور جب رجا خوف پر غالب ہو تو دل میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اور جب خوف دل میں دائم ہو تو دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے۔

ہر شے کیلئے ایک زیور ہے، لیکن دل کا زیور صدق خشوع ہے۔

حضرت شیخ فتح بن علی موصلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ ۱۶ صفر ۱۲۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت تہجد ۱۰ ذوالحجہ ۲۲۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بغداد شریف میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل معرفت وہ قوم ہے کہ جب بھی وہ بات کرتے ہیں تو حق تعالیٰ ہی سے کرتے ہیں۔ اور جب عمل کرتے ہیں تو خدا ہی کیلئے کرتے ہیں اور جب طلب کرتے ہیں تو اسی کو طلب کرتے ہیں۔

جو شخص اپنے دل کو علم و حکمت اور مشائخین کے سخن سے باز رکھتا

Marfat.com

ہے' اس کا دل مرجاتا ہے۔

جو شخص دل پر ملازمت مواظبت کرتا ہے اس پر محبوب کی خوشنودی ظاہر ہوتی ہے۔ اور جو شخص اپنی خواہشات کے مقابلہ میں حق تعالیٰ کی رضا کو اختیار کرتا ہے تو اُسی سے حق تعالیٰ کی دوستی کا ظہور کرتی ہے۔

اور جو حق تعالیٰ کا آرزو مند ہوتا ہے وہ ماسوائے سے منہ پھیر لیتا ہے۔

کسی شخص نے صدق کا مطلب پوچھا فرمایا صدق ایسا مفہوم ہے کہ اگر اس پر میں بولنا شروع کروں تو کئی راتوں اور دنوں میں اس کا تفصیلی ذکر بیان نہ کر سکوں گا۔ اس شخص نے عرض کی کہ اس کے بارے میں کیسے جان سکوں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ایک لوہار کی بھٹی پر لے گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لال لال گرم لوہا نکالا اور اپنی انگلیوں کے ساتھ اٹھا لیا اور اسے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے فرمایا اس طرح گرم لوہے کو پکڑ لینا صدق ہے کیونکہ صدق کی طاقت سے صدیق کی انگلیوں اور ہاتھ میں لوہا برف ہو جائے گا۔

میں نے تیس ابدال کی صحبت اٹھائی سب نے یہی کہا کہ خلق کی صحبت سے بچو کم کھاؤ اور کم بولو۔

حضرت احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت عصر ۱۴ شوال ۱۸۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت مغرب یکم رجب ۲۳۲ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس نواح طائف میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا!

Marfat.com

انبیاء کرام نے موت کو اس لئے بُرا تصور کیا کہ وہ یاد الٰہی سے منقطع کر دیتی ہے۔

تضیع اوقات پر رونا مفید ہے اور حُبِ دنیا فقر کی دشمن ہے۔ اور جو نفس شناس نہ ہو وہ مغرور ہے اور غفلت و سنگدلی سے زیادہ بڑا کوئی عذاب نہیں۔

جب تک بندہ صدق دل سے اظہار ندامت نہ کرے۔ زبانی توبہ بے سود ہے۔

جب تک عبادت و ریاضت میں جد و جہد شامل نہ ہو تو اس وقت تک گناہ سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا اور اس عمل کے بعد ہی انس اور دیدار الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

عبادت کو مرغوب سمجھنے والا خدا کا محبوب ہوتا ہے اور جو خدا کو اس لئے محبوب سمجھتا ہے کہ اس سے حصول نعمت کرے تو وہ مشرک ہے۔ بلکہ خدا کو بلا کسی طمع کے محبوب تصور کرنے والا ہی اس کا محبوب ہوتا ہے۔

معرفت کی زیادتی عقل کی زیادتی پر موقوف ہے اور خائف رہنے والوں کا سہارا رجا ہے۔

حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ ۱۳ ذیقعد ۲۰۱ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح صادق ۱۰ محرم الحرام ۲۳۷ ہجری

Marfat.com

کو بغداد کہنہ میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- تین کام سخت مشکل ہیں۔
  (۱) تنگ دستی کے وقت سخاوت ۔
  (۲) ایسے شخص سے بات کہنا جس کا تجھے ڈر ہو۔
  (۳) خلوت میں پرہیز گاری ۔
- تم ہرگز عبادت و نیاز کی حلاوت حاصل نہ کرو گے جب تک کہ اپنے اور خواہشات نفسانی کے درمیان ایک دیوار نہ بنا لوگے۔
- جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں عزیز ہو تو اسے کہدو تین چیزوں سے دور رہے۔
  (۱) ایک تو یہ مخلوق سے حاجت نہ چاہے۔
  (۲) کسی کو برا نہ کہے۔ (۳) کسی کے ساتھ مہمان نہ جائے۔
- جس نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر سوائے دیگر اعضا کے صرف زبان سے ادا کیا اس کا شکر کم ہے کیونکہ
  (۱) آنکھ کا شکر یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی اچھی چیز دیکھے تو یاد رکھے اور پردہ پوشی کرے۔
  (۲) کان کا شکر یہ ہے کہ اگر نیک بات سنے تو یاد رکھے ورنہ بھول جائے۔
  (۳) ہاتھوں کا شکر یہ ہے کہ ان سے جودے یا لے وہ حق ہو۔
  (۴) پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کو علم و حلم اور اکل حلال سے پُر

Marfat.com

کرے۔

(۵) فرج کا شکر یہ ہے کہ اسے مباح جگہ پر استعمال کرے۔

(۶) پاؤں کا شکر یہ ہے کہ نیک کام ہی کی طرف چلے۔ جس نے ایسا کیا وہ پورا شاکر ہے۔

زہد ایک ایسا فرشتہ ہے جو سوائے خالی دل کے کہیں نہیں ٹھہرتا اور جب وہ ٹھہر جاتا ہے تو پھر اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اور چیز اس کے ساتھ ٹھہرے اور سب سے بہتر جو چیز بندہ کو دی گئی ہے وہ معرفت ہے۔

صوفی وہ ہے جس کا دل خدا کے ساتھ صاف ہو۔

عارف وہ لوگ ہیں جنہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور کوئی شخص ان کی عزت نہیں کرتا۔

فقیروں کی تین اقسام ہیں۔

(۱) ایک تو وہ ہیں جو کبھی بھی سوال نہیں کرتے اور اگر کوئی دے بھی دے تو نہیں لیتے اور لوگوں سے بھاگتے ہیں اور یہ گروہ روحانیوں کا ہے۔ کہ جب وہ خدائے واحد سے طلب کرتے ہیں اور جو کچھ چاہتے ہیں حق تعالیٰ ان کو دیدیتا ہے اور اگر یہ لوگ خدا کو قسم دیں تو فوراً" قبول کرلے۔

(۲) ایک اور قسم ہے جو سوال نہیں کرتے اگر کوئی شخص ان کو دے تو قبول کر لیتے ہیں اور یہ لوگ متوسط درجہ کے ہیں اور حق تعالیٰ کے ساتھ توکل پر قائم ہیں اور وہ یہ قوم ہے جو بہشت کے دسترخوان پر پاکیزہ محلوں میں بیٹھے گی۔

Marfat.com

(۳) تیسری قسم وہ لوگ ہیں جو صبر سے بیٹھتے ہیں اور جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے اپنے وقت کی حفاظت کرتے ہیں اور خواہشات نفسانی کو دور کرتے ہیں۔

- فقیر کو بغل میں لے اور زندگی کو صبر کے ساتھ گذار اور خواہش کو دشمن سمجھ اور ہوا و ہوس کی مخالفت کر اور اپنے گھر کو آج قبر سے بھی زیادہ خالی بنا اور تیرا گھر اس طرح ہووے کہ اس روز جب تجھے قبر سے اٹھائیں تو خوشی اور آسودگی سے حق تعالیٰ کے سامنے جا سکے۔
- ورع یہ ہے کہ تمام شبہات سے بچو اور ہر لمحہ نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔

حضرت شیخ ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک بوقت مغرب ۱۳ ذیقعد ۱۹۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت تہجد ۱۴ جمادی الثانی ۲۴۰ ہجری کو مصر میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :۔

- اہل تقویٰ کی صحبت سے لطف حیات حاصل ہوتا ہے۔
- اپنے ظاہر کو خلق کے اور باطن کے حوالے کر دو اور خدا سے ایسا تعلق قائم کرو کہ جس کی وجہ سے وہ تمہیں مخلوق سے بے نیاز کر دے اور یقین پر کبھی شکر کو ترجیح نہ دو اور جس وقت تک نفس اطاعت پر آمادہ نہ ہو بدستور اس کی مخالفت کرتے رہو اور مصائب میں صبر کرتے ہوئے

Marfat.com

زندگی کو یاد الٰہی میں گذار دو۔

انسان پر چھ چیزوں کی وجہ سے تباہی آتی ہے۔

(۱) اعمال صالحہ سے کوتاہی کرنا۔ (۲) ابلیس کا فرمانبردار ہونا۔

(۳) موت کو قریب نہ سمجھنا۔

(۴) رضائے الٰہی کو چھوڑ کر مخلوق کی رضا مندی حاصل کرنا۔

(۵) تقاضائے نفس پر سنت کو ترک کر دینا۔

(۶) اکابرین کی غلطی کو سند بنا کر ان کے فضائل پر نظر نہ کرنا۔

انس یہ ہے کہ دنیا و خلق سے وحشت کرے۔ لیکن حق تعالیٰ کے دوستوں سے وحشت نہ کرے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے انس رکھتے ہیں اس لئے کہ ان سے انس رکھنا حق تعالیٰ سے انس رکھنا ہے۔

وہ شخص نہایت بہتر ہے جس کے دل شعار تقویٰ ہو۔ صحت تھوڑا کھانے میں ہے اور صحت روح تھوڑے گناہ کرنے میں ہے۔

بلا گناہ باز رہنے کے استغفار پڑھنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔

بلا میں مبتلا ہو اور صبر کرے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ تعجب یہ ہے کہ بلا میں مبتلا ہو اور راضی رہے۔

بیماروں کی چار علامتیں ہیں۔

(۱) اطاعت سے حلاوت نہ ہو۔

(۲) حق تعالیٰ کا خوف نہ رہے۔

(۳) چیزوں کو نگاہ عبرت سے نہ دیکھے۔

(۴) جو علم سینہ میں آئے نہ سمجھ سکے۔

Marfat.com

توبہ کی دو اقسام ہیں۔

(۱) توبۂ انانیت۔ (۲) توبۂ استجابت۔

توبۂ انانیت یہ ہے کہ بندہ خوف عقوبت سے توبہ کرے

اور توبۂ استجابت یہ ہے کہ خدا سے شرم کرکے توبہ کرے اور ہر عضو کیلئے توبہ ہے۔ توبۂ دل ترک حرام کی نیت کرنا ہے اور توبۂ چشم حرام شدہ چیزوں کی طرف نہ دیکھنا ہے اور توبۂ کان ناجائز باتوں کا سننا اور ہاتھ کی توبہ ہاتھ منہیات سے باز رکھنا اور پاؤں کی توبہ ممنوعہ اشیاء یا ممنوعہ راستہ پر نہ چلنا ہے۔ شکم کی توبہ حرام چیزوں کا نہ کھانا اور شرم گاہ کی توبہ زنا و بدکاری سے بچنا ہے اور زبان کی فحش باتوں سے پرہیز کرنا ہے۔

تقویٰ یہ ہے کہ ظاہر کو گناہوں سے آلودہ نہ کرے اور باطن کو فضولیات سے بچائے اور حق تعالیٰ کے حضور میں استادہ رہے۔

حق تعالیٰ کے ساتھ انس رکھنے والوں کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اگر ان کو آگ میں جلایا جائے تو ذرہ بھر ان کی ہمت میں کمی نہ ہو' کیونکہ وہ حق تعالیٰ کے مونس ہیں اور عبادت کی کنجی فکر اور نفس و خواہشات کی مخالفتِ اندرونی کا ترک کرنا ہے۔ جو شخص دل سے فکر کرے گا وہ عالم الغیب کو روح کے ذریعہ سے دیکھے گا۔

خوف آتش فراق کے مقابلہ میں ایک قطرۂ پانی کی طرح ہے جو سمندر میں ڈال دیا جائے۔

شرم یہ ہے کہ اپنے کردہ گناہوں اور بدیوں کی دل میں دہشت اور خوف موجود ہو۔ دوستی باتوں پر آمادہ کرتی ہے۔ شرم خاموش رکھتی ہے

Marfat.com

اور خوف بے آرام رکھتا ہے۔

صوفی وہ ہے جب وہ باتیں کرے تو اس کی گفتگو اس کے حال کے مطابق ہو اور ایسی کوئی بات نہ کہے جو خود اس میں نہ ہو اور جب خاموش ہو تو اس کا معاملہ اس کے حال کی تعبیر ہو اور قطع خلائق اس کا حال ناطق ہو۔

صداقت خدا کی تلوار ہے جس چیز پر پڑتی ہے اسے کاٹ دیتی ہے۔

عارف کو خائف ہونا چاہیئے نہ کہ واصف یعنی جو معرفت سے اپنی تعریف کرے جو شخص ایسا ہو اسے عارف کہنا زیبا نہیں، کیونکہ عارف وہی ہے جو خوف کھاتا ہے۔

عارف ہر روز زیادہ سے زیادہ انکساری پر مائل ہوتا ہے کیونکہ ہر لمحہ وہ اپنے مالک حقیقی کے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔

عارف دیکھنے والا ہوتا ہے بغیر علم و مشاہدہ وصف کشف وحجاب کے کیونکہ در حقیقت عارف قریب رہتے ہیں بلکہ ذات باری سے واصل ہو جاتے ہیں ان کی گردش گردش حق ہوتی ہے اور ان کی باتیں حق کی باتیں ہوتی ہیں جو ان کی زبان سے نکلتی ہیں۔ ان کی نظر حق کی نظر ہوتی ہے جو ان کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔

معرفت کی تین اقسام ہیں۔

(۱) معرفت توحید ہے اور یہ عام مومنوں کو حاصل ہے۔

(۲) معرفت صحبت و بیان ہے اور یہ حکماء علماء کیلئے مخصوص ہے۔

(۳) معرفت صفات وحدانیت ہے اور یہ اہل ولایت کو حاصل ہے۔

جو اپنے دلوں سے حق کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ ان پر ایسے

Marfat.com

اسرار ظاہر فرماتا ہے جو جہان میں کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ حقیقت حق تعالیٰ کا اسرار اطلاع دینا ہے۔ جس کی وجہ سے لطائف انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ آفتاب کے نُور سے دیکھا جاسکتا ہے۔

وہ شخص نہایت بہتر ہے جس کا دل شعار تقویٰ ہو۔ صحت تھوڑا کھانے میں ہے اور صحت روح تھوڑے گناہ کرنے میں ہے۔

وجد دل میں ایک راز ہے اور سماع ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے حق تعالیٰ دلوں کو برانگیختہ کرتا ہے اور اپنی طلب پر حریص بناتا ہے جو اس کو حق کے ساتھ سنتا ہے وہ حق تعالیٰ کی جانب راہ پاتا ہے اور جو نفس کے ساتھ سنتا ہے وہ زندیق ہو جاتا ہے۔

یقین کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) ہر چیز میں حق تعالیٰ کی طرف نظر رکھنا۔

(۲) ہر کام میں اس کی طرف رجوع کرنا۔

(۳) ہر حال میں اس سے مدد چاہنا۔

Marfat.com

حضرت احمد حضرویہ بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ بوقت تہجد ۷ شوال ۱۵۰ ہجری کو گوکان میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت ظہر ۱۱ صفر ۲۴۰ ہجری کو بلخ میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس صحرائے بلخ میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ چشتیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اہل اخلاق خدا کے نزدیک محبوب ہوتے ہیں اور خدا کی محبت یہ ہے کہ تمام اسباب و وسائل کو خیرباد کہہ کر صدق کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔
- جب قلب نُور سے پُر ہوجاتا ہے تو اس کا نُور اعضاء سے بھی ظاہر ہونے لگتا ہے اور اگر باطل سے لبریز ہوتا ہے تو اس کی تاریکی بھی اعضاء سے ظاہر ہوتی ہے۔
- خواب غفلت سے خواب کوئی نہیں اور شہوت سے زیادہ قوی کوئی دوسری شے نہیں، لیکن غفلت کے بغیر شہوت کا غلبہ کبھی نہیں ہو سکتا۔
- خدا کے سوا ہر شے سے کنارہ کشی سب سے بڑی عبادت ہے۔
- زندگی میں ایسی میانہ روی ہونی چاہئے جو دین و دنیا دونوں سے مطابقت رکھتی ہو۔
- شاکی لوگ صابر نہیں ہو سکتے لیکن مضطرب کا زادِ راہ صبر ہے۔
- فقر تین چیزوں سے حاصل ہوتا ہے۔
  (۱) سخاوت (۲) تواضع (۳) ادب

احمدؐ رسول الملاحم شہیدؐ شہیرؐ عادلؐ خاتمؐ جرارؐ مدعوؐ خلیلؐ ترتیبؐ مطہرؐ مذکرؐ مبشرؐ مکرمؐ محترمؐ منیرؐ سراجؐ سیدؐ خاتم الرسل حکیمؐ کریمؐ یتیمؐ نبی الرحمۃ باطنؐ ظاہرؐ آخرؐ اقلؐ رسولؐ الرحمۃ مطیعؐ مبینؐ حقؐ معلومؐ قوی رسول الرحمۃ
شکورؐ حسیبؐ صفی اللہ حبیب اللہ امینؐ صادق نبی التوبہ نفیؐ مسعدؐ مجیبؐ خاتم الانبیاء کلیم اللہ عبد اللہ کاملؐ حافظؐ رؤفؐ رحیمؐ طٰہٰ یٰسین مزملؐ ولیؐ مدثرؐ متینؐ ممدنؐ طیبؐ ناصرؐ منصورؐ بمصباحؐ انورؐ
Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ❁ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ ❁ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِ الْوَالِیْ ❁ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ❁ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَلِیُّ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُغْنِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ❁ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ❁ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ ❁ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ❁ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

میں نے انسانوں کو جانوروں کی طرح چارہ کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ سن کر لوگوں نے پوچھا کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان انسانوں میں شامل نہیں تھے فرمایا شامل تو میں بھی تھا کہ وہ کھاتے ہوئے خوش ہو کر اچھل کود رہے تھے اور میں کھاتے ہوئے رُو رہا تھا۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات بوقت اشراق ۲۳ صفر ۱۶۴ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک بوقت چاشت ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بغداد شریف کہنہ میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائمہ اربعہ میں چوتھے امام تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا !

❁ اعمال کی مشقتوں سے چھٹکارا کا نام اخلاص ہے اور خدا پر اعتماد توکل ہے اور تمام امور کو خدا کے سپرد کر دینا رضا ہے۔

❁ زہد کی تین اقسام ہیں۔

(۱) ترک حرام اور یہ زہد عام ہے۔

(۲) ترک از حلال اور یہ زہد خاص ہے۔

(۳) ان چیزوں کا ترک کرنا جو حق تعالیٰ سے غافل کریں اور یہ زہد عارفاں ہے۔

❁ عوام کا زہد تو حرام اشیاء کو ترک کر دینا ہے اور خواص کا زہد حلال چیزوں میں زیادتی کی طمع نہ کرنا ہے اور عارفین کے زہد کو خدا کے سوا کوئی

Marfat.com

نہیں جانتا۔

- لوگوں نے پوچھا توکل کیا ہے؟ فرمایا : حق تعالیٰ پر اچھی طرح مضبوطی کے ساتھ بھروسہ رکھنا۔
- لوگوں نے پوچھا رضا کیا ہے؟ فرمایا : کاروبار کو حق تعالیٰ کے حوالے کر دینا۔
- لوگوں نے پوچھا اخلاص کیا ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ کہ اعمال کی آفتوں سے فلاح حاصل کرو۔
- میں نے دعا کی اور کہا الٰہی! تیرا تقرب کس چیز کے ذریعہ حاصل کرنا بہتر ہے فرمایا : میرے کلام سے یعنی قرآن شریف کی وساطت سے۔
- میں نے خدا سے خوف طلب کیا تو اس نے اتنا خوف عطا کر دیا کہ مجھے زوال عقل کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

حضرت ابو عبداللہ حارث محاسبی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم عصر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۲۴۳ ہجری میں بغداد میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

- احکام الٰہی کی بجا آوری کا نام صبر ہے اور مصائب پر شاکر رہنا اور ان کو منجاب اللہ تصور کرنے کا نام تسلیم ہے۔ اللہ کے دشمنوں سے انقطاع

Marfat.com

تعلق کا نام حیا ہے۔ ترک دنیا کا نام حُبِ الٰہی ہے۔ محاصبے سے ڈر کر گناہ نہ کرنے کا نام خوف ہے۔ مخلوق سے فرار کا نام اُنس خالق ہے اور جو مخلوق کے بُرا سمجھنے کے باوجود اظہار خوشی کرے اور اس کو صادق کہا جاتا ہے۔

- اسباب حق تعالیٰ کو قائم جاننا تفکر ہے۔
- اپنے رنج کا بوجھ کسی پر نہ رکھو اور اپنا بوجھ چاہے تھوڑا ہو یا بہت سب سے اٹھالو۔ چاہے تم اس کے محتاج ہو یا متغنی ہو۔
- انسان کو کبھی قسم نہیں کھانی چاہیئے۔ کبھی جھوٹ نہ بولے۔ وعدہ کرے تو اسے ہر حال میں پورا کرے۔ ظالم پر کبھی لعنت نہ بھیجے۔ کسی سے بدلہ نہ لے اور کسی کے حق میں بد دعا نہ کرے۔ کسی کے کفر و نفاق پر شاہد نہ بنے۔ گناہ سے کنارہ کشی اختیار کرے تو ظاہری اور باطنی طور پر کسی بھی طرح قصد گناہ نہ کرے۔ کسی کیلئے بار خاطر نہ بنے۔ دوسروں کو بار ختم کرنے میں مدد کرے۔ لالچ ختم کر دے اور دوسروں سے ناامید رہے۔ دوسروں کو اپنے سے بہتر تصور کرے۔ کسی بھی جاہ و مرتبت کی خواہش نہ کرے۔
- اگر وعدہ وفا کرسکتے ہو تو اس کے خلاف نہ کرو اور جہاں تک ہوسکے وعدہ نہ کرو۔ کیونکہ یہ بات ثواب سے زیادہ نزدیک ہے۔
- بلند درجہ کی تلاش نہ کرو اور فرزندان آدم میں سے کسی کو اپنے سے کمتر نہ جانو۔
- تمام مخلوق سے کلی طور پر طمع منقطع کر لو اور ہر ایک سے ناامید ہو جاؤ۔

اَلصَّبُوْرُ اَلرَّشِیْدُ اَلْوَارِثُ اَلْبَاقِیْ اَلْبَدِیْعُ اَلْهَادِیْ اَلنُّوْرُ اَلنَّافِعُ اَلْمُغْنِیُ اَلْمُغْنِیُ اَلْجَامِعُ اَلْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ اَلرَّءُوْفُ اَلْعَفُوُّ اَلْمُنْتَقِمُ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْمُتَعَالِیُ اَلْوَالِیْ اَلْبَاطِنُ اَلظَّاهِرُ اَلْآخِرُ اَلْاَوَّلُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْقَادِرُ اَلصَّمَدُ اَلْوَاحِدُ اَلْوَلِیْدُ جَلَّ جَلَالُهٗ اَلْحَیُّ اَلْمُعْطِیُ اَلْمُغْنِیُ اَلْهَادِیُ

اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّکُوْرُ اَلْعَلِیُّ اَلْکَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْکَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَکِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِیْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَکِیْلُ اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ

Marfat.com

تم یقین کر لو کہ جس نے میری ان باتوں پر عمل کیا تو وہ بامراد اور کامران رہے گا۔

حق تعالیٰ کو قسم سے نہ یاد کرو کہ وہ جھوٹی ہے یا سچی اور نہ ہی بھولے سے کبھی ایسا کرو۔ اور نہ ارادہ سے۔ دوسرے جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔

حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا علم اور عمل میں فضیلت کیسے حاصل ہے۔ فرمایا علم عمل سے فائق ہے۔ حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیرت زدہ ہو کر اس کی وضاحت چاہی تو فرمایا وہ اس طرح کہ ہم علم سے خدا کو پہچان سکتے ہیں۔ جبکہ عمل سے اس کو پا نہیں سکتے۔ عمل بندے کی صفت ہے اور علم خدا کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھڑی بھر کا تفکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ گویا دل کے اعمال' اعضا کے اعمال سے افضل ہیں۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ عالم کی نیند عبادت اور جاہل کی بیداری گناہ ہوتی ہے۔

حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ اس طرح خواب یا بیداری عالم کا دل تو مغلوب ہوتا ہے اور جب دل مغلوب ہو تو جسم بھی مغلوب ہو جاتا ہے پس غلبہ حق سے مغلوب دل مجاہدے کے باعث حرکات ظاہر پر غلبہ نفس کی نسبت بہتر ہے۔

صبر بلا کا نشانہ ہوتا ہے۔

کسی کو لعنت نہ کرو اگرچہ اس نے ظلم ہی کیا ہو۔

کسی کے حق میں بد دعا نہ کرو۔

کسی پر گواہی نہ دو نہ شرک کے ساتھ اور کفر اور نہ ہی نفاق کے

Marfat.com

ساتھ، کیونکہ یہ خدا کی دشمنی سے دُور تر ہے۔

- کسی گناہ کا ظاہر و باطن سے ارادہ نہ کرو۔ اور اپنے اعضاء کو تمام گناہوں سے پاک رکھو۔
- گفتار و کردار سے بدلہ کے خواہاں نہ بنو اور خدائے عزوجل کیلئے تحمل کرو۔

حضرت ابو تراب بخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز ہفتہ بوقت تہجد ۲۰ رمضان المبارک ۱۸۶ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت نصب شب ۱۷ جمادی الاول ۲۴۵ ہجری کو اصفہان میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ چشتیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اپنے خیال کی حفاظت کر اس لئے کہ تمام چیزوں کا مقدمہ ہے، کیونکہ جس کسی کا اندیشہ درست ہوگیا اس کے بعد جو کچھ بھی اس پر واقع ہوگا۔ افعال و احوال سے وہ سب درست ہوگا۔
- توکل یہ ہے کہ اپنے آپ کو دریائے عبودیت میں گرادے اور دل کو حق تعالیٰ کے ساتھ بندھا رکھے اگر وہ کچھ عطا کرے تو شکر گزاری کرے اور اگر کچھ لے لے تو صبر کرے۔
- جس شخص کے دل میں دنیا کی محبت ایک ذرہ بھر بھی ہو وہ حق تعالیٰ کی رضا تک نہیں پہنچتا۔

Marfat.com

جو شخص تین اشیاء کو دوست رکھتا ہے حالانکہ وہ تینوں چیزیں اس کی نہیں ہیں۔ نفس کو دوست رکھنا جو خدا کا بندہ ہے۔ روح کو دوست رکھنا وہ خدا کی ملکیت ہے اور مال کو دوست رکھنا وہ بھی خدا کی ملکیت ہے۔ اور جو تم دو چیزیں طلب کرتے ہو، لیکن تمہیں نصیب نہیں ہوتیں، شادی اور راحت یہ دونوں بہشت میں ہوں گی۔

جب بندہ صادق ہو جاتا ہے تو عمل میں حلاوت پاتا ہے قبل اس کے کہ عمل کرے اور اگر اخلاص بجا لاتا ہے تو اس عبادت میں حلاوت پاتا ہے۔ جس وقت وہ عبادت کرتا ہے۔

حق تعالیٰ سے وصال حاصل کرنے کیلئے سترہ مدارج ہیں۔ ادنیٰ اجابت اور اعلیٰ توکل۔

حق تعالیٰ نے علماء کو ہر زمانہ میں موافق اعمال اہل زمانہ کے بولنے والا بنا دیتا ہے۔

دلوں میں ایسا دل بھی ہے جو حق تعالیٰ کے فہم کے نور سے زندہ ہے۔

غنا کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے ہم جنسوں سے مستثنیٰ ہو اور حقیقت فقر یہ ہے کہ تو اپنے ہم جنسوں کا محتاج ہو۔

قناعت اختیار کرنا حق تعالیٰ کی قوت ہے۔

کوئی شے دل کی اصلاح کیلئے عبادت سے زیادہ نافع نہیں۔

کوئی شے عارف کو گمراہ نہیں کرتی، بلکہ تمام تاریکیاں اس سے روشن ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ سری سقطی اساس القضاء مبرم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۲۲ محرم الحرام ۱۰۶ ہجری کو بغدادمیں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات ۳ رمضان المبارک ۲۵۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بغداد شریف کہنہ میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- ادب دل کا مترجم ہے۔
- بندہ کامل نہیں ہوتا جب تک کہ دین کو اپنی خواہشات پر ترجیح نہ دے۔
- اللہ تعالیٰ کے بندہ سے ناراض ہونے کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) کثرت سے کھیلنا (۲) ٹھٹے کرنا (۳) غیبت کرنا

- تیری زبان تیرے دل کی ترجمان ہے اور تیرا چہرہ تیرے دل کا آئینہ ہے۔ تیرے چہرہ سے تیرے دل کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔
- تصوف تین معنی کا نام ہے۔

(۱) ایک تو یہ اس کی مغفرت نور ورع کو نہ بجھائے۔

(۲) علم باطن کے متعلق کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے کتاب ظاہر کا نقص لازم آتا ہو۔

(۳) اس کی کرامت وہ کام کرے کہ لوگ حرام سے محفوظ رہیں۔

- جس قلب میں کوئی اور شے مقیم ہوتی ہے وہاں یہ پانچ چیزیں داخل

Marfat.com

نہیں ہوتیں!

(۱) خوف (۲) رجا (۳) حیا (۴) اُنس (۵) محبت

اور ہر مقرب بارگاہ کو اس کے قرب کے مطابق ہی فہم عطا کی جاتی ہے۔

- جو گناہ خواہش کے سبب سے ہو اس کی بخشش کی امید ہو سکتی ہے اور جو گناہ تکبر کی وجہ سے ہو اس کی بخشش کی امید نہیں کیونکہ ابلیس کا گناہ بھی تکبر ہی سے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش خواہش کی بنیاد پر تھی۔
- جو اپنے نفس کی تادیب سے عاجز ہے وہ غیر کو کیا ادب دیگا۔
- جس شخص کو نعمت کی قدر نہیں ہوتی اس کی نعمت وہاں سے زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔
- جو حق تعالیٰ کا مطیع ہو جاتا ہے سب اس کے مطیع ہو جاتے ہیں۔
- جو لوگوں کی نظروں میں اپنے متعلق ایسی بات ظاہر کرتا ہے جو اس میں نہیں ہے وہ حق تعالیٰ کی نظروں سے گر جاتا ہے۔
- جو لوگوں سے زیادہ آمیزش رکھتا ہے وہ صدق سے بعید ہے۔
- جو شخص لوگوں کے ولی کہنے پر مطمئن ہو جائے وہ اپنے نفس کے ہاتھ میں گرفتار ہے۔
- حُسن و خُلق خلق کو نہ ستانے کو کہتے ہیں بلکہ مخلوق کا رنج، بلا کینہ و بدلہ لینے کے کرنا خلق میں داخل ہے۔
- خَلق کی صحبت کی وجہ سے حق تعالیٰ سے غافل نہ ہونا۔
- دل کی تین اقسام ہیں

(۱) ایک تو وہ ہیں جو پہاڑ کی مانند ہیں انہیں کوئی شخص اپنی جگہ سے

Marfat.com

نہیں ہلا سکتا۔

(۲) درخت کی طرح ہیں جو ہوا کی تیزی سے کبھی کبھی جھک جاتے ہیں۔

(۳) پَر کی طرح ہیں کہ ہوا کے جھونکے ان کو اِدھر اُدھر لئے پھرتے ہیں۔

زہد کا عیش اچھا نہیں کیونکہ وہ اپنے میں مشغول ہوتا ہے۔ عارف کا عیش اچھا ہے کیونکہ وہ اپنے سے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔

سوائے پانچ اشیاء کے تمام دنیا فضول ہے۔

(۱) روٹی اس قدر جس سے زندگی قائم رہے۔۔

(۲) پانی اتنا جس سے پیاس رفع ہوسکے۔

(۳) کپڑا اتنا جس سے ستر عورت ہوسکے۔

(۴) گھر جس میں رہائش ہوسکے۔

(۵) علم اتنا جس پر عمل ہوسکے۔

سب سے زیادہ قوت یہ ہے کہ یہ تجھے اپنے نفس پر غالب کرے۔

سب سے زیادہ عاقل و فہیم وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف کے اسرار سمجھتے ہیں اور ان اسرار پر غورو فکر کرتے ہیں۔

شوق عارفوں کا برترین مقام ہے۔

شک و گمان پر کسی سے علیحدہ نہ ہو اور بلا عقاب اس کی محبت سے علیحدہ نہ ہو۔

عارف وہ ہے جس کا کھانا بیماروں کے کھانے کی طرح ہے اور اس کا سونا سانپ کے کاٹے ہوؤں کی طرح ہے' اور اس کا عیش پانی میں غرق

Marfat.com

شدگان کی طرح ہے۔

عارف آفتاب صفت ہے جو سب پر چمکتا ہے اور زمین کی شکل ہے۔ جو تمام مخلوقات کا بوجھ اُٹھاتی ہے اور پانی نہر سے جس سے دلوں کی زندگانی ہے اور آگ رنگ ہے کہ تمام جہاں اس سے روشن ہو جاتا ہے۔

علامت زہد نفس کا آرام پکڑتا ہے طلب و تلاش سے اور اس چیز سے قناعت کرنا ہے جو بھوک کو زائل کرے اور ستر چھپانے والی چیزوں پر راضی ہونا ہے وہ نفس کا فضولیات سے نفرت کرنا اور مخلوق کو دل سے باہر نکال دینا ہے۔

عبادت کا سرمایہ زہد ہے اور دنیا سے دلگردانی سرمایہ قناعت ہے۔

گناہوں کا ترک کرنا تین وجہ سے ہے۔

(۱) دوزخ کے خوف سے۔ (۲) بہشت کی رغبت سے۔

(۳) حق تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے۔

معرفت عالم بالا سے پرند کی طرح اڑ کر نیچے آتی ہے اور ہر دل میں نھہرتی ہے۔ جس میں شرم و حیا ہو۔

معرفت کا شروع یہ ہے کہ دل کو بالکل خالی کرے صرف ایک یکتا اللہ کیلئے۔

نیک کردار لوگوں کے دل خاتمیت کے ساتھ خلق ہیں اور مقربین کے دل سابقیت کے ساتھ معلق ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نیکو کاروں کی نیک نامی مقربین کی برائیاں ہیں۔

ہر گناہ جو شہوت سے صادر ہو اس کی معافی کی امید ہے لیکن ہر گناہ جو تکبر سے پیدا ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

کی ذلت شہوت کی وجہ سے ہوئی اور شیطان کا گناہ تکبر سے ہوا۔ دونوں کے انجام میں فرق دیکھ۔

حضرت حاتم اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۱۱ ذوالحجہ ۱۵۵ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صدِ ملال بروز پیر بوقت عصر ۱۲ شعبان ۲۳۷ ہجری کو بلخ میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس نواح بلخ میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ چشتیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ایک روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالموں کے گروہ پر سے گزرے فرمایا کہ اگر تم میں تین چیزیں ہیں تو خیر ہے ورنہ تمہارے لئے دوزخ واجب ہے انہوں نے کہا کہ وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا:

(۱) ایک مسرت کرنا اس دن پر جو گزر جائے اور تم اس میں اطاعت نہ کر سکو اور اپنے گناہوں کا عذر چاہ سکو اگر تم آج کل کا عذر کرو گے تو آج کا عذر کب کرو گے۔

(۲) آج کے دن کو غنیمت جانو اور اپنے کاروبار کی درستگی میں از حد کوشش کرو یعنی حق کو عبادت سے خوش رکھو اور نفس امارہ کو اس کی نافرمانی سے ناخوش کرو۔

(۳) لوگوں کو آگ فرض کرو اور بلا ضرورت ان کے پاس نہ جاؤ اور جب ان کے قریب جاؤ تو آگ کی طرح ڈرو۔ اس بات سے ڈرو کہ

Marfat.com

کل تمہیں کیا ہوگا۔ نجات ہوگی یا ہلاکت۔

تین حالتوں میں موت سے ڈرو۔

(۱) کبر کی حالت۔ (۲) حرص کی حالت۔

(۳) اکڑ فون کی حالت۔

جو شخص دین کی راہ میں آئے اس کو تین قسم کی موت چکھنا چاہیے۔

(۱) موت الابیض وہ گرسنگی ہے۔ (۲) موت الاسود وہ احتمال ہے۔

(۳) موت الاحمر وہ خرقہ پہننا ہے۔

تین وقت تعہد نفس کرو۔

(۱) جب عمل کرو تو یاد رکھو کہ خدائے عزوجل دیکھ رہا ہے۔

(۲) جب بات کرو تو یاد رکھو کہ خدائے عزوجل سنتا ہے۔

(۳) جو کچھ تو کہتا ہے اور جب چپ کرے تو فریاد کرے کہ خدائے عزوجل جانتا ہے کہ کس لئے چپ ہے۔

جو شخص رات میں ایک منزل قرآن شریف اور حکایت مشائخ پڑھنا اپنے لئے لازم ٹھہرائے وہ اپنے ذہن کو سلامتی کے ساتھ نگاہ میں رکھ سکتا ہے۔

جلد بازی شیطان کا فعل ہے سوائے پانچ چیزوں کے۔

(۱) مہمان کے سامنے کھانا رکھنا۔ (۲) میت کی تجہیز و تکفین کرنا۔

(۳) نابالغہ دختر کا نکاح کرنا۔ (۴) قرض ادا کرنا۔

(۵) گناہ سے توبہ کرنا۔

جب تم کسی دوست کا حال دریافت کرو اور وہ کہے کہ میں فلاں چیز کا

Marfat.com

محتاج ہوں اور تم اس سے تغافل کرو اور اس کی ضرورت پوری نہ کرو تو اس کا حال دریافت کرنا اس کے ساتھ تمسخر ہوگا۔

جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو ظاہری وضو کرتا ہوں اور باطنی وضو کرتا ہوں۔ ظاہری وضو پانی سے اور باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں اور پھر مسجد میں داخل ہوتا ہوں اور مسجدِ حرام کو دیکھتا ہوں اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو اپنے دونوں ابروں کے درمیان میں رکھتا ہوں اور بہشت کو اپنے دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور صراط کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھتا ہوں اور ملک الموت کو اپنی پیٹھ پیچھے سمجھتا ہوں اور دل کو حق تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور پھر اسی وقت تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور نہایت حرمت کے ساتھ قیام کرتا ہوں اور ہیبت کے ساتھ قرات پڑھتا ہوں اور نہایت عجز کے ساتھ رکوع کرتا ہوں اور شکر کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں اور یہ میری نماز ہوتی ہے۔

حق تعالیٰ نے نجات تین چیزوں میں رکھی ہے:

(۱) فراغت آزادی میں مخلوق سے۔

(۲) مخلوق سے اخلاق ناامیدی میں۔

(۳) عذاب سے نجات اطاعت میں تاکہ حق تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ نجات کی امید پر رہے۔

دل کی پانچ اقسام ہیں۔

(۱) "مردہ" یہ کافروں کا دل ہے۔ (۲) "بیمار" یہ گنہگاروں کا دل ہے۔

(۳) "غافل" یہ شکم خوروں کا دل ہے۔

Marfat.com

(۴) "منقبہ" یہ جہودوں کا دل ہے۔

(۵) "صحیح" یہ ہوشیار دل ہے زیادتی اطاعت اور خوف مالک جبار کے ساتھ۔

شہوت تین قسم کی ہے!

(۱) کھانے کی شہوت۔ (۲) بات کرنے کی شہوت۔

(۳) دیکھنے کی شہوت۔

کھانے میں خدائے عزوجل پر اعتماد کو نگاہ رکھو اور بات کرنے میں راستی کو اور دیکھنے میں عبرت کی نگاہ رکھو۔

عبادت کی زینت خوف ہے اور خوف کی علامت امیدوں اور آرزوؤں کا مختصر کرنا۔

نفس کو چار جگہ سے باز رکھو۔

(۱) عمل صالح میں بے ریا۔ (۲) بات کرنے میں بے طمع۔

(۳) دینے میں بے احسان۔

(۴) حفاظت اور امانت میں بے بخل۔

حضرت محمد علی بن حکیم ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت تہجد ۱۶ ربیع الثانی ۱۵۳ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز ہفتہ بوقت نصف شب ۲۱ صفر ۲۵۵ ہجری کو اصفہان میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ او یسیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اولیاء فاقہ کشی سے نہیں ڈرتے بلکہ خطرات سے خوف زدہ رہتے ہیں۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ولی کو درجہ نبوت کیسے حاصل ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے۔ "میانہ روی اور دریائے صادقہ نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے"۔ اور جذب بھی جزو پیغمبری ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص رزق حلال استعمال کرتا ہے اس کو مدارج نبوت میں سے ایک درجہ عطا کیا جاتا ہے اور یہ دونوں اوصاف مجذوب میں بدرجہ اتم موجود ہوتے ہیں۔

برگزیدہ لوگ وہ ہیں جو جذبہ حق میں فنا ہو جائیں اور اہل ہدایت وہ ہیں جو تائب ہو کر خدا کا راستہ تلاش کریں۔

جب تک بندے میں نفس کی ایک رمق بھی باقی ہے اس کو آزادی میسر نہیں آسکتی۔

جن لوگوں میں کلام اللہ سمجھنے کی صلاحیت نہ ہو وہ دانشمند نہیں ہوتے۔

حصول دین کرنے والوں کا کام بغیر کوشش کے انجام پا جاتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارک کے سوا اسم اعظم کسی میں جلوہ فگن نہیں ہوا۔

چونکہ ضامن رزق خدا تعالیٰ ہے اس لئے اس پر توکل ضروری ہے۔

خدا سے خائف رہنے والا اسی کی طرف رجوع ہوتا ہے، حالانکہ جس شے سے خوف پیدا ہو اس سے دور رہ جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ جس کو اپنی طرف مدعو کرتا ہے اس کو مراتب بھی عطا ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ "جس کو اللہ چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا کر

Marfat.com

ہدایت عطا کرتا ہے"۔

زاہدین و علماء کا منکر قطعاً" کافر ہے۔

سو بھیڑئے بکریوں کے گلے کو اتنا پریشان نہیں کر سکتے جتنا کہ ایک شیطان پوری جماعتوں کو تباہ کر دیتا ہے اور سو شیاطین سے زائد مکار نفس ہے۔

شجاعت نام ہے محشر میں خدا کے سوا کسی سے وابستہ نہ ہونے کا اور صاحب عزت وہی ہے جس کو گناہوں نے ذلیل نہ کیا ہو اور آزاد وہ ہے جس کو حرص نہ ہو اور امیر وہ ہے جس پر ابلیس قابض نہ ہو سکے اور دانش مند وہ ہے جو صرف خدا کے لئے نفس کا مخالف ہو۔

قیامت میں حقوق العباد کا مواخذہ نہ ہونے کا نام تقویٰ ہے۔

مجذوب کے بھی کئی مدارج ہیں ۔ پہلے درجہ میں تہائی نبوت حاصل ہوتی ہے دوسرے میں نصف اور تیسرے میں نصف سے کچھ زیادہ اور جب وہ مدارج نبوت طے کرکے تمام مجذوبین پر سبقت لے جاتا ہے تو خاتم اولیاء ہو جاتا ہے۔

نفس شناسی ہی خدا شناسی کا ذریعہ ہے۔

نہ خدا کے سوا کسی دوسرے کا ذکر کرو نہ کسی کے سامنے عاجز بنو۔ کیونکہ یہ تصور کہ قلب لامتناہی غلط ہے بلکہ راہ متناہی شے ہے کیونکہ قلبی تقاضوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے مگر راہ کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

Marfat.com

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار متقدمین مشائخ میں سے ہوتا تھا۔ اور بہت زیادہ معمر ہونے کی وجہ سے اکثر و بیشتر تبع تابعین سے شرف نیاز حاصل ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- ادنیٰ یقین یہ ہے کہ جب وہ دل کو حاصل ہو تو دل اس سے پُر نُور ہو جائے اور پاک ہو جائے اور دل میں شکر اور خوف پیدا اور یقین حق تعالیٰ کی بزرگی و عظمت کی پہچان ہے اور یہ ممکن ہے کہ عظمت حق تعالیٰ کی معرفت ہے۔
- اگر دل کی اصلاح چاہتا ہے تو حق تعالیٰ سے زبان کی بندش طلب کر۔
- بزرگ ترین تواضع وہ ہے جو رکبر کو دور کرتی ہے۔
- پانچ اشیاء دل کی دوائیں ہیں۔

(۱) قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ (۲) پیٹ خالی رکھنا۔

(۳) اہل اصلاح کی صحبت میں بیٹھنا۔ (۴) شب کو نماز پڑھنا۔

(۵) صبح کے وقت زاری کرنا۔

- جو زیادہ عارف ہے وہ زیادہ ڈرتا ہے۔
- جو تھوڑے گناہ کو بے حقیقت خیال کرتا ہے وہ جلدی اس گناہ کے سبب سے مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔
- رجا کا نشان یہ ہے کہ جب انسان میں کوئی نیکی آتی ہے۔ تو اسے شکر کرنے کی توفیق ہوتی ہے تاکہ اسے حق تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں اسے نعمت کی امید ہو اور آخرت میں عفو کی۔

Marfat.com

زہد کے چار نشان ہیں۔

(۱) حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ۔ (۲) خلق سے بیزار ہونا ۔

(۳) محض حق تعالیٰ کیلئے مخلص ہونا ۔ (۴) بزرگی دین کیلئے ظلم و ستم کا برداشت کرنا۔

صاحبان مجاہد کے پاس صفائی اور صدق سے بیٹھو کیونکہ یہ لوگ دلوں کے جاسوس ہوتے ہیں۔

عمل کر اور یہ جان کہ نہیں ہے سوا تیرے کوئی زمین میں اور نہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی آسمان میں۔

عدل کی دو اقسام ہیں۔

(۱) ایک عدل ظاہر ہے جو تیرے درمیان اور خلق کے درمیان ہے۔

(۲) دوسرا عدل باطنی ہے جو تیرے درمیان اور حق تعالیٰ کے درمیان ہے۔

نافع ترین اخلاص وہ ہے جو تجھ سے ریا۔ تکلف اور آراستگی کو دور کرے۔

حضرت یحییٰ معاذ الرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز منگل ۱۴ رمضان المبارک ۱۸۸ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت عصر ۱۲ محرم الحرام ۲۵۸ ہجری کو نیشا پور میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

ایمان کی ایک ساعت کئی سال کے کفر کو محو کرنے سے عاجز نہیں تو ستر سال کا ایمان ستر سال کے گناہ کو محو کر دینے سے کب عاجز ہو گا۔

اولیاء اللہ کی تین صفات ہیں۔

(۱) تمام چیزوں میں حق تعالیٰ پر اعتماد کرنا۔

(۲) تمام چیزوں سے بے نیاز ہونا۔

(۳) ہر چیز میں اس کی طرف رجوع کرنا۔

ایمان تین اشیاء سے ہے۔

(۱) خوف (۲) رجا (۳) محبت

خوف کے ضمن میں ترک گناہ ہے تاکہ تجھے آگ سے رہائی نصیب ہو رجا کے ضمن میں طاعت میں غور فکر کرنا ہے تاکہ تجھے بہشت میں درجات حاصل ہوں اور محبت کے ضمن میں مکروہات کا گمان کرنا ہے تاکہ حق تعالیٰ کی رضا مندی حاصل ہو۔

اگر موت کو طشت میں رکھکر فروخت کیا جاتا تو آخرت والوں کیلئے یہی اچھا ہوتا تاکہ اس کے سوا کسی اور دوسری شے کی خریداری نہ کرتے۔

اگر عارف حق تعالیٰ کا ادب ملحوظ نہ رکھے تو فوراً ہلاک ہو جائے۔

آخرت کے مرید کا دل سوائے چار جگہوں کے اور کسی جگہ ساکن نہیں ہوتا۔

(۱) گھر کے کونہ میں۔ (۲) کسی مسجد میں۔

(۳) کسی قبرستان میں۔

(۴) کسی ایسی جگہ جہاں اسے کوئی دیکھ نہ سکے۔

ایک سیاہ دانے کے برابر دوستی ستر برس کی عبادت بے دوستی کے برابر

Marfat.com

ہے۔

- اعمال تین خصلتوں کے محتاج ہیں۔

(۱) علم (۲) نیت (۳) اخلاص

- اللہ تعالیٰ کی قسم ہے وہ گناہ جس میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی ضرورت پڑے اس نیکی سے اچھی ہے جس سے تو لوگوں پر فخر کرے۔
- اگر عبادت پرندہ ہوتی نماز اور روزہ اس کے پَر ہوتے۔
- تین قوموں سے پرہیز کرو۔

(۱) غافل علماء سے ۔ (۲) کاہل قاریوں سے۔

(۳) جاہل صوفیوں سے ۔

- بندہ ندامت کی وجہ سے حیا کرتا ہے اور حق تعالیٰ کرم کی وجہ سے حیا کرتا ہے۔
- بندہ کا گمان حق تعالیٰ کی رحمت پر اس قدر ہوتا جس قدر اسے حق تعالیٰ کی معرفت ہوتی ہے۔
- بندہ اگر حق تعالیٰ کا انصاف نفس سے ادا کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔
- بھوک کا رہنا ایک نور ہے اور سیر ہو کر کھانا ایک نار ہے۔ اور خواہش لکڑیوں کی مانند ہے جن سے آگ پیدا ہوتی ہے۔
- بھوک کا رہنا مرید کیلئے ریاضت اور تائب کیلئے تجربہ اور زاہد کیلئے سیاست ہے اور عارف کیلئے بخشش ہے۔
- توکل غلامی سے آزاد کرتا ہے اور اخلاص سے نیک بد سے نکال سکتے ہیں اور احکام خدا کی رضا سے زندگی خوشی سے بسر کرتے ہیں۔

Marfat.com

توبہ کرنے کے بعد گناہ کرنا توبہ کرنے سے پہلے ستر گناہوں کے برابر ہے۔

تین اشخاص عقلمند ہیں۔

(۱) جو تارک الدنیا ہے۔

(۲) جو موت سے پہلے قبر کا سامان مہیا کرتا ہے۔

(۳) جو حق تعالیٰ سے واصل ہونے سے پہلے اس کو رضا مند کرتا ہے۔

تین اقوام ہیں۔

(۱) زاہد (۲) مشتاق (۳) واصل

زاہد جس سے علاج کرتا ہے مشتاق شکر سے علاج کرتا ہے اور واصل ولایت سے معاملہ کرتا ہے۔

توکل غلامی سے آزاد کرتا ہے اور اخلاص سے نیک بد سے نکال سکتے ہیں اور احکام خدا کی رضا سے زندگی خوشی سے بسر کرتے ہیں۔

تواضع بلند ترین پرہیز گاری ہے۔

توحید نور ہے اور شرک نار ہے۔ نور توحید تمام گناہوں کی آگ کو بجھاتا ہے اور شرک آگ مشرکین کی تمام نیکیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

توبہ نصوح کی تین علامات ہیں۔

(۱) کم کھانا مگر واسطے روزہ کے۔ (۲) کم سونا واسطے نماز کے۔

(۳) کم بولنا مگر خدائے عزوجل کیلئے۔

جہان میں عبرت کے انبار ہیں اور جو شخص عبرت حاصل نہیں کرتا اس

Marfat.com

کیلئے جہان میں ذرا سی عبرت نہیں۔

جو شخص عبرت قبول نہیں کرتا وہ معائنہ سے بھی نصیحت نہیں قبولتا اور جو شخص عبرت پذیر ہونے والا ہے وہ نصیحت سے معائنہ ہی کے سبب بے پروا ہو جاتا ہے۔

جو پوشیدہ طور پر حق تعالیٰ کی خیانت کرتا ہے حق تعالیٰ اس کی ظاہر میں پردہ داری کرتا ہے۔

جس کی توانگری حق تعالیٰ پر ہے وہ ہمیشہ توانگر ہے اور جس کی توانگری اپنے کسب کے بھروسہ پر ہے وہ ہمیشہ فقیر ہے۔

جو شخص خدا کو دوست رکھتا ہے وہ نفس کو دشمن سمجھتا ہے۔

جو شخص دنیا میں جس چیز کو دوست رکھتا ہے وہ قیامت کے روز اس کے تعاقب میں ہوگی۔

جب تک تو معرفت کا حق پورا پورا ادا نہ کریگا وہ تیرے دل میں راہ نہ پائیگی۔

حق تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان تمام لوگوں سے بہتر ہے۔

حق تعالیٰ کا ذکر تمام گناہوں کو غرق کر دیتا ہے اور اس کی رضا آرزوؤں کو غرق کر دیتی ہے اور اس کی جب حیرت و دہشت میں مبتلا کرتی ہے اس دوستی ماسوائے کو فراموش کر دیتی ہے۔

حق تعالیٰ کے ساتھ باتیں زیادہ کرو اور بندوں کے ساتھ کم کرو۔

حق تعالیٰ ایسے زاہد سے پناہ مانگتا ہے جو اپنے معدہ کو رنگ برنگ کے کھانوں سے فاسد کرتا ہے۔

خوف دل میں ایک درخت ہے اور دعا زاری اس کا پھل ہے جب

Marfat.com

آدمی خائف ہوتا ہے تو تمام اعضاء عبادت کو قبول کرتے ہیں اور نافرمانی سے پرہیز کرتے ہیں۔

دنیا ایک خواب کی طرح ہے اور آخرت بیداری۔

دنیا داروں کی خدمت کرنے والے لونڈی غلام ہیں اور آخرت والوں کی خدمت کرنے والے نیک لوگ آزاد اور بزرگ ہیں۔

دنیا شیطان کی دوکان ہے زنہار اس سے کوئی شے نہ چرانا مبادا وہ اس کے بدلے میں تیرا دین چھین لے۔

دنیا ابلیس کی شراب ہے جو اس کو پیتا ہے اس کا نشہ سوائے آخرت کے دفع نہ ہوگا۔

دنیا دلہن کی مانند ہے اور اس کا مطلب مشاطہ ہے۔

دنیا کمانے میں نفس ذلیل ہوتا ہے اور بہشت کے حصول میں نفس عزت حاصل کرتا ہے' جو ہمیشہ رہے گی۔

درم و دینار سانپ بچھو ہیں جب تک تو منتر نہ سیکھ لے ان پر ہاتھ مت ڈال ورنہ انکا زہر ہلاکت کا باعث ہوگا۔

دنیا کا طالب ہمیشہ ذلت اور مصیبت میں ہے اور آخرت کا طالب عزت و اطاعت میں ہے اور متلاشی حق ہمیشہ آرام و آسائش میں ہے۔

دین طمع سے ضائع ہوتا ہے اور ورع سے باقی رہتا ہے۔

درویش کی خوراک وہی ہے جو اسے میسر آئے۔ اس کا لباس وہی ہے' جو اسے ڈھانپ لے۔ اس کی رہائش وہی ہے جہاں وہ قیام کرے۔ تمام دنیا ان تین آفات میں مبتلا ہے اور تینوں کی ہوس ہمیں مصروف کار رکھتی ہے یہ ظاہری صورت ہے حقیقی معنوں میں درویش کی خوراک وجد

Marfat.com

ہے اس کا لباس پرہیز گاری ہے اور اس کی جائے رہائش عالم غیب ہے۔

زہد کے تین حروف ہیں۔ ز۔ ہ ۔ د ۔

زے' سے مراد ترک زینت ۔

ہ' سے مراد ترک ہوا ۔

اور د' سے مراد ترک دنیا ہے۔

طالبوں کی بلند ترین منزل خوف ہے اور واصلوں کی بدترین منزل حیا و رجا ہے۔

طاعت خدا کا خزانہ ہے اور دعا اس کی کنجی ہے۔

عارف وہ ہوتا ہے جو ذکر الٰہی سے زیادہ کسی شے کو دوست نہیں رکھتا۔

فوت موت سے زیادہ سخت ہے۔ موت علیحدہ ہوتی ہے خلق سے اور فوت علیحدہ ہوتا ہے حق سے۔

کوئی شخص اپنے نفس کیلئے ترک گناہ نہیں کرتا ہے' بلکہ حق تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ حق تعالیٰ اسے دیکھتا ہے اور اسلیئے اسے اس چیز کیلئے منع فرما دیا ہے۔ پس وہ اس لئے گناہ سے نفرت کرتا ہے نہ کہ اپنے لئے۔

لوگوں نے پوچھا منتر کیا ہے فرمایا۔

(۱) آمدنی حلال سے ہو۔ (۲) خرچ حق پر ہو۔

مومن کے ساتھ تین کام کرنے چاہئیں۔

(۱) اگر تو اسے فائدہ نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچا۔

(۲) اگر تو اسے خوش نہ کر سکے تو خفا بھی نہ کر۔

Marfat.com

(۳) اگر تجھ سے اس کی تعریف نہ ہو سکے تو برائی بھی نہ کر۔

وہ شخص نقصان اور خسارہ میں ہے جو اپنے وقت کو بیہودہ باتوں میں گزارتا ہے اور اپنے اعضاء کو ہلاکت پر مسلط کرتا ہے۔

ورع کی دو اقسام ہیں۔

(۱) ظاہری (۲) باطنی

ورع ظاہری سوائے خدا کے کسی طرح حرکت نہیں کرتا اور ورع باطنی سوائے کے حق تعالیٰ کے دل میں کسی دوسرے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

ہر شے کیلئے زینت ہے اور عبادت کی زینت خوف اور خوف کی زینت آرزو اور امیدوں کا کوتاہ کرنا ہے۔

یہ سب سے بڑی حماقت ہے کہ کام دوزخ کے کرو اور طمع بہشت کی رکھو۔

سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات ۵ ربیع الاخر ۸۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر ۱۵ شعبان ۲۶۱ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بسطام میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نقشبندیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی محبت فرض اور دنیا کا ترک سنت ہے۔

بلا شبہ میں نے اساتذہ اور علماء سے علوم دینوی اور دنیاوی سیکھے ہیں

Marfat.com

لیکن در حقیقت یہ رہنمائی اور فیض مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ دیگر مشائخ اور بزرگوں سے علم اپنے جیسے لوگوں اور بزرگوں سے سیکھا تبھی ان کا علم باقی نہیں رہا جبکہ میں نے علم خدا سے حاصل کیا اس لئے میرا علم زندہ ہے۔

اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے علم کا ماخذ خدا کی بخشش ہے۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے متعلق فرمایا۔

"بایزید ہمارے درمیان وہی فضیلت رکھتے ہیں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیگر ملائکہ پر ہے۔"

- بہشت کو بغیر عمل کے طلب کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے۔
- بھوک ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت کی بارش کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا۔
- تواضع یہ ہے کہ درویشوں سے تواضع کرے اور امیروں سے تکبر۔
- توکل یہ ہے کہ تو زندگانی کو ایک دن کیلئے جانے اور کل کی فکر نہ کرے۔
- تو راستہ سے اٹھ جا خود بخود حق تک پہنچ جائیگا۔
- جو شخص حق کو حق کے ساتھ پہچانتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو شخص حق کو اپنے سے پہچانتا ہے وہ فانی ہوتا ہے۔
- جس نے حق تعالیٰ کو پہچان لیا وہ آگ کیلئے عذاب ہوگیا اور جس نے اسے نہ پہچانا آگ اس کیلئے عذاب ہے۔
- جس نے خواہشات کو ترک کر دیا وہ حق تعالیٰ تک پہنچ گیا اور دوسرا حق تعالیٰ کا عارف ہے۔ وہ جاہل ہے اور جو حق تعالیٰ کا جاہل ہے وہ

Marfat.com

عارف ہے۔

- جو شخص خواہشات کی کثرت سے اپنے دل کو مردہ بنائے اس کو لعنت کے کفن میں لپیٹو اور ندامت کی زمین میں دفن کرو۔ اور جو شخص اپنے نفس کو خواہشات سے باز رکھتا ہے اس کو رحمت کے کفن میں لپیٹو اور سلامتی کی زمین میں دفن کرو۔
- جو نیکی فی الفور کسی نور یا علم کا پھل نہ دے اس کو نیکی نہ تصور کر اور جس گناہ کے بعد فوراً اللہ تعالیٰ کا خوف اور توبہ میسر آجائے اس کو گناہ نہ تصور کر۔
- جو گن کر کام کرتا ہے اس کا اجر بھی گن کر ملتا ہے۔
- جب تک کوئی شخص لا الٰہ الا اللہ کی وادی کو طے نہ کرے گا اس وقت تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچ سکے گا۔
- جو شخص اپنے نفس کو برا نہیں سمجھتا وہ کسی کام کا نہیں۔
- جو مرید نعرے لگاتا ہے اور شور و فریاد کرتا ہے وہ ایک چھوٹے حوض کی مانند ہے اور جو خاموش ہے وہ موتیوں سے بھرے ہوئے دریا کی طرح ہے۔
- حق تعالیٰ کی ذرہ بھر معرفت عارف کے دل کو وہ لذت دیتی ہے کہ بہشت کے ایک لاکھ محل اس کے مقابلہ میں ہیچ معلوم دیتے ہیں۔
- حق کو یاد کرنا نفس کو فراموش کرنا ہے۔
- حق تعالیٰ جسے اپنا دوست بناتا ہے انہیں خصلتیں عطا کرتا ہے۔ دریا کی سخاوت کی طرح سخاوت۔ آفتاب کی طرح شفقت اور زمین کی طرح تواضع۔

Marfat.com

حق تعالیٰ تک وہی پہنچتا ہے جس نے حرمت کی حفاظت کی اور جس نے حرمت کو ترک کر دیا وہ راہ خدا سے بے راہ ہو گیا۔

خلقت کی ہلاکت کے دو سبب ہیں۔ اول مخلوق کی عزت نہ کرنا دوسرے خالق کا ناشکر گزار ہونا۔

دنیا داروں کیلئے غرور در غرور ہے اور آخرت والوں کیلئے آخرت سرور در سرور ہے اور معرفت کی شاخ ترو تازہ ہے۔ کسی کی امید کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچا۔

راحت اور آرام کا دروازہ اپنے اوپر بند کرنا تصوف ہے۔

طریقت میں دخل ہوتا تو شریعت کے خلاف عمل نہ کرتا۔

عارف کا سب سے کمتر درجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی صفات اس میں پائی جائیں۔

عارف اڑنے والا ہے اور زاہد سیر کرنے والا۔

عارفوں کا نفاق مریدوں کے اخلاق سے بہتر ہے۔

کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ کا مرشد کون ہے؟ فرمایا : ایک بوڑھی عورت۔ میں ایک مرتبہ جنگل میں تھا ایک بڑھیا سر پر آٹا اٹھائے آرہی تھی۔ تھکاوٹ اور پیراں سال کی وجہ سے وہ بوجھ اٹھانے سے قاصر تھی۔ چنانچہ مجھے کہا کہ میں یہ آٹا اس کے گھر پہنچا دوں۔ اسی اثنا میں ایک شیر آگیا میں نے آٹا شیر کی کمر پر رکھ کر بڑھیا سے کہا کہ آٹا تو یہ شیر تمہارے گھر پہنچا دے گا مگر اس سلسلہ میں لوگوں سے کیا کہیں گی بڑھیا نے جواب دیا کہ میں کہوں گی کہ آج جنگل میں میری ملاقات ایک خود نما ظالم سے ہوئی۔ اس پر بڑھیا سے کہا کہ نیک خاتون تو نے مجھے خود

Marfat.com

نما ظالم کیوں کہا۔ اس نے کہا جب شریعت نے شیر کو مکلف نہیں بنایا تو تم اپنا بوجھ ایک غیر مکلف کی پشت پر کیوں لاد رہے ہو۔ تم ایسا کر کے لوگوں پر اپنی کرامت ظاہر کر رہے ہو۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہ کرلی۔

گناہ تمہارے لئے اس قدر مضر نہیں جس قدر ایک مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا مضر ہے۔

ماں کی خدمت اور رضا جوئی ہر کام پر فوقیت رکھتی ہے جو کچھ باہر جا کر مجاہدوں اور ریاضتوں میں تلاش کرتا رہا وہ ماں کی خدمت میں مل گیا۔

مجاہدہ میں تمام کوششیں کر کے حق تعالیٰ کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہیے نہ کہ اپنے اعمال پر۔

میں نے چار چیزوں کو دنیا میں تلاش کیا اور نہ پایا۔

(۱) عالم بے طمع (۲) موافق یار

(3) طاقت بے ریا (۴) لقمہ حلال

نیک بخت وہ ہے کہ نیکی کرے اور کنوئیں میں ڈالے۔ بد بخت وہ ہے کہ بدی کرے اور مقبولیت کی امید رکھے۔

نفس ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ باطل کی طرف رُخ کرتا ہے۔

حضرت ابو حفص حدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار ۱۲ رجب المرجب ۱۹۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار ۱۸ شعبان ۲۶۵ ہجری کو جدہ میں ہوا، جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

Marfat.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اہل و عیال کیلئے سب سے بڑی شے خدا تعالیٰ کے ساتھ نگہبانی ہے۔
- ایسے وقت میں ترک اشیاء کرنا جبکہ خود بھی حاجتمند ہو۔
- اس وقت تک فقر درست نہیں جب تک کہ کسی شے کے دینے کو لینے سے عزیز نہ رکھے۔
- بندہ توبہ کرنے میں کسی کام پر نہیں ہے اس لئے کہ توبہ وہ حلال ہے جو اس کی طرف آئے نہ کہ وہ اس سے آئے۔
- جو اپنے نفس سے اخلاص کرتا ہے وہ ولی ہے۔
- جو اپنے آپ کو رضا کی آنکھوں سے دیکھتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے۔
- جو دیکر نہیں لیتا ہے وہ مرد ہے اور جو دیکر لیتا ہے وہ اندھا ہے۔ اور جو لیتا ہے اور نہیں دیتا وہ مکھی ہے۔
- جو تمام حالتوں اور وقتوں میں اپنے آپ کو مہتم نہیں کرتا وہ مغرور ہے۔
- حق تعالیٰ کے ساتھ بے پرواہی خوف ہے اور کنجوس کے ساتھ بے پرواہی بُری ہے۔
- خوف دل کیلئے چراغ ہے اور دل میں جو کچھ خیر و شر ہو اس سے دیکھا جاسکتا ہے۔
- در حقیقت اندھا وہ ہے جو حق تعالیٰ کو اشیاء کے ذریعے سے دیکھے اور اشیاء کو حق تعالیٰ کے ذریعہ سے نہ دیکھے اور بینا وہ ہے جو موجودات کو حق تعالیٰ سے دیکھتا ہے۔
- عبادت ظاہر میں سرور ہے لیکن حقیقت میں غرور ہے اس لئے کہ

Marfat.com

سبقت حاصل کرنے کا گمان ہوتا ہے۔

لوگوں نے پوچھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کو کیوں دشمن خیال کرتے ہو جواب دیا یہ ایک ایسی جگہ ہے کہ ہر ساعت بندہ کو دوسرے گناہ میں مبتلا کرتی ہے۔

حضرت شاہ شجاع کرمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ بوقت صبح صادق ۱۸ شعبان ۱۵۸ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز ہفتہ بوقت عصر ۲۶ جمادی الاول ۲۷۰ ہجری کو کشمیر میں ہوا۔ جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اہل فضل کا فضل اور اہل ولایت کی ولایت اُسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک وہ اپنے فضل اور ولایت کو فضلِ ولائیت تصور نہیں کرتے۔
- خوفِ الٰہی کا مفہوم ہمیشہ خائف رہتا ہے اور سب سے بڑا خائف وہ ہے جو دکھاوے کے لئے حقوق اللہ کی تکمیل نہ کرتا ہو۔
- دنیا کو چھوڑ دیا تو سمجھ لو کہ تم نے توبہ کرلی اور اگر خواہشات نفسانیہ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو سمجھ لو کہ تم مراد کو پہنچ گئے۔
- صدق کی تین علامتیں ہیں اول دنیا سے نفرت دوم مخلوق سے دوری سوم خواہشات پر غلبہ حاصل کرنا۔
- صبر کی تین علامتیں ہیں:

(۱) ترک شفاعت۔ (۲) صدق رضا۔ (۳) قبولیت

Marfat.com

رضا۔

فقر خدا کا ایک راز ہے اور جب تک فقراء اس کو پوشیدہ رکھتے ہیں امین ہوتے ہیں اور افشائے راز کے بعد ان کا فقر سلب کرلیا جاتا ہے۔

میری مثال اس زندہ مرغ کی سی ہے جس کو سیخ پر لگا کر آگ میں رکھ دیا جائے اور چاروں طرف سے آگ دھکائی جائے۔

حضرت حمدون قصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت مغرب ۱۹ ذیقعد ۱۷۶ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات بوقت مغرب ۱۱ رمضان المبارک ۲۷۱ ہجری کو ہرات میں ہوا۔ جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قصاریہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بندے کی تعریف یہ ہے کہ جو خدا اور اس کی عبادت کو محبوب تصور کرے۔

تواضع سے فقر حاصل ہوتا ہے اور تواضع کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو اپنے سے ذلیل تصور نہ کرے۔

توکل کی تعریف یہ ہے کہ مقروض ہونے کی صورت میں بجائے بندے کے خدا سے اس کی ادائیگی کی امید رکھو۔ اور اپنے امور خدا کے سپرد کرنے سے قبل ضروری ہے کہ حیلہ و تدبیر بھی اختیار کی جائے۔

تین چیزیں ابلیس کے لئے درجہ انبساط ہیں۔

Marfat.com

(۱) اول کسی دین دار کا قتل۔

(۲) کسی شخص کا حالت کفر میں مرنا۔

(۳) درویشی سے فرار۔

✿ خود کو سب سے بدتر تصور کرتے ہوئے کبھی کسی بدمست کی جانب اس خوف سے نظر نہ ڈالو کہ کہیں تم بھی بدمستی کا شکار نہ ہو جاؤ اور ہمیشہ بیم و رجا کو اپنا مسلک بنائے رکھو۔

✿ خود کو اس لئے کمتر تصور کرو کہ دنیا تمہاری عزت کرے۔

✿ زاہد کا مفہوم یہ ہے کہ عطا کردہ شے پر قانع رہ کر کبھی زیادہ کا طلب گار نہ ہو۔

✿ زیادتی کی طلب باعث کلفت ہوا کرتی ہے۔ اور نفس کو اچھا سمجھنا اس لئے تکبر پیدا کر دیتا ہے کہ اتباع نفس بندے کو اندھا کر دیتی ہے۔

✿ زیادہ کھانا امراض کی جڑ اور دین کے لئے آفت ہے۔

✿ مخلوق کی چاہت سے خالق کی چاہت بہت بہتر ہے اور چھپانے والی بات کو کسی پر ظاہر نہ کرو اور ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھو۔ جاہل کی صحبت سے کنارہ کش رہ کر عالم کی صحبت اختیار کرو۔

حضرت عبداللہ احمد مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت مغرب ۲۱ صفر ۱۷۸ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک ۲۲ رجب ۲۷۹ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس کوہ سینا میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ چشتیہ

Marfat.com

تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- بندہ وہی ہے جو خواہشات کو ٹھکرا کر مشغول بندگی رہے۔
- بدترین فقیر وہ ہے جو امراء کی چاپلوسی کرتا رہے اور اعلیٰ ترین ہے وہ بندہ جو مخلوق کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آئے۔
- تمام اعمال سے بڑھ کر یہ ہے کہ اپنے وقت کو مراقبہ سے آباد رکھے۔
- جو بندگی کا دعویٰ کرے اور کوئی مراد اس کی بقایا ہو تو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔
- درویش سب لوگوں سے زیادہ خوار ہے جو غیر لوگوں کی مداہنت کرے وہ سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ جو لوگوں کی تواضع کرے۔
- درویش زمین پر حق تعالیٰ کا امین اور لوگوں کے لئے خدا کی محبت ہیں۔ ان کی برکت اور عظمت سے دنیا کی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔
- دنیا کو جو خیرباد کہہ دیتا ہے دنیا بھی اس سے کنارہ کش ہو جاتی ہے۔
- سب سے زاہد و دانشور صرف صوفیائے کرام ہیں جو آتش محبت میں فنا ہو کر بقائے دائمی حاصل کر لیتے ہیں۔
- گوشہ نشینوں کی ادنیٰ سی نیکی بھی ان لوگوں کی عمر بھر کی عبادت سے بہتر ہے جو مخلوق سے وابستہ رہتے ہوں۔
- ہر شخص کا خوف وہیبت اس کے علم کے مطابق ہے۔ اور انسان کا زہد دنیا میں اس قدر ہوتا ہے جس قدر کہ اسے آخرت سے محبت ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد رومی المعروف ابو محمد رویم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت مبارک بروز جمعۃ المبارک بوقت تہجد ۱۱ رجب ۱۷۷ ہجری کو بیت المقدس میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت فجر ۱۶ شعبان ۲۸۵ ہجری کو کوہستان روم میں ہوا' جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ سہروردیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں قول اور فعل بڑی نعمت ہیں جن کو یہ دونوں نعمتیں مل جائیں وہ بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں۔ یہ داخل سعادت ہیں۔ اگر انسان سے قول سلب کرلیا جائے اور فعل کو باقی رکھا جائے تو یہ انسان کے حق میں بڑی مصیبت ہوگی۔

انسانوں میں وہ لوگ بھی ہیں جن کو اللہ کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ ان کی تین اقسام ہوتی ہیں۔

(۱) ان میں اول وہ ہیں جن کو شاید وعید کہا جاتا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہیبت طاری رہتی ہے۔

(۲) دوئم وہ ہیں' جنہیں شاید وعدہ کہا جاتا ہے جو ہمیشہ عالم غیبت میں رہتے ہیں۔

(۳) تیسرے وہ ہیں جو شاہد حق کہلاتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہر وقت مسرور اور مگن رہتے ہیں۔

اشارات میں دم مارنا حرام اور خطرات و مکاشفات میں دم زدنی مباح

Marfat.com

ہے۔

- اپنی تمام حالتوں میں راضی بہ رضائے الٰہی ہونا محبت کی حقیقت ہے۔
- بساط پر آرام کرو اینٹھ سے بچو۔
- تمام مخلوقات سے ظاہر پرسش ہوگی لیکن صوفیوں کو باطن سے پوچھیں گے۔
- تصوف کی اساس یہ ہے کہ فقراء سے تعلق رکھے۔ عاجزی سے ثابت قدم رہے اور بخشش و عطا پر معترض نہ ہو اور اعمال صالحہ پر ثابت قدم رہے اس کا نام تصوف ہے۔
- حق تعالیٰ نے چیزوں کو چیزوں میں پوشیدہ کر رکھا ہے لیکن اپنی ذات کو پوشیدہ نہیں کیا۔
- خدا کی محبت میں عنایت کا نام توحید ہے۔
- دوسری جماعتوں کے لوگوں سے ظاہری شریعت کے مطابق باز پرس ہوگی۔ جبکہ صوفیوں سے باطن کے مطابق باز پرس ہوگی۔
- دانشمندی کے اصول و حکمت سے یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ احکام میں اپنے بھائیوں پر کشادگی کرے، مگر اپنے نفس پر تنگی کرے کیونکہ دوسروں پر فراخی کرنا علم کی پیروی ہے اور اپنے نفس پر تنگی کرنا پرہیز گاری۔ اس نکتے کو ہمیشہ یاد رکھنا۔
- روح کا خرچ کرنا یہ نہیں کہ جہاد میں قتل کر دیا جائے، بلکہ جان دینا یہ ہے کہ اپنی جان کیلئے اللہ سے جھگڑا نہ کرے۔ اپنی جان اپنے جسم اور اپنے دل کو اس کام میں لگا دے۔ اس کو کہتے ہیں خدا کاری اور اس کے بعد یہی سمجھے کہ اللہ کا حق اس پر باقی ہے۔

Marfat.com

زہد دنیا کو حقیر جاننا اور اس کے آثار کو دل سے مٹانا ہے۔

عارف کے پاس ایک آئینہ ہے جو اس میں دیکھتا ہے تو اس کو اس میں حق تعالیٰ نظر آتا ہے۔

صبر شکایات کو ترک کرتا ہے۔

عمل میں اخلاص یہ ہے کہ دونوں کی امید اس کے بدلہ میں نہ رکھے۔

قیامت کے دن سب انسانوں کو پل صراط سے گزارا جائے گا تو وہاں دوسروں کی نسبت صوفیوں کو بڑی مشکل پیش آئیگی۔

قلب عارف ایسا آئینہ ہوتا ہے جس میں ہر لحہ تجلیات کا انعکاس ہوتا رہتا ہے۔

مصیبت اور ابتلا سے لذت حاصل کرنا رضا ہے۔ اور مشاہدے کا دوسرا نام یقین ہے۔

میری پہلی اور آخری نصیحت یہی ہے کہ ہمیشہ راہ خدا میں جان دینے کیلئے تیار رہو اور اگر ایسا نہ کرپاؤ تو پھر درویش کی راہ پر چلنے کا ارادہ ترک کر دو۔

حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت بروز بدھ بوقت عشاء ۱۲ صفر ۲۱۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت عصر ۱۹ شعبان ۲۸۶ ہجری کو مکہ معظمہ میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ایک مرتبہ خواب میں دو فرشتوں نے مجھ سے صدق کا مفہوم پوچھا تو

Marfat.com

میں نے کہا کہ ایفائے عہد کا نام صدق ہے۔ انہوں نے کہا تم سچ کہتے ہو۔

اولیاء کرام کی برگزیدگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان سے اعمال صالحہ کا خواستگار ہوتا ہے اور ان کو حجابات سے بچاتے ہوئے اپنے ذکر کے علاوہ کسی سے سکون عطا نہیں کرتا اور اپنے محبوب کو ذکر کے دروازے سے قصر وحدانیت میں پہنچا کر عظمت اور جلال کا پرتو ڈالتا رہتا ہے جس کے بعد وہ خدا کی حفاظت میں آجاتا ہے اور یہ تصور بھی غلط ہے کہ سعی و مشقت سے یا بغیر سعی و مشقت کے قرب الٰہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس میں دارو مدار خدا کے فضل پر ہے۔

اہل معرفت کا پہلا مقام عجز و انکسار و انتکسار کے ساتھ تمیز ہے پھر وصل و اتصال کے ساتھ سرور ہے پھر انتباہ و خبرداری کے ساتھ فنا ہے پھر انتظار کے ساتھ بقاء ہے اور اس مقام سے آگے کوئی بھی نہیں پہنچا اگر کوئی شخص کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں پہنچے تو ہم کہیں گے کہ ہاں پہنچے ہیں۔

اہل معرفت کیلئے ضروری ہے کہ وہ نہ تو خدا کے سوا کسی کو دیکھیں نہ کسی سے محو گفتگو ہوں اور نہ خدا کے سوا کسی کے ساتھ مشغولیت اختیار کریں۔

اپنے قیمتی وقت کو اپنے عزیز ترین کاموں میں صرف کرو اور سب سے زیادہ گذشتہ و آئندہ زمانہ کا خیال کرو۔ جو شخص نور فراست سے دیکھتا ہے۔ وہ نور حق سے دیکھتا ہے اس کا مادہ حلم کی طرف ہوتا ہے اس سے سہوا" غلطی نہیں ہوتی' جبکہ جو بندہ کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ حکم حق

Marfat.com

ہی ہوتا ہے۔

آغاز توحید یہ ہے کہ ماسوائے اللہ علیحدہ ہوکر حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو جائے۔

توکل اضطراب میں سکون ہے اور سکون بے اضطراب ہے یعنی صاحب توکل کو نایابی میں ایسا اضطراب ہونا چاہیے کہ ہرگز اس کو سکون خاطر نصیب نہ ہو۔ دریافت قرب میں ایسا سکون ہو کہ ہرگز حرکت نہ ہو۔

توکل خدا پر اس طرح اعتماد کرنے کا نام ہے۔ جس میں نہ تو سکون ہو نہ عدم سکون۔

توحید کا نام ہے ہر شے سے جدا ہوکر رجوع الی اللہ ہونے کا۔

جس کو اپنے اور خدا کے مابین حائل ہونے والی شے پر غلبہ حاصل نہ ہو اس کو تقویٰ و مراقبہ اور کشف و مشاہدہ حاصل نہیں ہوسکتے۔

جو خوف حق تعالیٰ سے خاموش ہیں' حالانکہ وہ اس سے کلام کرنے میں فصیح اور بلیغ ہیں۔

جس کے دل میں معرفت جگہ کرلیتی ہے وہ دونوں جہان میں سوائے اس کے کس کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی کسی بات کو سنتا ہے اور نہ کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

جو شخص اپنے اور حق تعالیٰ کے درمیان کسی شے پر قابو نہیں پاسکتا وہ تقویٰ مشاہدہ اور کشف کو نہیں پاسکتا۔

خلق عظیم یہ ہے کہ اسے سوائے حق تعالیٰ کے محبت نہ ہو۔

دین یہ ہے کہ دل کو تمام چیزوں سے پاک رکھے اور حق تعالیٰ پر اطمینان رکھے۔

Marfat.com

ذکر کی تین اقسام ہیں۔

(۱) ایک ذکر زبان سے ہے اور دل اس سے غافل ہے اور یہ ذکر عادت میں داخل ہے۔

(۲) دوسرا وہ ذکر ہے جس میں زبان خاموش ہو اور دل حاضر ہو۔

(۳) تیسرا ذکر ہے کہ زبان کو گنگ بنا دے اور دل سے حق تعالیٰ کا ذکر کرے اور اس ذکر کی قدر سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں۔

- زاہد ہمیشہ نہیں رہتا کیونکہ وہ اپنے آپ سے مشغول ہوتا ہے۔
- صفائی عبودیت پر مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ نفس سے منقطع ہے اور حق تعالیٰ کے ساتھ ساکن ہے۔
- عارف راہ مولا میں ہمیشہ گریہ زاری کرتا رہتا ہے، لیکن جب واصل الی اللہ ہو جاتا ہے تو سب کچھ بھلا دیتا ہے۔
- علم وہ ہے جس سے تو عمل کرنے والا بن جائے اور یقین وہ ہے جو تجھ کو اٹھا لیوے۔ یعنی وہ تیری گرفت کرے۔
- عارف کی رسائی اس وقت تک نہیں ہوتی، جب تک وہ تمام چیزوں سے مدد چاہتا ہے اور جب اسکی ہوجاتی ہیں تو ماسوائے اللہ سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور سب چیزیں اس کی محتاج ہو جاتی ہیں۔
- عارف کا رونا اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ راہ میں ہے۔ جب وہ حقائق قرب تک پہنچ جاتا ہے اور وصال کا مزہ چکھ لیتا ہے تو اس کا گریہ زائل ہو جاتا ہے۔
- قرب حقیقی وہ ہے کہ خدا کے علاوہ کسی بھی شے کا قلب میں تصور

Marfat.com

تک نہ آئے اور اگر کوئی شے سامنے آجائے تو اس جانب متوجہ بھی نہ ہو۔

حضرت ابو اسحق ابراہیم بن احمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طریقت و حقیقت کے سرچشمہ اور تجرید و توحید کے منبع و مخزن تھے اور عظیم ترین بزرگوں میں شمار ہوتے تھے انکو اسی وجہ سے رئیس المتکلمین کہا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت خضر علیہ السلام سے صحبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۲۹۱ ہجری کو اصفہان میں ہوا' جہاں مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- اللہ تعالیٰ کو گریۂ سحری میں تلاش کرو اور اگر گریۂ سحری میں تلاش نہ کرسکو تو پھر تم اس کو کہیں نہ پاسکو گے۔
- تمام خواہشات کو فنا کر دینے اور بشری تقاضوں کو جلا دینے کا نام محبت ہے۔
- جس کو خدا تعالیٰ اس کی معرفت کے مطابق پہچان لیتا ہے وہ شخص عہد و وفا کو اپنے اوپر لازمی قرار دے لیتا ہے اور صدق دلی سے خدا پر اعتماد کرکے اس کی ذات کو اپنے لئے وجۂ سکون و راحت بنا لیتا ہے۔
- جو بندہ معرفت الٰہی کا دعویٰ دار بن کر ماسوا اللہ سے سکون حاصل کرتا ہے' اس کو شدید ابتلا میں گرفتار کر دیا جاتا ہے' لیکن جب وہ گڑگڑا کر پناہ طلب کرتا ہے تو اس کی مصیبت رفع کر دی جاتی ہے اور جو بندہ معرفت

Marfat.com

الٰہی کا دعویدار بن کر مخلوق سے ربط و ضبط ترک نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے دور کرکے لالچی قرار دے دیتا ہے اور اس کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ مخلوق بھی اس سے نفرت کرنے لگتی ہے اور وہ دین و دنیا میں کہیں کا نہیں رہتا۔ سوائے ندامت اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

دنیا میں جس بندے کے اوپر مخلوق روتی ہو' وہ بندہ قیامت میں ہنسانے والا ہوگا اور جو شخص لوگوں میں ظاہر کرتا ہو کہ اس نے خواہشات و شہوات کو ترک کر دیا ہے وہ دروغ گو اور ریاکار ہے۔ اس کو کس طرح بھی تارک شہوات نہیں کہا جاسکتا۔

صحیح معنوں میں متوکل وہی ہے جس کے توکل کا اثر دوسروں پر بھی پڑے اور اس کی صحبت اختیار کرنے والا بھی متوکل بن جائے' لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ثابت قدم رہنے والا بھی متوکل ہو سکتا ہے۔

علم کی زیادتی سے عالم نہیں بنتا بلکہ عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل پیرا ہو کر اتباع سنت میں سرگرم عمل ہو خواہ اس کا علم کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔

قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق استقلال کے ساتھ بندگی کرنے کا نام صبر ہے۔

قلب کا علاج پانچ چیزوں میں مضمر ہے۔

(۱) قرآن کو غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرنا۔

(۲) شکم سیر ہو کر کھانا نہ کھانا۔

(۳) تمام رات عبادت میں مشغول رہنا۔

(۴) سحر کے وقت بارگاہ الٰہی میں دعا و گریہ زاری کرنا۔

Marfat.com

(۵) صالحین و نیکو کاروں کی صحبت اختیار کرنا۔

کمل علم کا انحصار صرف دو کلموں پر موقوف ہے۔

(۱) جس شے کا اللہ نے تمہیں مکلف بنایا ہے اس میں تکلیف برداشت نہ کرو۔

(۲) جو شے خدا نے تمہارے اوپر لازمی قرار دی ہے اس کی ادائیگی میں نہ تو کوتاہی کرو اور نہ اسے ضائع ہونے دو۔

مراعات سے مراقبہ اور مراقبہ سے ظاہر و باطن میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔

حضرت ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت فجر ۱۲ شعبان ۲۳۰ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت مغرب ۲۹ ربیع الاول ۲۹۸ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بدر کے قریب ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا

اقوال صوفیاء پر عمل پیرا ہونے سے نُور حاصل ہوتا ہے، لیکن بے عمل لوگوں پر ان کے اقوال کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اتباع سنت سے حکمت اور اتباع نفس سے ہلاکت حاصل ہوتی ہے۔

آخرت سے خائف رہنے والے ہی آخرت میں آرام حاصل کریں گے اور عذاب آخرت سے خائف نہ ہونے والے غمزدہ رہتے ہیں۔

اطاعت گزاری کا نام سعادت اور ارتکاب معصیت کرتے رہنے کے بعد امید مغفرت شقاوت ہے اور نفس کی اتباع قید خانہ کی زندگی کی طرح

Marfat.com

ہے۔

- اعزاز خداوندی سے شرف حاصل کرو تاکہ ذلت سے بچ سکو۔
- تیری زبان کو جو لذت ذکر عطا کی گئی ہے۔ اس کا شکر ادا کرتا رہ تاکہ دوسرے اعضاء کو لذت ذکر حاصل ہو جائے۔
- جس کو اپنی تعظیم کروانے کا تصور ہو اس کا کفر پر موت آنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جن کو ابتدا میں ارادت حاصل نہیں ہوتی وہ انتہا تک ترقی نہیں کر سکتا۔
- جب تک منع، عطا، ذلت اور عزت مساوی نہ ہوں کمال حاصل نہیں ہو سکتا۔
- جب تک ہر شے کو خود سے بہتر تصور نہ کرے، نفس کے مصائب کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔
- خدا نے اپنے کرم سے بندوں کی خطائیں معاف کرنا فرض قرار دے دیا ہے۔
- صحبتِ خداوندی کو ادب و ہیبت کے ساتھ اختیار کرنا چاہیے اور اتباع سنت کے لئے حضور اکرم ﷺ کی محبت ضروری ہے اور خادم بن کر اولیاء کرام کی تعظیم کرنی لازمی ہے۔
- صابر وہی ہے جو مصائب کو برداشت کر سکے۔
- عام لوگ کھانے پر اور خواص عطائے باطنی پر شکر کرتے ہیں۔
- عام اخلاص تو یہ ہے کہ نفس کو مسرت حاصل ہو اور خاص اخلاص یہ ہے کہ اعلیٰ ترین عبادت کو اولیٰ ترین تصور کرتا رہے۔ اور اخلاص کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ جو بات زبان سے ادا کرو اس کی تصدیق قلب سے

Marfat.com

بھی کرتے رہو اور مخلوق سے کنارہ کش ہو کر خالق پر نظر رکھنے کا نام بھی اخلاص ہے۔

مسلمان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا چاہیے اور جہلاء کے لئے دعائے خیر کرنی چاہیے۔

نفس کی برائیوں سے وہی واقف ہو سکتا ہے جو خود کو ہیچ تصور کرے۔

نہ تو خدا کے سوا کسی سے خائف رہو اور نہ کسی سے توقعات وابستہ کرو۔

نفس کا مقتضا خدا سے بعد ہوتا ہے۔ اور خوف واصل باللہ کر دیتا ہے۔

یہ چار چیزیں کمال کو پہنچا دیتی ہیں۔

(۱) فقر (۲) استغنا

(۳) تواضع (۴) مراقبہ

حضرت سمنون محب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز ہفتہ بوقت قبل نماز عصر ۶ ذوالحجہ ۲۲۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات بوقت زوال ۳۰ ربیع الاول ۲۹۸ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بقیع میں واقع ہے۔

تصوف کا مفہوم حقیقی یہ ہے کہ نہ تو کوئی شے تمہاری ملکیت میں ہو اور نہ ہی تم کسی کی ملکیت ہو۔

Marfat.com

خدا کے محبین ہی سے دنیا کو شرف حاصل ہے۔ جیسا حدیث میں ہے۔ کہ "جو شخص جس شے کو محبوب سمجھتا ہے اس کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔" اس سے پتہ چلتا ہے کہ محشر میں خدا کے محبین ہی اس کے ہمراہ ہوں گے۔

خدا محبین کو اس لئے ہدف مصائب بناتا ہے کہ ہر کس و ناکس اس کی محبت میں قدم نہ رکھ سکے۔

ذکر الٰہی پر مداومت ہی کا نام محبت ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔ "**اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا**" یعنی بکثرت خدا کا ذکر کرتے رہو۔

فقیر کو فقیر سے ایسی محبت ہونی چاہیے جیسی امراء کو دولت سے ہوتی ہے اس طرح فقیر کو دولت سے ایسا متنفر ہونا چاہیے جتنا امراء کو فقر سے ہوتا ہے۔

محبت کی تعریف لفظ و بیان سے باہر ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت مغرب ۷ ذوالحجہ ۲۶۰ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز ہفتہ بوقت مغرب ۱۱ صفر ۳۰۶ ہجری کو ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس قلوان میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- اہل معرفت کو احکام الٰہی پر عمل کرنا اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تتبع ہونا ضروری ہے۔
- اسلام کیلئے چار چیزیں مہلک ہیں۔

(۱) علم (۲) عمل بے علم

(۳) جس سے واقف نہ ہو اس کی جستجو کرنا۔

(۴) جو شے حصول علم سے باز رکھے۔

- ترک نفس ہی حصول راحت کا ذریعہ ہے۔
- حقیقت میں وہی صوفی ہے جو مصیبت سے پاک اور داد و دہش سے علیحدہ رہے۔
- سینہ کی صفائی سے حق الیقین پیدا ہوتا ہے اور اس کے بعد علم الیقین حاصل ہوتا ہے اور اس کے بعد عین الیقین اور عین الیقین ہی صفائی صدر کا ذریعہ ہے۔
- علم میں جو تین حرف عین، لام اور میم ہیں تو عین سے علم۔ لام سے عمل اور میم سے مخلص حق ہونا مراد ہے۔
- زاہدین کا ایثار بے نیازی کے وقت اور بہادروں کا ایثار ضرورت کے وقت معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

زہد ترک دنیا کا نام ہے۔

محبین الٰہی کی شناخت یہ ہے کہ محبت و ہیبت اور حیاء تعظیم کی بنیاد ان کے اخلاص پر ہوتی ہے۔

محبت ایثار کا نام ہے جس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ذکر الٰہی پر مداومت۔

(۲) ذکر الٰہی سے رغبت۔

(۳) دنیا سے کنارہ کشی۔

(۴) خدا کے سوا ہر شے سے اجتناب جیسا کہ قرآن نے فرمایا:

"اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیجئے کہ تمہارے باپ بیٹے، بھائی، بیویاں، برادریاں اور تمہاری کمائی ہوئی دولت جس کے روک دیئے جانے سے تم خائف رہتے ہو اور تمہارے مکانات جو تم کو خدا اور رسول سے زیادہ عزیز ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا۔

حضرت خواجہ حسین بن منصور حلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارک بروز بدھ بوقت تہجد بتاریخ ۱۲ شوال ۲۵۷ ہجری کو بغداد شریف میں ہوئی جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بروز اتوار ۲۵ ذوالحجہ ۳۰۹ ہجری کو دار پر کھینچا گیا اور اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاک دریائے دجلہ میں بہا دی گئی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی دو طرح کے ہیں کہ چل رہے ہیں ابد کی طرف اس راہ پر کہ

Marfat.com

چلایا ہے ان کو روز ازل سے۔

آزاد وہ ہے کہ بندگی کے تمام مقامات کو طے کر گیا ہو اور بجا لایا ہو۔

پہلے انسان اپنے آپ کو جانتا ہے اور پھر دوسرے کو پہچانتا ہے۔ میں نے اب تک اپنے آپ کو نہیں جانا اور نہ اسے پہچانا۔ نہ سمجھ سکتا ہوں کہ میری آنکھ کیونکر بنی اور کونسی چیز سے مجھے نظر آرہا ہے۔ اور نہ میں یہ جان سکتا ہوں کہ کان میں کیا چیز ہے جس سے میں سنتا ہوں۔

پس جب میں اپنے اعضا کے حالات سے بے خبر ہوں تو ذات خدا کو کیا پہچان سکتا ہوں کہ جس نے لفظ کن سے ہژدہ ہزار عالم پیدا کر دیئے اورفی الواقع میں کیا اور میری زبان کیا کہ اس کی حمد بیان کرسکوں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے بھی مجھ سے کیا بیان ہوسکے جس کی شان اقدس میں طٰہٰ و یٰسین آئی ہے۔ اور اس کی بدولت یہ ساری خدائی ہے۔

توکل وہ نہیں ہے کہ جب شہر میں کسی کو جانے اولیٰ تر اپنے سے کھانے میں نہ کھاوے۔

ترک دنیا زہد نفس ہے اور چھوڑنا آخرت کا زہد دل ہے اور خودی کا ترک کرنا زہد جان ہے اور کہا زہد کا داغ جو انبیائے علیہم السلام کے دل پر رکھ دیا ہے ویسا داغ نہیں رکھا کسی کے دل پر۔

جو کوئی نور ایمان سے حق کو ڈھونڈتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی آفتاب کو ستاروں کی روشنی سے ڈھونڈے۔

حکمت تیر ہے اور مومنوں کے دل نشانے اور تیر انداز حق تعالیٰ ہے جس کی نسبت خطا کا گمان کرنا ہے۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا حضرت یہ سب انسانی صفات ہوش و مدہوش ایسی ہیں کہ میں خدا سے دعا کرونگا کہ وہ مجھے اپنی رحمت سے کام لے کر ان میں سرخرو کرے لیکن پھر بھی میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ جب تک انسان اپنی انسانی صفات سے بالکل ہی عاری نہ ہو جائے انہیں نیست و نابود نہ کر ڈالے وہ اپنے خالق سے اپنے آقا سے پوشیدہ ہی رہتا ہے۔

سب سے بڑا خلق وہ ہے کہ خلق کا ظلم و جفا اس میں اثر نہ کرے بعد اس کے حق تعالیٰ کو پہچانا ہووے۔

صوفی وجدانی الذات ہے نہ وہ کسی کو جانتا ہے اور نہ کوئی اس کو جانتا ہے۔

صبر وہ ہے کہ اگر ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر بھی چڑھا دیں تو بھی اُف نہ کرے۔

صوفی وہ ہے کہ جو اشارہ حق سے کرے حالانکہ خلق اشارہ حق کی طرف کرتی ہے اس کے یہ معنی کہ وہ نور درمیان میں محو ہووے۔

عالم رضا میں ایک بڑا اژدہا ہے کہ اس کو یقین کہتے ہیں اٹھاراں ہزار عالم اس کے حلق میں مثل ایک ذرہ کے ہے۔

لوگوں نے پوچھا خدا کی طرف کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا: دو قدم ہے۔ ایک قدم دنیا سے اٹھانا اور دوسرا قدم آخرت سے۔

لوگوں نے پوچھا فقر کیا ہے؟ فرمایا: فقر یہ ہے کہ مستغنی ہو ماسوائے اللہ سے اور اللہ کی طرف ناظر ہو۔

لوگوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے تم انا الحق اور من جانب الرحم

Marfat.com

الرحمین کہنا بند کر دو لاتعلقی کا اظہار کر دو خلیفہ تمہیں چھوڑ دے گا فرمایا:

"لوگو! کیوں خواہ مخواہ مجھے حق راہ سے ہٹانے کیلئے کوشاں ہو۔ جاؤ تم لوگ اپنا کام کرو میں اپنا کام کرتا ہوں یہی خدا کی رضا ہے۔ تم اپنی ذمہ داریاں نبھاؤ میں اپنا فرض سرانجام دیتا ہوں۔"

آخر میں جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن کاٹ دی گئی تو ہر طرف سے صدا بلند ہونے لگی "انا الحق! انا الحق! انا الحق"۔

حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب منصور کو دار پر چڑھایا تو میں نے دیکھا کہ ابلیس آپ کے سامنے آیا اور کہا اے شیخ! آپ نے انا الحق کہا اور میں نے انا خیر کہا آپ پر رحمت کی اور مجھ پر لعنت اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا تو نے انا اپنے ہی واسطے اور خودی سے کہا اور میں نے اپنی خودی کو دور کیا۔ یہی فرق ہے کہ مجھ پر رحمت کی اور تجھ پر لعنت کی اس میں یہی نکتہ ہے۔

❁ معرفت اسے کہتے ہیں کہ مقام فنائیت میں تمامی موجودات کو دیکھے اور جب بندہ معرفت کو پہنچتا ہے غیب سے اس کو وحی آتی ہے اور اس کے باطن کو گونگا بناتے ہیں تاکہ خدا تعالیٰ کے خطرے کے سوا کوئی خطرہ اس کے دل میں نہ گزرے۔

❁ مومنوں کے اخلاق یہ ہیں کہ ان کو تواںگری کا قصد میانہ ہووے اگر حاصل ہووے فاقہ میں قانع رہے۔

❁ مرید اپنی توبہ کے سایہ میں ہے اور مراد عصمت کے سایہ میں ہے۔

❁ نفس کو کسی چیز میں مشغول رکھ وگرنہ وہ تجھ کو کسی ایسے کام میں مصروف کر دیگا کہ وہ کام کرنے کے لائق نہ ہوگا اور یاد رکھ کہ اپنی نگاہداشت کرنا کام بڑے زبردستوں کا ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ **خبیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصلی وطن کوفہ تھا مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **انطاکیہ** میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اگر تو چاہتا ہے کہ کوئی شخص حق تعالیٰ کے کاموں میں تجھ سے سبقت نہ لے جائے تو تو کسی شے کو بھی پسند مت کر، کیونکہ وہ تیرے لئے تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

آدمی تمام حالتوں میں صدق سے مستغنی نہیں ہو سکتا اور صدق تمام حالتوں سے مستغنی ہے۔ اور جو شخص صدیق ہوتا ہے وہ اپنے اور حق تعالیٰ کے نزدیک کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنی زندگی میں زندہ رہے اسے کہہ دو کہ دل کو شکستہ رکھے اور طمع سے بچے تاکہ کھانے سے آزاد ہو جائے۔

جو اپنی زندگی میں صحیح زندگی کی طلب رکھتا ہے اسے اپنے دل میں طمع کو جگہ نہیں دینی چاہیئے۔ طمع کرنے والا اپنے لالچ کے ہاتھوں ہلاک ہوتا ہے۔ طمع دل پر مُہر لگا دیتی ہے اور مُہر زدہ دل مردہ ہوتا ہے۔

جو جھوٹی باتیں سنتا ہے اس کے دل سے طاعت کا ذوق جاتا رہتا ہے۔

حق نے دل کو مقام ذکر بنایا ہے۔ جب لوگوں نے نفس کے ساتھ

Marfat.com

صحبت رکھی تو وہ خواہشات کی جگہ بن گیا۔ اور خواہشات کو دل سے نہیں نکال سکتا مگر بے قرار کرنے والے خوف سے یا بے آرام کرنے والے شوق سے۔

حق تعالیٰ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ بھاگنے والا وہ شخص ہے کہ جس کا دل زیادہ وحشی ہو۔ اگر ایسے لوگوں کو حق تعالیٰ سے انس ہوتا تو تمام چیزوں کو ان سے انس ہوتا ہے۔

خراسانی چار چیزوں سے زیادہ نہیں ہے۔ آنکھ۔ زبان۔ دل۔ ہوا یعنی آنکھ سے کسی ممنوعہ شے کو نہ دیکھے اور زبان سے ایسی چیز نہ کہہ کہ اس کے خلاف حق تعالیٰ تیرے دل میں پیدا کر دے اور دل کو خیانت اور مسلمانوں پر فخر کرنے اور خواہشات سے محفوظ رکھ اور خواہش سے کسی شے کی طلب مت کر۔ اگر یہ چاروں متذکرہ صفات سے خالی ہوں تو تجھے اپنے سر پر خاک ڈالنی چاہیے۔

خوف و شوق ایمان کے ستون ہیں اہل ایمان کے دلوں میں قناعت و ذکر ہوتا ہے۔ طمع اور غفلت سے پاک ہوتے ہیں۔

رجا کی تین اقسام ہیں۔

(۱) ایک مرد ایسا ہوتا ہے جو نیکی کرتا ہے اور قبولیت کی امید رکھتا ہے۔

(۲) ایک شخص وہ ہوتا ہے جو گناہ سے توبہ کرتا ہے اور قبولیت کی امید رکھتا ہے۔

(۳) ایک شخص وہ ہوتا ہے جو گناہ سے توبہ کرتا ہے اور بخشش کا امیدوار ہوتا ہے۔

Marfat.com

تیسری رجائے کاذب ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص ہمیشہ گناہ کرتا ہے اور پھر اس پر بخشش کی امید رکھتا ہے اور جو شخص بد کردار ہو اس کا خوف رجا پر غالب ہونا چاہیے۔

سب سے زیادہ نافع وہ امید ہے کہ جس سے کام تجھ پر آسان ہو جائے۔

غم اس شے کا کھاؤ جس سے کل تمہیں نقصان پہنچے اور اس شے سے خوش ہو جو کل تمہیں خوش کر دے۔

مومن کا دل طمع اور شہوت کا تابع نہیں ہوتا کیونکہ ان چیزوں سے وحشت پیدا ہوتی ہے اور دل وحشت زدہ ایمان سے بے بہرہ ہوتا ہے ایمان کا تعلق حق تعالیٰ سے ہے اور وحشت ہمیشہ غیر حق سے ہوتی ہے۔

مبارک ہے وہ دل جو ماسوائے اللہ کیلئے مردہ ہو اور صرف اللہ کیلئے زندہ ہو۔

نافع تر خوف وہ ہے جو تیرے اندوہ کو ہمیشہ رکھے اور باقی عمر میں فکر کو تیرا مصاحب بنائے۔

حضرت ابو محمد حریری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز روزگار بزرگوں میں سے تھے اور ظاہری و باطنی علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ آداب طریقت سے بخوبی واقفیت کی بناء پر فرماتے ہیں کہ میں نے آداب الٰہی کی وجہ سے کبھی خلوت میں بھی پاؤں نہیں پھیلائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۳۱۴ ہجری میں قرامطہ کی لڑائی میں پیاس کی وجہ سے ہوا۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- انوار الٰہی سے زندہ رہنے والوں کو کبھی موت نہیں آتی۔
- اتباع نفس کرنے والا قیدی ہے۔
- افضل ترین شکر یہ ہے کہ بندہ خود کو ادائیگی شکر سے عاجز تصور کرتا رہے۔
- جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق سے حق کا مشاہدہ فرمایا تو حق کے ساتھ حق کے ذریعہ زمان و مکان سے بقا حاصل کرلی کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ حضوری حاصل ہوئی کہ اوصاف خداوندی میں گم ہوکر زمان و مکان سے بے نیاز ہوگئے۔
- سلامتی ایمان درستی جسم اور ثمرۂ دین تین چیزوں پر موقوف ہے:۔
  (۱) کفایت سے کام لینا۔
  (۲) نواہی سے احتراز کرنا۔ (۳) کم غذا کھانا۔

  اس لئے کہ کفایت تو درستی باطن کا باعث ہوتی ہے اور نواہی سے کنارہ کش نور باطن کا سبب بنتی ہے اور قلب غذا نفس کی مشقت برداشت کرنے کے قابل بنا دیتی ہے۔
- شجر یقین کا ثمر اخلاص ہے اور رشک کا ثمرہ ریا ہے۔
- عہد گذشتہ میں معاملہ دین پر موقوف تھا دوسرے دور میں وفا پر تیسرے دور میں مروت پر اور چوتھے دور میں حیا پر تھا۔ لیکن اب تو نہ دین ہے نہ حیا نہ وفا نہ مروت جبکہ سب معاملہ ہیبت پر موقوف ہے۔
- عام بندوں کی لڑائی نفس سے ابدالین کی جنگ فکر سے اور زاہدین کی

Marfat.com

چنگ شہوت سے اور تائب کی جنگ لغزشوں سے اور مریدین کی جنگ لذات سے ہوتی ہے۔

- عارفین شروع سے ہی خدا کو یاد کرتے ہیں اور عام لوگ تکلیف میں یاد کرتے ہیں۔
- قلب کا حقیقی فعل قربت الٰہی اور اس کی صفتوں کا مشاہدہ ہے۔
- مشاہدہ اصول سماعت فروغ پر مبنی ہے اور فروغ کی درستی موقوف ہے مطابقت اصول پر ایک اور جب تک اس شے کو معظم نہ سمجھا جائے جس کی تعظیم اللہ تعالیٰ نے کی ہو اس وقت تک اصول و مشاہدہ کا راستہ نہیں مل سکتا۔

حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارک بروز پیر بوقت مغرب ۱۲ رجب ۱۹۶ ہجری کو کوفہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات وقت قبل از نماز عشاء ۱۴ محرم الحرام ۳۲۰ ہجری کو قصبہ دینیور میں ہوا جہاں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ سہروردیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- اللہ تبارک و تعالیٰ نے عارف کو آئینہ دیا ہے جب اس میں دیکھتا ہے تو خدا کو دیکھتا ہے۔
- انسان کیلئے وہ وقت بہترین ہوتا ہے جس میں وہ مخلوق سے کنارہ کش ہوکر خالق سے نزدیک تر ہو جاتا ہے اور ان اشیاء سے قلب کو خالی کر لیتا ہے جن کی جانب سے مخلوق کا رجحان ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو

Marfat.com

اشیاء اہل دنیا کے نزدیک پسندیدہ ہیں وہ اشیاء ہرگز پسندیدگی کے قابل نہیں ہیں۔

اہل خیر کی صحبت سے قلب میں صلح و خیر پیدا ہوتی ہے اور اہل شر کی صحبت قلب کو فتنہ و فساد کی جانب مائل کر دیتی ہے۔

ایک مرید نے پوچھا کہ بت پرستی کیا ہوتی ہے؟ فرمایا: بتوں کی مختلف قسمیں ہیں۔

(۱) کچھ ایسے لوگ ہیں جو نفس کو بت بنا لیتے ہیں اور اس کی پرستش میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(۲) کچھ ایسے لوگ ہیں جو دولت کا بت بنا لیتے ہیں اور اس کی عبادت کرنے لگتے ہیں۔

(۳) کچھ ایسے لوگ ہیں جو بیوی بچوں کو بت بنا لیتے ہیں اور ان کی پرستش کرنے لگتے ہیں۔

(۴) بعض صنعت و تجارت کو بت بنالیتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔

(۵) ان سب سے قطع نظر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو روزے نماز کو بت بنا لیتے ہیں اور ان کے پجاری بن جاتے ہیں۔

تصوف صفائی اسرار میں ہے اور اس پر عمل کرنا جو رضائے حیار ہے اور لوگوں کے ساتھ محبت رکھنا امر ناچاری میں۔

تصوف توانگری ظاہر کرتا ہے اور مجہول اختیار کرنا ہے تاکہ لوگ نہ جانے اور جو چیزیں کام نہ آئیں انہیں ترک کر دینا۔

توکل کا مطلب سیدھا سادا ہے جس شے پر نفس اور قلب راغب ہو

Marfat.com

اس کو ترک کر دینا توکل ہے۔

جو شخص اپنے نفس کی نیکی اور بدی پر نفس کی موافقت نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ نفس کی ہدف ملامت بنائے رکھتا ہے وہ محفوظ اور مبرا ہوگا۔

جو کوئی اللہ عزوجل کے دوستوں میں سے کسی ایک کے ساتھ انکار سے پیش آئیگا تو اس کی ادنیٰ عقوبت یہ ہے کہ جب تک وہ توبہ نہ کرے گا ہرگز اللہ جلشانہ کوئی ایسی نعمت اسے نہ دیگا جو اپنے دوستوں کو اس نے دی ہے۔

طمع کو چھوڑ دینا توکل ہے اور ان چیزوں سے باز رہنا جن کی خواہش دل اور نفس میں پیدا ہو۔

علائق کے تین اسباب ہیں۔

(۱) ان اشیاء کی جانب رغبت جس کو ممنوع قرار دیا گیا ہے جیسا کہ "**الانسان حریص علی مامنع**" یعنی انسان اسی شے کی حرص کرتا ہے جس سے اس کو منع کیا جائے سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) گذشتہ لوگوں کے حالات پر غور کرنا۔

(۳) فراغت کو زائل کر دینا۔

کسی فقیر نے پوچھا کہ جب وہ بھوکا ہو تو کیا کرے؟ فرمایا: نمازیں پڑھے اس نے کہا کہ اگر نماز نہ پڑھ سکے تو فرمایا سو رہے اس نے کہا کہ اگر سو نہ سکے تو فرمایا کہ اللہ جلشانہ فقیر کو تین حالتوں سے باہر نہ جانے دیگا۔

(۱) یا قوت بخش دیگا۔ (۲) یا غذا پہنچائے گا۔

(۳) یا اس کو اپنے پاس بلالے گا۔

Marfat.com

مرید کا ادب یہ ہے کہ مشائخ و برادران طریقت کی حرمت کرے۔ اسباب کے پیچ و خم سے باہر نکل آئے اور بالکل مجرد ہو جائے اور شرع کے آداب کو اس طرح نگاہ میں رکھے کہ اس میں سے ایک بھی فوت نہ ہونے پائے۔

معرفت تمام تر صدق اور اللہ کے ساتھ محقق ہو جاتا ہے۔

معرفت تین طرح سے حاصل ہوتی ہے۔

(۱) ایک تو امور میں فکر کرنے سے کہ انہیں کس قدر پر تقدیر کیا ہے۔

(۲) مقادیر میں غور کرنا کہ کس طرح ان کو مقدر کیا ہے۔

(۳) خلق میں غور کرنا کہ کس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

حضرت ابوبکر واسطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت عشاء ۱۳ ذوالحجہ ۲۲۰ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت مغرب ۱۲ محرم الحرام ۳۲۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزار اقدس مرو (ایران) میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

افضل ترین عبادت اپنے اوقات سے غائب رہنا ہے۔

اگر تم مجاہدے کو جاننا بھی چاہو جب بھی نہیں جان سکتے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پیشاب کو دھو لینے کے بعد یہ کہے کہ یہ چیز پاک ہوگئی گو اس سے میل کچیل تو چھوٹ سکتی ہے لیکن اس کو پاک نہیں کیا جاسکتا۔

Marfat.com

اخلاص و صفا اور صدق و حیاء کی نگرانی سے ازل و ابد کی نگرانی زیادہ افضل ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اخلاص و خواری میں دیکھنا زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت اس کے کہ غرور و علم اور عزت کے روپ میں دیکھے۔

بندوں کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) وہ جنہوں نے پہچانا اور طلب کیا۔

(۲) وہ جنہوں نے طلب کیا، لیکن نہیں پا سکے۔

(۳) وہ جنہوں نے پایا، لیکن اس سے مفاد حاصل نہ کر سکے۔

(۴) وہ جنہوں نے پہچانا، لیکن طلب نہ کیا۔

جس نے وحدانیت کو سمجھ لیا وہ مقصود تک پہنچ گیا۔

جس کا مقصود وحدانیت سے ہٹ کر ہو وہ خسارہ میں رہتا ہے۔

جس طرح صدق گو بندوں نے حقائق و اسرار کے بارے میں صدق سے کام لیا اور اس طرح حق کی حقیقت میں دروغ گوئی سے کام لیا۔

حق ظاہر ہونے کے بعد عقل پر زوال آجاتا ہے اور حق بندے سے جتنا قریب ہوتا ہے عقل فرار اختیار کرتی جاتی ہے۔ کیونکہ عقل خود عاجز ہے اور عاجز کے ذریعہ جس شے کا بھی علم ہوگا وہ بھی عاجز ہوگا۔

خواہ گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ دونوں عنایت و رعایت کی بیخ کنی کر دیتے ہیں۔

سب سے بدترین مخلوق وہ ہے جو تقدیر سے جنگ کرے یعنی اگر کوئی یہ چاہے کہ یہ تقدیر ازل کے خلاف کوئی چیز نہ ہو تو یہ کسی طرح ممکن نہیں۔

Marfat.com

الْقَیُّوْمُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیُ الْنُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ

الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِی الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْنَّدِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ

الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ

الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ

الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ

الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِکُ الْمُلْکِ

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرَّ النَّافِعُ

النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

راہ حق میں مٹ جانے والے کی زبان سے جب بے اختیاری طور پر واحد نکلنے لگے وہی حق کو واحد کہنے کا مستحق ہوتا ہے۔

زہد و صبر، توکل، رضا یہ چاروں چیزیں قالب کی صفات میں سے ہیں۔

مرید ابتدائی قدم میں مختار ہوتا ہے اور آخری قدم میں وہ خود مکمل اختیار بن جاتا ہے اور اس کا علم اپنی جہل و نادانی کا خود مشاہدہ کرنے لگتا ہے اور اس کو ہستی اپنی نیستی کا نظارہ کرنے لگتی ہے او اس کا اختیار اپنی بے اختیاری کو دیکھتا رہتا ہے۔ ان اقوال کی اس سے زیادہ وضاحت اس لئے نہیں کی جاسکتی کہ یہ کلام معانی کا محرم نہیں ہو سکتا۔

معرفت کی دو قسمیں ہیں ایک معرفت خصوصی دوم معرفت اثبات۔ معرفت خصوصی تو وہ ہے جو اسماء و صفات دلائل و نشانات و ثبوت وحجابات کے مابین مشترک ہو اور معرفت اثبات وہ ہے کہ اس کی جانب راہ نہ مل سکے اور اس کی علامت یہ ہے کہ بندے کی معرفت کو تہس نہس کر دے۔

وفا پر قائم رہنے والوں کو دنیاوی تغیرات کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی۔

وہ اشیاء جو کسی بھی نام سے بھی موسوم ہیں دست قدرت میں ذرے سے بھی کمتر حیثیت رکھتی ہیں۔

ہم بظاہر ازل و ابد سے آئے ہوئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ازل و ابد ربوبیت کی نشانی ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابو علی احمد رودباری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت مغرب ۱۷ شوال ۱۹۰ ہجری کو ہوئی۔ جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت مغرب ۱۱ جمادی الاخر ۳۲۲ ہجری کو قاہرہ میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ شریفیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- ادنیٰ لباس استعمال کرنا، نفس پر ظلم کرنا، تارک الدنیا ہوجانا اور اتباع سنت کا نام تصوف ہے اور صوفی وہی ہوتا ہے جو دس فاقوں کے بعد بھی خدا کی ناشکری کا مرتکب نہ ہو۔
- استقامت قلب کا نام توحید ہے اور ایقان کامل کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کو سب سے زیادہ قوی تصور کرتا رہے۔
- اولیاء کرام ہمت کو اس لئے محبوب رکھتے ہیں کہ اہل ہمت ان کو محبوب تصور کرتے ہیں۔
- بندہ نفل کی چار چیزوں سے کبھی خالی نہیں ہوتا۔

(۱) لائق شکر نعمت سے۔

(۲) ایسی سنت جو ذکر کا باعث ہوتی ہو۔

(۳) ایسی محبت جو صبر کا باعث ہو۔

(۴) ایسی ذلت جو استغفاری کا باعث ہو۔

- بُروں کی صحبت نیکوں کیلئے آفت ہے۔
- بیم و رجا اختیار کی حد تک ہونا چاہیے کیونکہ یہ دونوں چیزیں بندوں

Marfat.com

کیلئے ایسی ہیں جیسے مرغ کے دو بازو ہوتے ہیں کہ اگر ایک بازو بھی بیکار ہو جائے تو دوسرا یقیناً" ناقص ہو جاتا ہے۔ اور بیم و رجا نہ کرنا شرک کے مترادف ہے۔

جس طرح انبیاء کرام کو اظہار معجزات کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح اولیاء کرام پر کرامات کی پوشیدگی بھی فرض کی گئی ہے اور ان کے مراتب سے کسی کو بھی باخبر نہیں کیا جاتا۔

حیاء قلب کیلئے ناصح ہوتی ہے اور خدا سے حیاء کرنا تمام اچھائیوں سے زیادہ اچھائی ہے۔

حالت سماع میں مشاہدۂ محبوب کے باعث وجد و اسرار منکشف ہونے لگتے ہیں۔

خدا کے سوا کسی غیر سے خوفزدہ نہ ہونے کا نام بیم ہے اور کسی سے توقع نہ رکھنے کا نام رجا ہے۔

در الٰہی کے علاوہ تمام در چھوڑ دینے کا نام تصوف ہے اور صوفی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ سو مرتبہ سے بھی زائد مرتبہ راندۂ درگاہ کر دے لیکن خدا سے اپنا رشتہ قائم رکھے۔

راہ توحید پر گامزن ہونے والے جہنم سے نجات حاصل کر لیتے ہیں اور قلب کو بھی حکمت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب کوئی دنیا اور دولت دنیا سے متنفر ہو جاتا ہے۔

صفت و موصوف کے مابین ایسا رشتہ ہے جس میں صفت پر نظر ڈالنے کے بعد محجوب ہونا پڑتا ہے اور موصوف پر نظر ڈالنے والا محبوب ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مرید وہ ہے جو خدا کی رضا پر راضی رہے اور جوان مرد وہ ہے جو دونوں عالموں میں خدا کے سوا کسی کا طالب نہ ہو۔

میں سماع سے اس لئے چھٹکارا چاہتا ہوں کہ اس میں کثیر آفات مضمر ہیں اور ہمیشہ تین ہی چیزیں مصیبت میں مبتلا کرتی ہیں۔

(۱) طبیعت کی بیماری۔

(۲) ایک ہی عادت پر قائم رہنا۔

(۳) بری صحبت۔

طبیعت کی بیماری کا مفہوم تو یہ ہے کہ حرام اور مشتبہ اشیاء استعمال کرے۔ عادت کا مرض یہ ہے کہ میری طرف نظر رکھتے ہوئے غیبت کرے اور بُری صحبت کی بیماری یہ ہے کہ بُرے لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

نفس کے ذریعہ مذمت اور روح کے ذریعہ مکاشفہ حاصل ہوتا ہے۔

ہم اس راہ میں ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جو تلوار کی دھار سے زیادہ تیز اور ذرا سی لغزش جہنم واصل کر سکتی ہے اور اگر ہمیں دیدار میسر نہ ہو تو ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔

حضرت ابوبکر کتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز ہفتہ بوقت عصر ۱۹ شعبان ۲۴۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز ہفتہ بوقت عصر ۲۷ شوال ۳۲۲ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس مکہ معظمہ میں ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ تھا۔

Marfat.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- اولیاء اللہ ظاہر میں امیر اور باطن میں آزاد ہوتے ہیں۔
- استغفار ایک ایسا چھ حرفی لفظ ہے جو ان چیزوں کیلئے جامع و اکمل ہے۔
  (۱) معصیت کے بعد ندامت کے ساتھ توبہ کرنا۔
  (۲) بعد از توبہ گناہ کا بھی قصد نہ کرنا۔
  (۳) قبل از موت حقوق اللہ کی تکمیل کر دینا۔
  (۴) بعد از توبہ جسم کو ایسی مشقتیں دینا کہ جس طرح مشقتوں سے قبل اس نے بہت آرام پایا۔
- تصوف سر تاپا اخلاق ہے اور جس میں اخلاق کی زیادتی ہوگی اس میں تصوف بھی زیادہ ہوگا۔
- توکل نام ہے اتباع علم اور یقین کامل کا۔
- توبہ کے وقت در مغفرت کھل جاتا ہے۔
- ترک نفس اور غفلت پر اظہار تاسف تمام عبادات سے افضل ہے۔
- شہوت در حقیقت دیو کی لگام ہے اور جس نے اس کو زیر کرلیا گویا دیو کو زیر کرلیا۔
- صوفی وہ ہے جو عبادت کو مشقت نہ سمجھے۔
- جس طرح محشر میں خدا کے سوا کوئی معاون و مددگار نہیں ہوگا، اسی طرح دنیا میں بھی اس کے سوا کسی کو معاون تصور نہ کرو۔
- جب تک بہت زیادہ نیند نہ آئے ہرگز نہ سو۔ جب تک بھوک کی شدت نہ ہو مت کھاؤ۔ جب تک شدید ضرورت نہ ہو بات نہ کرو۔
- جسم کو دنیا سے اور قلب کو عقبیٰ سے وابستہ رکھو۔

Marfat.com

خدا اپنے محتاج بندوں کی حاجت روائی خود کرتا ہے۔

زہد و سخاوت اور نصیحت سے زیادہ کوئی شے سود مند نہیں۔

زاہد وہ ہے جو نہ ملنے پر خوش رہے۔ زندگی بھر ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو۔ مصائب پر صبر سے کام لے اور خدا کی رضا پر راضی رہے۔

نسیم سحری منجانب اللہ ایک ایسی ہوا ہے جس کا قیام عرش کے نیچے ہے اور وہ دم صبح دنیا میں پھر کر خدا کے بندوں کی گریہ و زاری اور طلب مغفرت اپنے ہمراہ لے جا کر خدا کے حضور پیش کر دیتی ہے۔

یہ تین چیزیں دین کی اساس ہیں۔

(۱) حق (۲) عدل (۳) صدق

حق کا تعلق اعضاء سے ہے یعنی اعضاء کے ذریعہ ذکر الٰہی کرتے رہو۔
عدل کا تعلق قلب سے ہے یعنی بذریعہ قلب نیک اور بد میں تمیز کرو۔
اور صدق کا تعلق عقل سے ہے یعنی عقل کے ذریعہ خدا کو پہچانو۔

حضرت ابو عبداللہ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طوس کے تمام مشائخ میں سب سے زیادہ ذی مرتبت اور عاشقان خدا میں سے تھے اور بہت سے مشائخین سے ملاقات کے علاوہ حضرت ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت سے فیضیاب ہوئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص عہد شباب میں عبادت سے گریزاں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کبر سنی میں ذلیل و رسوا کرتا ہے۔

جو شخص صدق دل کے ساتھ مرد حق کی ایک دن خدمت کرتا ہے، وہ

Marfat.com

تاحیات اس دن کی برکت سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اس سے اس شخص کے مراتب کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جو تمام عمر صوفیاء کی خدمت گزاری میں صرف کر دیتا ہے۔

جو شخص اس نیت سے ترک دنیا کرتا ہے کہ لوگ اس کو نگاہ عزت سے دیکھیں تو وہ بڑا دنیادار اور حریص ہے۔

مرید ہمیشہ غم میں مبتلا رہتا ہے۔ لیکن نہ سرور ہے نہ رنج و عذاب، مخالفین نفس سے ہی صوفی و زاہد بن سکتا ہے۔

ہر بندے کو اس کی وسعت کے مطابق معرفت عطا کی گئی ہے اور اسی کے مطابق معرفت کی مصیبت میں بھی مبتلا کیا گیا ہے تاکہ وہ مصیبت معرفت میں اس کی اعانت کرتی رہے۔

حضرت ابو یعقوب بن اسحاق نہرجوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت عظیم المرتبت بزرگ گزرے ہیں۔ صوفیاء کرام میں سے سب سے زیادہ نورانی شکل پائی تھی اور برسوں مجاور حرم شریف رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۳۳۰ ہجری میں مکہ معظمہ میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل توکل کو بلاواسطہ رزق حاصل ہوتا رہتا ہے اور جو مخلوق کے غم و راحت سے بے نیاز ہو وہ بھی متوکل ہے، لیکن توکل حقیقی وہی ہے جو آتش نمرود میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو حاصل رہا۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے بھی اعانت طلب نہیں کی، حالانکہ انہوں نے خود ہی دریافت کیا تھا کہ آپ کی خواہش کیا ہے؟

Marfat.com

آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے خدا کے سوا کسی کی خواہش نہیں۔ اس سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ متوکل ایسے مرتبہ کا حامل ہوتا ہے اگر آگ پر چلنے لگے تو آگ اس پر اثر انداز نہ ہو۔

اسلام کا راستہ جہلاء سے کنارہ کشی، علماء کی صحبت، علم پر عمل اور خدا کی عبادت کرنا ہے۔

بندہ جب حقیقت یقین تک رسائی حاصل کرلیتا ہے تو اس کیلئے نعمت بھی مصیبت بن جاتی ہے۔

بہترین عمل وہ ہے جس میں علم سے بھی رابطہ قائم رہے اور اعلیٰ ترین ہے وہ عارف جو جلال و جمال الٰہی میں سرگرداں رہے۔

جو بندہ بندگی میں رضا کا حامل نہیں ہوتا اور فنا و بقا کے مابین عبودیت کو قائم نہیں رکھ سکتا وہ اپنے دعوے میں کاذب ہے۔

خدا سے اعانت طلب نہ کرنے والا سدا ذلیل رہتا ہے اور جس نعمت کا شکر ادا کیا جائے وہ کبھی زائل نہیں ہوتی۔

خوشی کی تین قسمیں ہیں:

(۱) عبادت میں مسرت۔ (۲) یاد الٰہی میں مسرت۔

(۳) قرب پر مسرت۔

اور جس کو یہ تینوں مسرتیں حاصل ہوتی ہیں، وہ ہمیشہ مشغول عبادت رہ کر تارک الدنیا ہو جاتا ہے اور مخلوق اس کو برا تصور کرنے لگتی ہے۔

دنیا کی مثال دریا جیسی ہے اور آخرت اس کا کنارہ ہے اور تقویٰ اس میں ایک کشتی کی طرح ہے جس میں مسافر سفر کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیُ النُّوْرُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاجِدُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ الْوَاجِدُ الْقَیُّوْمُ ۔ اَلْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

ولجمی اس لئے عین حقیقت ہے کہ ہر شے کا مدار اسی پر ہے اور حق کے سوا ہر شے باطل ہے۔

شکم پُر بندہ ہمیشہ بھوکا رہتا ہے اور دولت مند اسلیئے فقیر رہتا ہے۔ کہ ہمیشہ مخلوق سے حاجت برآری کا مقتضی رہتا ہے۔

عارف کو کبھی ان تین چیزوں سے منقطع نہ ہونا چاہیے۔

(۱) علم (۲) عمل (۳) خلوت سے کیونکہ ان چیزوں سے انقطاع کرنے والا کبھی قرب الٰہی حاصل نہیں کر سکتا اور چونکہ عارف خدا کے سوا کسی کا مشاہدہ نہیں کرتا اس لئے اس کو کسی شے کا افسوس بھی نہیں ہوتا۔

علم حقیقی وہی ہے جس کی تعلیم اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو دی۔

حضرت شیخ ابو الحسن صائغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت تہجد ۱۲ محرم الحرام ۲۱۱ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۱۰ رجب ۳۳۰ ہجری کو قاہرہ میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نقشبندیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل محبت آتش عشق میں بھی ان لوگوں سے زیادہ خوش رہتے ہیں جو جنت کے عیش سے خوش ہوتے ہیں۔

اپنی ذات کو محبوب رکھنا ہلاکت کی نشانی ہے۔

جو حالت خوف کی وجہ سے ہوتی ہے وہی حالت ذوق حال سے رونما

Marfat.com

ہوتی ہے اور خوف کو اختیار کرنے والا نفس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔

- عدیم المثال ذات کیلئے کوئی دلیل قائم نہیں کی جاسکتی۔
- فساد طبع کی علامت یہ ہے کہ خواہشات و آرزو میں گرفتار رہے۔
- معرفت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کا احسان مند رہے۔ اس کی نعمتوں کی شکر گزاری سے خود کو قاصر تصور کرے اور خدا کے سوا ہر شے سے قطع تعلق کرکے سب کو اللہ تعالیٰ سے کمزور خیال کرے۔
- کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرید کی تعریف دریافت کی فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان پر زمین کشادگی کے باوجود تنگ ہوگئی اور ان پر ان کے نفوس تنگ ہوگئے۔"

مفہوم یہ ہے کہ مرید اس عالم کے سوا دوسرے عالم کا طالب رہتا ہے۔

حضرت شیخ عبداللہ منازل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز منگل بوقت عصر ۲۲ شعبان ۲۳۳ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت مغرب ۱۱ ذیقعد ۳۳۱ ہجری کو سیستان میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- احکام الٰہی کے مطابق روزی کمانے والا اس خلوت نشین سے افضل ہے جو روزی کمانے سے کتراتا ہو۔
- اللہ تعالیٰ نے عبادت کی اقسام یاد دلا کر استغفار پر اختتام کیا ہے۔

Marfat.com

- امور غیبی دنیا میں کسی پر واضح نہیں ہوتے اور جو لوگ اس کے مدعی ہوں وہ کاذب ہیں۔
- ایک لمحہ کا ترک ریا عمر بھر کی عبادت سے اولیٰ ہے۔
- بہترین ہے وہ وقت جس میں نفس کے وسوسوں سے مامون رہا جائے اور مخلوق کو تمہاری بدگمانی سے چھٹکارا حاصل رہے۔
- بندہ صرف انہیں اشیاء کا طالب رہتا ہے جو تم سے عشق کرتا ہو۔
- تارک فرائض یقیناً" تارکِ سُنّن بھی ہوگا۔ اور تارکِ سُنّت کے بدعت، میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔
- جو خود حیا کا ذکر کرکے خدا سے حیا نہیں کرتا وہ بدترین بندہ ہے۔
- جو مخلوق کے نزدیک برگزیدہ ہوں ان کیلئے اپنے نفس کو ذلیل رکھنا ضروری ہے۔
- حیا کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کو ہر لمحہ متکلم تصور کرتے ہوئے خود خوشی اختیار کرو۔
- حقیقی بندہ وہی ہے جو اپنے لئے بندہ نہ رکھے یعنی غلام نہ رکھے اور جب وہ اس فعل کا مرتکب ہوگیا تو عبودیت کی بجائے ابو بیت کا دعویدار بن گیا۔
- عارف وہی ہے جو کسی شے سے متعجب نہ ہو۔
- عشق صرف اس سے کرو جو تم سے عشق کرتا ہو۔
- عبودیت اختیاری نہیں بلکہ اضطراری شے ہے اور عبودیت کی لذت سے آشنا کبھی عیش و راحت کا طالب نہیں ہوتا۔
- مجبوراً" فقر اختیار کرنے سے فضیلت فقر حاصل نہیں ہوسکتی اور فقر

Marfat.com

حقیقی یہ ہے کہ فکر عقبیٰ کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔

- وقت گذشتہ کا تصور بھی بے سود ہے۔
- کوئی اپنے فرائض ترک نہیں کرتا بجز اس کے وہ سنتوں کو ضائع کر دیتا ہے اور یہ فرائض ترک کا سبب ہوتا ہے اور جو سنتوں کے ترک کرنے میں مبتلا ہوتا ہے وہ جلد ہی بدعتوں میں پھنس جاتا ہے۔

حضرت عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے مشائخین میں سے ہوئے ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت سے اوصاف حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کئے ہیں حتیٰ کہ وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں کسی دوسرے کو صوفی ہی تصور نہ کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولوالعزم مریدان میں سے تھے۔ سلسلۂ قادریہ سے منسلک تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- احوال پر ٹھہرنا۔ خدا سے علیحدہ ہونا ہے۔
- بہترین عمل وہ ہے جو سالکین نے کئے ہیں اور بہترین علم وہ ہے جس کے بارے میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو انہوں نے کہا ہے وہ نہ کہہ اور جو کچھ انہوں نے نہیں کیا، وہ شکر ہے۔
- باطن حق تعالیٰ کے نظر کرنے کی جگہ اور ظاہر خلق دیکھنے کی جگہ۔
- جو مرد اسرار کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہاں بھی دستیاب نہ ہو تو توحید میں طلب کرتے ہیں اور اگر اس میں بھی نہ پائیں تو تینوں میدانوں کو قطع دین اور دین کو طمع سے توڑ لیں۔

Marfat.com

جو شخص حق تعالیٰ کے سوا کسی دوسری شے سے آرام حاصل کرتا ہے' انجام کار وہی اس کے لئے آفت ہوگی۔

جو چیز بندوں کو آخرت سے باز رکھتی ہے' وہ دنیا ہے۔

جس کو صالحین کا ادب نصیب ہوتا ہے اس کو بساط کرامت کی صلاحیت نصیب ہوتی ہے۔ جس کو صدیقوں کا ادب نصیب ہوتا ہے اس کو انس و انبساط سے صلاحیت نصیب ہوتی ہے۔

جو نفس کے گرفتار ہیں وہ مقام قرب میں نہیں پہنچ سکتے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کی خطا جہاں میں مشہور ہوئی تو اشیاء ان کیلئے روئیں' لیکن سونا چاندی نہ رویا۔ حق تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں نہیں روئے تو جواب دیا کہ بار خدایا ہم ایسے شخص کیلئے نہ روئیں گے جو تیرا نافرمان ہو۔ حق تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں تمام اشیاء کی قیمت تم پر ظاہر کروں گا اور تمام اولاد آدم کو تمہارا خادم بنا دوں گا۔

دلوں کیلئے بھی شہوت اور روحوں کیلئے بھی شہوت ہے اور نفسوں کیلئے بھی شہوت ہے۔

(۱) دلوں کی شہوت مشاہدہ ہے۔

(۲) روحوں کی شہوت حق تعالیٰ کا قرب ہے۔

(۳) نفس کی شہوت لذت سے راحت حاصل کرنا ہے۔

نفس کی سرشت و پیدائش گستاخی پر ہے اس لئے مخالفت کے میدان میں آتا ہے۔ اور بندہ کو طلب سے باز رکھتا ہے۔ جس بندہ کو توفیق نہ ہو وہ نفس کے ساتھ برائی میں شریک ہوتا ہے۔

Marfat.com

رسولوں کا ادنیٰ مرتبہ، شہدا کا اعلیٰ مرتبہ۔ صلحا کا ادنیٰ مرتبہ۔ مومنوں کا اعلیٰ مرتبہ۔

سب غفلتوں سے بڑھ کر وہ غفلت ہے جو حق تعالیٰ سے غافل رکھے۔

سب عقلوں میں صحیح عقل وہ ہے جو توفیق کے مطابق ہو اور تمام طاعات سے بدترین وہ طاعت ہے جس سے غرور اور خود بینی اور سب گناہوں سے وہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد توبہ کی توفیق پیدا ہو۔

علم کی چار اقسام ہیں۔

(۱) علم مونث (۲) علم عبادت

(۳) علم عبودیت (۴) علم خدمت

منافق کی قوت کھانے پینے سے اور مومن کی قوت حق تعالیٰ کی ریاضت اور عبادت ہے۔

معرفت کے تین رکن ہیں۔

(۱) ہیبت (۲) حیا (۳) امن

محبت کی زندگی دل سے ہے مشتاق کے آنسوؤں سے اور عارف کی ذکر سے مواحد کی زبان سے اور صاحب تعلیم کی نفس سے۔

حضرت شیخ ابوبکر شبلی حنان الفردوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت مبارک بروز پیر بوقت صبح صادق ۲۲ شوال ۲۱۱ کو دمشق میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات بوقت مغرب ۱۴ ذوالحجہ ۳۳۴ ہجری کو بغداد کہنہ میں ہوا۔ جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع

Marfat.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اے اللہ جلشانہ! خلق نے تیری نعمتوں کیلئے تجھ سے محبت کی اور میں نے تیری بلاؤں کیلئے۔
- ایک پلک جھپکنے کا وقت اگر خدائے عزوجل سے غفلت ہوئی تو یہ اہل معرفت کیلئے شرک ہے۔
- ایک وقت میں نے عہد کیا تھا کہ حلال کے سوا کچھ اور نہ کھاؤں گا اور بیابانوں میں پھرتا تھا یہاں تک کہ میں ایک انجیر کے درخت تک پہنچا اور ہاتھ بڑھایا تو اس انجیر کے درخت میں سے آواز آئی کہ اپنے عہد کو قائم رکھو کیونکہ میں یہودی کی ملکیت ہوں۔
- ایک شخص نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر عرض کی کہ حضرت میرے بال بچے بہت ہیں اور مجھ سے کچھ بن نہیں آتا فرمایا: بھئی جتنے بچوں کا رزق تمہارے ذمہ ہو ان کو گھر سے نکال دو اور جتنے بچوں کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے ان کو گھر میں رہنے دو۔
- تصوف شرک ہے؟ تصوف دل کی حفاظت ہے۔ غیر سے اور غیر جو ہے تو من ہے۔ تصوف ضبط قویٰ ہے اور مراعات انفاس ہے۔
- جو اللہ کا بندہ ہوکر آگ سے ڈرے وہ آگ کا بندہ ہے اور جو جنت کا شوق رکھے وہ جنت کا بندہ ہے۔
- حق تعالیٰ نے مجھ پر طلوع کیا اور فرمایا جو شخص سوتا ہے وہ غافل ہے اور جو غافل ہوتا ہے وہ محجوب ہوتا ہے۔
- سرمایۂ وقت جو تمہیں نصیب ہوا ہے اسے بہت غنیمت سمجھو فردائے قیامت کوئی دوسرا سرمایہ نصیب نہ ہوگا یہی ہمیں دیا جائیگا۔

Marfat.com

شکورؐ حبیب صفی اللہ حبیب اللہ امینؐ صادق نبی اتقیٰ فضیؐ مقتدیؐ مجیبؐ خاتم الانبیا صفی اللہ کلیم اللہ عبداللہ کاملؐ حافظ رؤف رحیم لہ بہتی طہٰ مرتضیٰ سمؐ مصطفیٰ یٰسین اولیٰ مزملؐ ولیؐ مدثرؐ مبینؐ صدیقؐ طیبؐ ناصرؐ منصورؐ بصاحؐ امرؐ

شکر یہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے۔

شریعت یہ ہے کہ تو اس کی پرستش کرے اور طریقت یہ ہے کہ تو اس کی طلب کرے اور حقیقت یہ ہے کہ تو اس کو دیکھے۔

صوفی اس وقت صوفی ہوگا جبکہ وہ تمام جہان کو اپنا عیال سمجھے گا۔ صوفی وہ ہے جو لوگ سے منقطع ہو اور حق سے متصل ہو۔

صادق وہی ہے جو حرام شے کو زبان پر نہ رکھے اور انس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے ذات سے بھی تنفر پیدا ہو جائے۔

عارف وہ ہے جو کبھی تو ایک مچھر کی تاب نہ لاسکے اور کبھی سات زمینوں اور آسمانوں کو نوک پلک پر اٹھالیوے۔

عاشق کا نشان نہیں ہوتا اور محبت کا گلہ نہیں ہوتا اور بندہ کو دعویٰ نہیں ہوتا اور ڈرنے والے کو قرار نہیں ہوتا اور کوئی شخص بھی حق تعالیٰ سے نہیں بھاگ سکتا۔

علم ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ بذات خود اپنے نفس کو جانے۔

عبادت زبان علم ہے اور اشارت زبان معرفت ہے۔

عارف بھی زمانہ موسم بہار کی طرح ہوتا ہے جس طرح بہار میں گرج چمک سے پانی برسنے کے بعد خشک ہوائیں چلتی ہیں۔ رنگ برنگ پھول کھلتے ہیں اور پھولوں پر بلبلیں نغمہ سنج ہوتی ہیں' اسی طرح عارف بھی ابر کی طرح روتا ہے۔ برق کی طرح مسکراتا ہے۔ بادل کی گرج کی طرح نعرے مارتا ہے۔ ہوا کی مانند آہیں بھرتا ہے اور سر کو جنبش دے دے کر اپنی مرادوں کے پھول کھلاتا ہے اور پھولوں کو دیکھ کر بلبلوں کی طرح خدا کی یاد میں نغمہ سنجی کرتا ہے۔

Marfat.com

فنا نہ سوتی ہے اور ظہور لا ہوتی ہے۔

فقیر وہ ہے جو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی شے کے ساتھ مشغول نہیں ہوتا۔

فرمایا کرتے تھے کہ بیداری کی عادت ڈالنے کو میں نے فلاں فلاں رات اپنی آنکھوں میں نمک ڈالا تھا اور بعد میں سلائی گرم کرکے اپنی آنکھوں میں پھیری۔

کسی نے پوچھا آدمی مرید کب ہوتا ہے؟ فرمایا: جب اس کے حالات سفر و حضر غیب و حضور دونوں برابر رہیں۔

لوگوں کے ساتھ انس پکڑنا افلاس ہے اور سوائے ذکر حق تعالیٰ کے زبان کو حرکت دنیا وسواس ہے۔

معرفت کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اول معرفت الٰہی جو ذکر کی محتاج ہے۔

(۲) دوم معرفت نفس جو ادائیگی فرض کی محتاج ہے۔

(۳) سوم معرفت باطن یہ تقدیر الٰہی پر رضا مندی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

وہ سانس جو خدا کیلئے ہو وہ تمام عالم کے عابدین کی عبادت سے فزوں تر ہے۔

ہیبت الٰہی قلب کو گھلاتی ہے اور آتش محبت جان کو پگھلاتی ہے اور شوق نفس کو فنا کرتا ہے۔

ہمت نام ہے خدا کی طلب کا کیونکہ ماسوائے اللہ کے طلب کو ہرگز ہمت کا نام نہیں دیا جاسکتا اور اہل ہمت خدا کے سوا کبھی دوسری طرف

Marfat.com

متوجہ نہیں ہو سکتا لیکن صاحب ارادت بہت جلد دوسری طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور خدا کے سوا ہر شے سے استغنا کا نام فقر ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ منوریہ تھا۔ حضرت شیخ الشیوخ سیدۃ الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ ہر قوم میں ایک تاج ہے اور طائفہ کا تاج شبلی۔ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف ان آنکھوں سے نہ دیکھو جس سے تم دوسروں کو دیکھتے ہو۔ کیونکہ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی آنکھوں میں سے ایک آنکھ ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ سیدۃ الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ بوقت بعد نماز عشاء ۱۱ شعبان ۱۵۷ ہجری کو کوفہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات بوقت تہجد ۵ ربیع الاول ۳۳۵ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بغداد شریف کہنہ میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- اہل انس خلوت و مناجات میں ایسی باتیں کہتے ہیں کہ وہ عوام کو نظر آئیں۔
- ایسے ایسے شخص ہوئے ہیں جو یقین کی بدولت پانی پر چلے ہیں اور پیاس سے مرگئے۔ ان کا یقین بلند تھا۔
- اگر ایک شخص تمام دنیا کا مالک ہو جائے اس میں اگر حرص نہ ہوگی تو

Marfat.com

وہ نقصان میں نہ ہوگا۔ اور اگر اس میں کھجور کے دانہ کے برابر بھی حرص ہوگی تو وہ نقصان میں مبتلا ہوگا۔

اپنے دل میں اچھی طرح غور کرو کہ تمہارا معاملہ حق تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے۔

آدمی حق تعالیٰ کی محبت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ اسکی راہ میں اپنی جان کو سخاوت نہیں کرتا۔

بندہ وہ ہے جس سے خدمت میں کوتاہی نہ ہو۔ اور کسی سے شکایت نہ کرے۔ جس وقت اس کے یار اور بھائی اس کے پاس آئیں تو عبادت نفلی کو موقوف کر دے۔

بلا عارفوں کیلئے خراج اور مریدوں کو بیدار کرتی ہے اور غافلوں کو ہلاک کرتی ہے۔

تصوف وہ ہے جو تجھ کو تجھ سے مارتا ہے اور اپنے سے زندہ کرتا ہے۔

تصوف کی بناء آٹھ چیزوں پر ہے۔

(۱) سخاوت (۲) صبر (۳) رضا (۴) ایثار
(۵) غربت (۶) لباس صوف (۷) سیاحت (۸) فقر

سخاوت حضرت ابراہیم علیہ السلام میں اور رضا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں اور صبر حضرت ایوب علیہ السلام میں اور ایثار زکریا علیہ السلام میں اور غربت حضرت یحییٰ علیہ السلام میں اور لبس صوف حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور سیاحت حضرت یحییٰ علیہ السلام میں اور فقر حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔

توکل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا ہو جائے جیسے موجود ہونے سے پہلے تھا۔

Marfat.com

توکل کسب نہ کرنے کا یا کسب ترک کرنے کا نام ہے' بلکہ حق تعالیٰ کے وعدوں پر دل کے مطمئن رکھنے کا نام ہے۔

توبہ کے تین معنی ہیں۔

(۱) ندامت (۲) ترک عادت

(۳) اپنے آپ کو مظالم و خصومت سے پاک رکھنا۔

تفکر کی کئی اقسام ہیں۔

(۱) ایک تفکر وہ ہے جو حق تعالیٰ کی آیات میں کیا جائے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے معرفت پیدا ہوتی ہے۔

(۲) ایک تفکر وہ ہے جو حق تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات میں اس سے حق تعالیٰ کے ساتھ محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) ایک حق تعالیٰ کے وعدوں میں تفکر کرنا اس سے ہیبت ہوتی ہے حق تعالیٰ سے۔

(۴) ایک صفات نفس میں تفکر کرتا ہے اس احسان میں جو حق تعالیٰ کی طرف سے نفس پر ہے۔ اس سے حیا پیدا ہوتی ہے۔

ترک دنیا کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جاسکتا کہ انسان موٹے کپڑے پہن لے یا جو کی روٹی کھانا شروع کر دے۔ عالی شان گھروں سے منہ موڑ لے۔ جنگلوں کی راہ لے اور بیابانوں کو مسکن بنالے۔ یہ ہرگز درست نہیں اور نہ ہی کوئی باہوش انسان اسے ترک دنیا قرار دینے کی ضد کریگا۔ ترک دنیا اسے کہتے ہیں کہ دنیا میں رہو۔ لذیذ غذائیں کھاؤ لیکن جو ذائقہ محسوس ہو وہ جو کی روٹی کا محسوس ہو۔ مخمل بھی پہنو تو ٹاٹ کا گمان ہو۔ بحرے باغ میں بھی سفر کرو تو یوں لگے کہ سنسان و بیابان ریگستان کا

Marfat.com

سفر کر رہے ہو۔

جو قرآن کا پیرو اور حضور ﷺ کا مقلد نہ ہو اس کی تقلید نہ کرو۔

جو شخص دین کی سلامتی میں تن کی آسودگی، دل کی بے فکری اور تمام دوسرے عوارضات سے بچنا چاہتا ہے، اسے کہدو کہ لوگوں سے علیحدہ رہے، کیونکہ وقت ایسا آچکا ہے کہ سب سے علیحدہ رہنا خوف ہے۔

جس کا علم یقین تک اور یقین خوف تک اور خوف عمل تک اور عمل ورع تک اور ورع اخلاص تک اور اخلاص مشاہدہ تک نہیں پہنچا، اس کیلئے ہلاکت ہے۔

جو آنکھ حق تعالیٰ کی صفت کو عبرت سے نہ دیکھے اس کا اندھا ہونا ہی بہتر ہے اور جو زبان حق تعالیٰ کا ذکر نہ کرے وہ گونگی بہتر ہے اور وہ کان جو حق تعالیٰ کے سننے کے منتظر نہ ہوں ان کا بہرہ ہونا ہی اچھا ہے اور جو تن اس کی خدمت نہ کرے اس کا مردہ ہونا ہی بہتر ہے۔

جب حق تعالیٰ کو کسی کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو وہ اس کو صوفیوں میں داخل فرماتا ہے اور قاریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

جو مرید بیوی کرلیتا ہے وہ لکھنے پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے اسے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

جو شخص اپنے اور حق تعالیٰ کے درمیان کھانے کا تو برہ رکھتا ہے اس کو ذکر کرنے میں لذت نہیں ہوتی۔

جس کو ہمت ہے وہ بینا ہے اور جس کو ارادت ہے، وہ نابینا ہے۔

جب وہ ہر شے حق تعالیٰ کو مالک دیکھتا ہے اور سب کا ظہور حق تعالیٰ

Marfat.com

ہی سمجھتا ہے اور سب کا قیام خدا تعالیٰ سے پاتا ہے اور سب کی جائے بازگشت حق تعالیٰ کو جانتا ہے۔ جب سب باتیں بندے پر ثابت ہو جاتی ہیں' اس وقت رتبہ عبودیت پر پہنچتا ہے۔

چار چیزوں کا نام خلق ہے۔

(۱) سخاوت (۲) الفت (۳) نصیحت (۴) شفقت

حق تعالیٰ صاحبان ہمت کو عذاب نہ دیگا اگرچہ ان سے گناہ ہی کیوں نہ صادر ہوئے ہوں۔

حیا کیلئے حق تعالیٰ کی نعمت اور اپنی تقصیر کو دیکھنا ہے اور ان دونوں سے جو حالت پیدا ہو اسے حیا کہتے ہیں۔

حجاب تین ہیں۔

(۱) نفس (۲) خلق (۳) دنیا

یہ حجاب عام لوگوں کیلئے ہیں اور جو حجاب خاص لوگوں کیلئے ہیں وہ کل تین ہیں۔

(۱) دیکھنا عبادت کا۔ (۲) دیکھنا ثواب کا۔

(۳) دیکھنا کرامت کا۔

حق تعالیٰ اور بندے کے درمیان چار دریا ہیں جب تک بندہ ان کو طے نہ کرے حق تعالیٰ کا وصال نہیں ہوتا۔

(۱) دنیا کا دریا ہے جو زہد کی کشتی سے طے ہوتا ہے۔

(۲) آدمیوں کا دریا ہے اُس کی کشتی اُن سے دور رہنا ہے۔

(۳) ایک ابلیس لعین ہے اس کی مخالفت اس کی کشتی ہے۔

(۴) مخالفت نفس مخالفت ابلیس ہے۔

Marfat.com

خطرہ کی چار اقسام ہیں۔

(۱) ایک خطرات حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جو بندے کو آگاہی کی خبر دیتے ہیں۔

(۲) دوسرے فرشتوں کی جانب سے ہوتے ہیں جو بندے کو عبادت کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔

(۳) تیسرے خطرات نفس کی جانب سے ہوتے ہیں جو بندوں کو عیش و عشرت کی طرف بلاتے ہیں۔

(۴) چوتھے خطرات شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جو بندوں کو حسد، کینہ اور دشمنی کی طرف پکارتے ہیں۔

زمین اسی طرح گودڑی پوشوں سے مزین ہے جس طرح آسمان ستاروں سے۔

صوفی زمین کی مانند ہوتا ہے۔ تمام پلیدی اس پر ڈالی جاتی ہے اور وہ سرسبز ہو کر نکلتی ہے۔

صوفی وہ ہے جس کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دنیا کی دوستی سے پاک ہو اور حق تعالیٰ کا فرمان بجا لانے والا ہو اور اس کی تعلیم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح ہو اور اس کا اندوہ و غم حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح ہو اور مناجات میں اس کا اخلاص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ہو۔

صادق ایک روز میں چالیس حالتیں بدلتا ہے اور ریا کار چالیس برس تک ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔

عقلمند وہی ہیں جو تنہائی پسند کرتے ہیں۔

Marfat.com

عالم کی لغزش حلال سے حرام کیطرف متوجہ ہونا ہے اور درویش کی لغزش بقا سے فنا کیطرف جھکنا اور عارف کی لغزش کریم سے کرامت کیطرف متوجہ ہونا۔

کسی نے مراقبہ اور حیا کے متعلق سوال کیا تو فرمایا:

"مراقبہ غائب کا انتظار کرنا اور حیا شرم ہے حاضر سے۔"

مرید کو سوائے نماز کی چیزوں کے دوسری چیز نہ دیکھنی چاہیئے۔ قل ھو اللہ احد اور سورۂ فاتحہ ہی کافی ہے۔

محبت حق تعالیٰ کی امانت ہے۔

معرفت کی دو اقسام ہیں۔

(۱) معرفت تصرف (۲) معرفت تعرف

معرفت تصرف وہ ہے کہ اپنے آپ کو ان سے آشنا کرے اور معرفت تعرف یہ ہے کہ ان کو اپنے سے آشنا کرے۔

حضرت ابراہیم بن داؤد ورقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعہ بوقت بعد نماز ظہر ۱۶ رمضان المبارک ۲۲۹ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز ہفتہ بوقت نصف شب ۱۱ صفر ۳۳۶ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس یمن میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

ان چیزوں کو نظر انداز کرکے جہاں تک عقل انسانی کی رسائی ممکن ہو، مخلوق کے وجود کو ثابت کرنا داخل معرفت ہے۔

جب تک خطرے کا احساس رہے، قرب الٰہی کا حصول ممکن نہیں۔

Marfat.com

الْمُصَوِّرُ - الرَّشِیْدُ - الْوَارِثُ - الْبَاقِیْ - الْبَدِیْعُ - الْهَادِیْ - النُّوْرُ - النَّافِعُ - الْغَنِیُّ - الْمُغْنِیُ - الْجَامِعُ - الْمُقْسِطُ - مَالِکُ الْمُلْکِ - الرَّءُوْفُ - الْعَفُوُّ - الْمُنْتَقِمُ - التَّوَّابُ - الْبَرُّ - الْمُتَعَالِیْ - الْوَالِیْ - الْبَاطِنُ - الظَّاهِرُ - الْاٰخِرُ - الْاَوَّلُ - الْمُؤَخِّرُ - الْمُقَدِّمُ - الْمُقْتَدِرُ - الْقَادِرُ - الصَّمَدُ - الْاَحَدُ - الْوَاحِدُ - جَلَّ جَلَالُهٗ - الْحَیُّ - الْمُعْطِیُ - الْهَادِیْ

خدا کے سوا کسی اور کو صاحب اعزاز تصور کرنے والا خود ذلیل ہے۔

خدا دوستی کی علامت اطاعت و کثرت عبادت اور اتباع سنت ہے۔

سوال نہ کرنے والا راضی بررضا رہتا ہے کیونکہ دعا کی کثرت بھی رضا کے منافی ہے اور وعدہ الٰہی پر خوش رہنے کا نام توکل ہے۔

ظاہری اعتبار سے گو آنکھیں کھلی رہتی ہیں لیکن بصارت مفقود ہوتی ہے۔

فقیر ادب سے اس وقت واقف ہوتا ہے' جب حقیقت سے علم کی جانب رجوع کرتا ہے۔

نوشتۂ تقدیر سے زیادہ کی طلب سعی لا حاصل ہے' کیونکہ مقدورت سے زیادہ کبھی نہیں مل سکتا۔

مخلوق میں کمزور ترین وہ ہے جو ترک مخلوق پر قادر نہ ہو۔

مراتب کا مدار صرف ہمت پر ہے اور اگر ہمت کو امور دنیا پر صرف کیا جائے تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ لیکن اگر خدا کی رضا جوئی کے کام میں لایا جائے تو مراتب اعلیٰ تک رسائی کا امکان ہے۔

مالدار تو اپنے مال پر کفایت کرتا ہے' لیکن فقراء کیلئے توکل بہت کافی ہے۔

میری پسندیدہ چیزوں میں سے صحبت فقراء اور حرمت اولیاء ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو اسحق ابراہیم شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۳۳۷ ہجری میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

- اپنی ہستی سے آزادی کیلئے خلوص کے ساتھ عبادت الٰہی کی ضرورت ہے کیونکہ عبادت میں ثابت قدمی ماسوائے اللہ سے نجات دے دیتی ہے۔
- آئینے کو دیکھو اس میں ہر شخص اپنی ہی شکل دیکھ سکتا ہے۔ تم اپنے آپ کو آئینہ بنالو کہ خود غائب ہو جاؤ اور پھر اس میں وہی کچھ نظر آئے جو حقیقت ہو حقیقت مجردہ بن جاؤ۔
- احتیاج کی کوئی حد نہیں۔ یہ ایک لامتناہی سلسلہ کا نام ہے ایک پوری ہوگی دس مزید پیدا ہو جائیں گی۔
- اللہ سے ڈرتا رہ' کیونکہ اللہ سے خائف رہنے والے کے دل میں دنیا کی محبت باقی نہیں رہتی۔ اس کے دل سے دنیا کی محبت اور شہوت اس طرح نکل جاتی ہے جس طرح آگ سے دھواں۔
- بری باتوں سے کنارہ کشی کیلئے احکام شریعیہ کی پابندی ضروری ہے اور جو شخص خدا سے نہیں ڈرتا اور احسان کرنے کے بعد احسان جتاتا ہے' وہ نہایت کمینہ ہے۔
- پُر تکلف لباس رعونت اور تکبر پیدا کر دیتے ہیں۔
- توکل خدا اور بندے کے درمیان ایک راز ہوتا ہے اس راز کو راز ہی رہنا چاہیے۔
- تم کو کتنا لباس درکار ہے کچھ جانتے ہو؟ بہت زیادہ نہیں صرف اتنا کہ جب تم اسے پہن کر عاقلوں کے سامنے جاؤ تو وہ تمہیں بے وقوف نہ

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ

الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

جس نے اپنی عادتوں کو اپنا مالک بنالیا اس کی عبادتیں رائیگاں گئیں، لیکن جس نے عادتوں کو قابو میں کرلیا وہی بامراد عارف ٹھہرا۔

جو تم کھاؤ گے اس کے خواص اور اثرات بھی ہوں گے۔ جب دو چیزیں ملتی ہیں تو کوئی تیسری چیز وجود میں آجاتی ہے اور جب تین چیزیں مل جاتی ہیں تو کوئی نئی چیز وجود میں آجاتی ہے۔ اس طرح تم جو کھاتے ہو اس کے اثرات کہیں نہ کہیں اور کسی نہ کسی طرح ظاہر ہوتے ہیں۔

جب مرغن کھانے اندر جاتے ہیں تو یہ طبیعتوں میں فساد پیدا کرتے ہیں۔ مزاجوں میں شر کی صورت نمودار ہوتے ہیں۔

خائف رہنے والے قلب میں دنیا کی محبت اور شہوت باقی نہیں رہتی۔

دنیا میں خواہشات، خود پرستی، ہوس، طمع اور جاہ پرستی کے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ ان طوفانوں میں جو بڑے بڑے تناور درختوں کی طرح سینہ تان کر کھڑے رہنے کی کوشش کرے گا اس کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے گا، لیکن جو عاجزی اور فروتنی اختیار کرے گا وہ چھوٹے چھوٹے گھاس کے پودوں کی طرح محفوظ اور سلامت رہے گا۔

سواری کیلئے تمہاری ٹانگیں کافی ہیں۔ دوسرے جانوروں کو کم سے کم سمجھیں اور جب تم بیوقوفوں میں جاؤ تو وہ ہنسی نہ اڑائیں۔

تواضع بزرگی کی اور قناعت آزادی کی ضامن ہے۔

جو شخص مسجد میں خدا کی یاد زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں روز محشر جنت عطا فرمائے گا اور جو شخص صرف خدا کے واسطے سے مسلمانوں سے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا۔

Marfat.com

تکلیف دو یا پھر کوئی ایسی سواری جو تمہارے معیار کے عین مطابق ہو۔

صرف زبانی اور اخلاص کا دیدار چونکہ اپنی عبادت میں خلوص پیدا نہیں کر سکتا، اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے اور دنیا کی نگاہوں میں رسوا بنا دیتا ہے۔

صحبت اولیاء سے کنارہ کشی کرنے والا ایسے جھوٹے دعوؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عادت وہ ہے جس میں لذت نفوس پائی جائے اور عبادت وہ ہے جس کا خالص مقصود ملک القدوس ہو جائے وہ نماز ہو یا روزہ چاہے سونا اور کھانا ہو۔ ایک عارف کیلئے یہ سب عبادتیں ہیں۔

عارف کا دل اللہ کی بارگاہ ہوتا ہے۔

عبادت کرو تو یہ مت سوچو کہ تم دوسروں سے ممتاز اور برتر ہو۔ یہ ساری باتیں بردباری کی ہیں۔

فنا و بقا کا علم موقوف ہے۔ وحدانیت کے اخلاص و عبودیت پر اور اس کے علاوہ ہر شے غلط راستے پر ڈال کر مُلحد و زندیق بنا دیتی ہے۔

کھانا ایسا ہو کہ اس میں قسموں کی بہتات نہ ہو اور ایسا ہو جو جسم میں جا کے زندہ تو رکھے، لیکن فتنہ و فساد پیدا نہ کرے۔ شر سے بچائے۔

ہر لمحہ خدا کو یاد کرتے رہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پھر ہر لمحہ موت کو یاد کرو۔

Marfat.com

حضرت علی سہل اصفہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیب کی باتوں کا علم رکھتے تھے۔ اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر اور حضرت ابو تراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحبت یافتہ تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- ابتداء میں جس کی ارادت درست نہیں ہوتی، وہ انتہا تک محروم سلامتی رہتا ہے۔
- توانگری علم میں، فخر فقر میں، عافیت زہد میں، حساب کی قلت خاموشی میں اور خوشی مایوسی میں مضمر ہے۔
- جو خود کو خدا کے نزدیک سمجھتا ہے، وہ حقیقت میں بہت دور ہوتا ہے۔
- حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے قیامت تک لوگ قلب کے سلسلہ میں بحثیں کرتے رہیں گے، لیکن قلب کی حقیقت و ماہیت کبھی معلوم نہ ہوسکے گی۔
- خدا کے ساتھ حضوری یقین سے بہتر ہے، کیونکہ حضوری قلب میں اس طرح جانگزیں رہتی ہے جس میں غفلت کا دخل نہیں ہوتا اور یقین کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ کبھی آتا ہے اور کبھی جاتا ہے، لیکن اہل حضوری بارگاہ کے اندر رہتے ہیں اور اہل یقین دروازے پر۔
- خدا کو جاننے والا ہر شے سے باخبر ہوجاتا ہے۔
- دانشمند تو حکم الٰہی پر زندگی بسر کرتے ہیں، لیکن عارفین قرب الٰہی میں زندگی گزارتے ہیں۔
- رغبت عبادت توفیق کی علامت ہے اور علامت رعایت مخالفت سے کنارہ کشی ہے اور علامت بیداری رعایت اختیاری کرنا ہے اور علامت

Marfat.com

جہالت کسی شے کا دعویٰ کرتا ہے۔

میری موت اس طرح واقع نہ ہوگی کہ بیمار پڑوں اور لوگ عیادت کو آئیں، بلکہ خدا تعالیٰ مجھے پکارے گا اور میں حاضر ہو جاؤنگا۔

حضرت ابو عمرو نجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور کے بہت عظیم شیخ و صوفی اور زاہد و ورع کے اعتبار سے عدیم المثال بزرگ تھے اور نیشاپور میں مقیم تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اوامر و نواہی اور تصوف کے احکام میں صبر و ضبط نہایت ہی ضروری ہے۔

بہت سی بری باتیں جن کا ظہور انتہا میں ہوتا ہے لیکن یہ ظہور ابتداء کے فساد ہی سے نشوونما پاتا ہے۔

جب تک بندہ اپنے اعمال صالحہ کو ریا سے پاک نہیں کرلیتا، عبودیت میں اس کا قدم مستحکم نہیں ہوسکتا۔

جو حال علم کے نتیجہ میں حاصل ہو وہ خواہ کتنا ہی عظیم ہو ضرر رساں ہوتا ہے۔

جو بندہ وقت پر فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ لذت فرض حرام کر دیتا ہے۔

جس دیدار سے تہذیب حاصل نہ ہو اسکو ہرگز مہذب تصور نہ کرو، کیونکہ اس کو کسی طرح ادب کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

جس کی بنیاد ہی مستحکم نہ ہو اس کی تعمیر بھی مستحکم نہیں ہوسکتی، لہٰذا

Marfat.com

حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت صاحب کرامت و فراست بزرگ اور حضرت ابو سعید حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشد تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت سرخس (خراسان) میں ہوئی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- شروع ہی سے بری خصلتوں سے کنارہ کشی کی ضرورت ہے۔
- جو شخص مخلوق کے سامنے جاہ و مرتبت ترک کر دینے پر قادر ہوتا ہے، اس کے نزدیک ترک دنیا بھی دشوار نہیں رہتی۔
- جس کی فکر صحیح ہوگی اس کا قول سچا اور عمل اختیاری ہوگا۔
- خدا کے علاوہ کسی سے بھی انس رکھنا وحشت کا باعث ہے۔
- ذات خداوندی سے وابستہ رہنے والا کبھی بری خصلتوں کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔
- رضائے نفس بندے کیلئے آفت ہے۔

- اللہ تعالیٰ غیور ہے اور اس کی غیرت اس کی مقتضی ہے کہ جب تک وہ خود کسی کو توفیق نہ عطا کرے اس کی جانب راہ نہیں پاتا۔
- اصحاب کہف بلاواسطہ خدا پر ایمان لائے اس لئے وہ جوانمرد کہلانے کے مستحق ہیں۔
- جس کو خدا کی موافقت حاصل ہو جاتی ہے وہ کبھی اس کی مخالفت نہیں کرتا۔

Marfat.com

جو شخص خود اپنے نفس کو مودب نہ بنا سکے اسے واقف ادب نہیں کہا جا سکتا اور جو آداب قلب سے نابلد ہو وہ کبھی ادب سے واقف نہیں ہو سکتا اور جو ادب روح سے ناآشنا ہو اس کو کبھی قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔

جب تک نفس موجود ہے اس وقت تک اوامر و نواہی کی پابندی ضروری ہے اور اس سے کسی کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا اور ایسے مقامات پر ڈھٹائی سے کام نہ لینا چاہیے جب تک حرمت سے روگردان نہ ہو۔

عبودیت کی حقیقت دو چیزوں پر منحصر ہے۔

(۱) خود اللہ تعالیٰ کا محتاج تصور کرو' کیونکہ یہی عبودیت کی بنیاد ہے۔

(۲) اتباع سنت کرتے رہو کیونکہ اس میں راحت نفس نہیں ہے۔

موافقت امر نیک ہے اور اس امر نیک کی موافقت اس سے بھی افضل ہے۔

مصنوعات کا وجود ہی صانع کی دلیل ہے۔

نہ تو عہد ماضی کو یاد کرو اور نہ مستقبل کا انتظار کرو' بلکہ حال ہی کو غنیمت سمجھو۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر صیدلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زہد و ورع کا سرچشمہ اور وفا و رضا کا منبع و مخزن تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۳۴۰ ہجری میں نیشاپور میں ہوا جہاں مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اللہ نے دنیا کو کارخانہ حکمت بنایا ہے اور ہر فرد اپنی استعداد و کشف کے مطابق فیوض سے بہرہ ور ہوتا ہے۔
- آخرت کے دروازوں میں سے موت بھی ایک دروازہ ہے جس کے بغیر خدا تک رسائی ممکن نہیں۔
- انسان کیلئے خدا کی صحبت کرنا بہت ضروری ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا دوست ہوں اور اس کو اللہ تعالیٰ تک پہنچا کر دونوں عالم کی مرادیں پوری کروا سکیں۔
- بندہ حالت توکل میں اپنے نفس کی کوتاہیوں پر نگاہ رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے احسانات کو بھی پیش نظر رکھے۔
- بندے کیلئے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ وہ نفس کی قید سے رہائی حاصل کرے، کیونکہ نفس ہی اللہ اور بندے کے درمیان سب سے بڑا حجاب ہے اور جب تک نفس مردہ نہیں ہو جاتا، اس وقت تک خدا کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔
- جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے مابین صدق اختیار کیا وہ مخلوق سے چھٹکارا پا گیا۔
- جب تک بندہ اعتقاد و ارادے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دوستی حاصل

Marfat.com

نہیں کرلیتا اور ماسوا اللہ سے بے نیاز نہیں ہو جاتا اس وقت تک نفس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

جس نیک کام میں نمود و ریا کی جھلک ہو اس پر فخر نہ کرو۔

خدا تعالیٰ نے جس قدر مخلوقات تخلیق فرمائی ہیں اسی قدر اپنی جانب آنے کی راہیں بھی بنائی ہیں اور ہر فرد اپنی استعداد کے مطابق کسی ایک راستہ پر گامزن ہو تو خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔

خدا کی جانب سے تو بندے کی جانب راہ ہے لیکن بندے کی جانب سے خدا کی طرف راہ نہیں ہے۔

خالق کے ساتھ زیادہ ہم نشینی اختیار کرتے ہوئے مخلوق سے رابطہ کم کر دو۔

خاموشی اختیار نہ کرنے والا فضولیات کا شکار رہتا ہے' خواہ وہ اپنی جگہ ساکن ہی کیوں نہ ہو۔

سب سے بہتر وہ بندہ ہے جو دوسروں کو اپنے سے افضل تصور کرے اور یہ سمجھ لے کہ خدا کی جانب بہت سی جانے والی راہوں میں سب سے بہتر اس کی راہ ہے۔

ساری کائنات میرے لئے ایک حجاب و دشمن ہے لیکن اسمیں میں کیا کرسکتا ہوں۔ ہر بندے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی تمام حرکات و سکنات کو اللہ تعالیٰ کیلئے وقف کر دے اور شدید ضرورت کے بغیر اپنی حرکات و سکنات کو کبھی دنیا کیلئے استعمال نہ کرے اور ہمیشہ اپنی زبان کو لغو باتوں سے محفوظ رکھے۔

ہم جنس کو طلب کرنے والا اور غیر ہم جنس سے کنارہ کش رہنے

Marfat.com

والے کو مرید کہا جاتا ہے اور مرید کی زندگی فنائے نفس اور حیات قلب میں مضمر ہے کیونکہ قلب کی زندگی نفس کی موت بن جاتی ہے اور اعانت خداوندی کے بغیر انسان کو نفس امارہ سے کبھی رہائی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ہمیشہ ہمت پر نظر رکھو کیونکہ ہمت ہی ہر شے کی پیش رو ہے اور ہمت ہی پر تمام کاروبار کا انحصار ہے اور تمام چیزیں صرف ہمت ہی کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہیں۔

حضرت جعفر جلدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس شونیزیہ کے قبرستان میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۳۴۱ ہجری میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اگر اہل حق کا حصول چاہتے ہو تو بلند ہمت بن جاؤ اس لئے کہ بلند ہمتی کے بغیر مراتب مجاہدہ نہیں حاصل ہوسکتے۔
- اگر تم کسی درویش کو زیادہ کھانے والا پاؤ تو سمجھ لو کہ وہ خامی سے خالی نہیں ہے یا تو اپنی گذشتہ زندگی میں زیادہ کھانے والا رہا ہے یا پھر اس کے بعد ایسی حالت میں مبتلا ہوا ہے جس کی وجہ سے راستہ سے ہٹ گیا ہے۔
- ایمان کی مہلک اشیاء سے احتراز کرنا دانشمندی کی دلیل ہے۔
- تکوین فقراء کا ایک ایسا مقام ہے جس کے ذریعہ مراتب عظیم حاصل ہونے لگتے ہیں اور جو درویش تکوین سے بہرہ مند نہیں ہوتا وہ مراتب ترقی ہرگز حاصل نہیں کرسکتا۔
- تصوف اس حالت کو کہتے ہیں جس میں مکمل طور پر ربوبیت کا اظہار

Marfat.com

ہونے لگتا ہے اور عبودیت فنا ہو جاتی ہے۔

توکل کی تعریف یہ ہے کہ خواہ کوئی شے موجود ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں یکسانیت رہنی چاہیے بلکہ اگر نہ ہو تو خوش ہونا چاہیے اور اگر ہو تو غم رہنا چاہیے۔

جو شخص معرفت نفس کے لئے سعی نہیں کرتا اس کی خدمت قبول نہیں ہوتی۔

دینی و دنیاوی تمام مفادات صرف ایک لمحہ کے صبر سے حاصل ہو جاتے ہیں۔

روح صالحین ہر حال میں صداقت کے ساتھ مطالبہ کرتی رہتی ہے اور جس کی روح مجسم معرفت بن جاتی ہے وہی قلوب کے احوال کا راز دان بن سکتا ہے اور جس کی روح مجسم مشاہدہ بن جاتی ہے اس کو علم لدنی حاصل ہونے لگتا ہے۔

نفس کو کمتر سمجھتے ہوئے مسلمانوں کی تعظیم کرنا ہی شجاعت ہے۔

نفس اپنے لئے جدا جہد کرنے کو سعی نہیں کہا جاسکتا بلکہ سعی کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے دینی بھائیوں کیلئے کی جائے۔

نفس میں گرفتار رہنے والوں کو لذت نفس حاصل نہیں ہوسکتی اور نہ اپنے احوال کی لذت سے ہمکنار ہوسکتے ہیں اسی وجہ سے اہل حقیقت نے ان علائق کو منقطع کر دیا۔

Marfat.com

حضرت ابو العباس سیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس مرو میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۳۴۲ ہجری میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- انبیاء کو خطرات، اولیاء کو وسواس عوام کو افکار اور مشتاق کیلئے عزائم ہوا کرتے ہیں۔
- جب تک مومن اپنی ذلت پر اسی طرح صبر نہیں کرتا جس طرح اپنی عزت پر صابر رہتا ہے اس وقت اس کے ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔
- جس پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے اس پر لوگ بھی مہربان رہتے ہیں، لیکن جن پر قہر نازل ہوتا ہے لوگ بھی اس سے دور بھاگ جاتے ہیں۔
- سچے لوگوں کی زبان پر اللہ تعالیٰ علم و حکمت کا اجرا کر دیتا ہے۔
- شریعت کے احکام پر صبر، ممنوعہ اشیاء سے احتراز اور صالحین کی صحبت افضل ترین ریاضتیں ہیں۔
- عطا کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کرامت (۲) استدراج

کرامت تو یہ ہے جو کہ تمہارے لئے قابل ہو اور استدراج سے جو خوشی تمہاری طرف سے رد کر دی جائے۔

- لوح محفوظ میں تحریر شدہ شے کو بندہ ترک نہیں کر سکتا اور مقدرات کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا۔
- لالچ کی تاریکی نور مشاہدہ کیلئے حجاب بن جاتی ہے۔
- معارف سے باہر آنے کا نام معرفت ہے اور توحید کی تعریف یہ ہے کہ

Marfat.com

سوائے خدا کے قلب میں کسی کا گذر نہ ہو۔ یعنی توحید کا غلبہ اس حد تک فزوں ہو جائے کہ جو شے قلب میں داخل ہو اس پر توحید کا رنگ چڑھ جائے اور موحد وہی ہے جو بحر توحید میں غرق ہو کر خود بھی احد کی شکل اختیار کر لے۔

حضرت ابو القاسم نصر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رموز و عشق و معرفت اور شوق و محبت کے بحر بے کنار تھے۔ مدتوں مکہ معظمہ میں مجاور کی حیثیت سے زندگی گزاری۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ماہ ربیع الاول ۳۶۷ ہجری میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اتباع سنت سے معرفت' ادائیگی فرض سے قربت اور نوافل سے محبت حاصل ہوتی ہے۔
- اعمال صالح یہ ہیں۔
  - (۱) قرآن پر عمل پیرا ہونا۔
  - (۲) خواہشات و بد عادات کو ترک کر دینا۔
  - (۳) مرشد کی اتباع کرنا۔
  - (۴) مخلوق کو معذور خیال کرنا۔
  - (۵) اوراد وظائف پر حیلہ جوئی نہ کرتے ہوئے ندامت کے ساتھ پابند رہنا۔
- اہل محبت کا خدا کے ساتھ ایک ہی سا حال رہتا ہے اگر آگے قدم اٹھائیں تو غرق ہو جائیں اور اگر پیچھے ہٹیں تو نادم ہوں۔

Marfat.com

الصبور الرشید الوارث الباقی البدیع الہادی النور النافع الغنی المغنی الجامع المقسط مالک الملک الرؤف العفو المنتقم التواب البر المتعالی الوالی الباطن الظاہر الآخر الاول المؤخر المقدم القدیر القادر الصمد الواحد جل جلالہ الحی المعید الذی الماجد۔ الواجد القیوم۔ المبدئ المعید۔ المحیی۔ الولی۔ المتین۔ الوکیل۔ الباعث۔ المجید

الوہاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشہید

ابتداء میں تو یاد الٰہی کی تمیز رہتی ہے، لیکن انتہا میں یہ تمیز بھی ختم ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ غیور ہے اور اس کی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک وہ کس کو توفیق دعا نہ کرے اس کی جانب متوجہ نہیں ہو سکتا۔

بندہ دو نسبتوں کے مابین محصور ہے ایک نسبت آدم ہے جو شہوت و آفت کا موجب ہونے کی وجہ سے بشریت سے تعلق رکھتی ہے اس لئے یہ نسبت محشر میں منقطع ہو جائیگی، لیکن دوسری نسبت جو حق تعالیٰ سے منسلک ہے اور جس کے ذریعہ کشف و ولایت حاصل ہوتی ہے اس کا تعلق عبودیت سے ہے اور یہ نسبت کبھی منقطع نہیں ہوتی، کیونکہ جب باری تعالیٰ بندے کی نسبت اپنی جانب منسوب کرلیتا ہے تو پھر بندے پر کسی قسم کا غم و خوف نہیں رہتا۔

تصوف نور الٰہی میں سے ایک ایسا نور ہے جو حق کی دلیل ہوا کرتا ہے۔

جس نے خود کو خدا کے ساتھ وابستہ کرلیا، وہ فتنہ و فساد اور وساوس شیطانی سے نجات پاگیا اور جس میں خدا کو یاد رکھنے کی صلاحیت و قدرت ہوتی ہے وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا۔

جب بندے پر منجانب اللہ کوئی شے وارد ہونے لگے تو اس کیلئے فردوس و جہنم کو نظر انداز کر دینا ضروری ہے اور جب اس حال سے واپس ہو تو ہر شے کو عزیز خیال کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی ہو۔

جسم بندے کیلئے ایک قید خانہ ہے اور جب تک وہ اس سے باہر نہیں

Marfat.com

آجاتا سکون حاصل نہیں ہو سکتا اور نفس کی ذلت جسم کی قید سے نجات عطا کر دیتی ہے۔

جو شخص خود اپنے نفس کو مودب نہ بنا سکے اس کو واقف ادب نہیں کہا جا سکتا اور قلب کے آداب سے ناآشنا ہو وہ بھی ادب سے واقف نہیں ہو سکتا۔ اور ادب روح سے نابلد ہو اس کو کبھی قرب حاصل نہیں ہوتا۔

رجا بندگی کی جانب مائل کرتی ہے اور خوف معصیت و نافرمانی سے دور کر دیتا ہے۔ اور یہی خدا کے راستے کیلئے مراقبہ ہے۔

علوم ظاہری کے ذریعہ مرید کو راستہ دکھانے کی بجائے علوم باطنی سے تربیت دینی چاہیے۔

قلب جو کچھ حاصل کرتا ہے اس کی برکتیں جسم پر ظاہر ہوتی ہیں اور جو کچھ روح حاصل کرتی ہے اس کی برکتیں قلب پر وارد ہوتی ہیں۔

حضرت ابو العباس نہاوندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت عصر ۱۲ رمضان المبارک ۲۸۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک بوقت مغرب ۱۶ جمادی الاخر ۳۷۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس صحرائے بغداد شریف کہنہ میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تصوف نام ہے اپنے مراتب اخفا اور مسلمانوں کی عزت کرنے کا۔

جوانمرد خلق کیلئے راحت ہے نہ کہ وحشت۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْمُنْتَسِبُ الْمُتَعَالِیُ الْوَالِیُ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُغْنِیُ الْهَدِیُّ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُ الْمُتَعَالِیُ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

جوانمرد وہ ہوں گے جن کی جگہ نہ دنیا میں ہوگی اور نہ آخرت میں۔

دنیا پلید ہے اور دنیا سے زیادہ پلید وہ دل ہے جس کو حق تعالیٰ نے دنیا کے عشق میں مبتلا کیا ہے۔

ریاضت کے ابتدائی دور میں مکمل بارہ سال تک میں سرگرداں پھرا ہوں جب کہیں مجھے ایک گوشہ قلب کا انکشاف ہوا ہے۔

طمع کرنا جوانمردی نہیں ہے۔

عام لوگوں کی تو یہ تمنا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہمراہ ہو۔ لیکن میری خواہش یہ ہے کہ اللہ کی توفیق سے میں اپنی ذات کا مشاہدہ کرسکوں' لیکن آج تک میری یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔

فقر کی انتہاء تصوف کی ابتداء ہوتی ہے۔

مخلوق کے ساتھ قلیل اور خالق کے ساتھ کثیر صحبت اختیار کرو۔

حضرت ابو عبداللہ خفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات بوقت عصر ۱۴ شوال ۳۶۰ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت صبح صادق ۱۷ رجب المرجب ۴۷۱ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس شیراز میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ابتدا میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ملائکہ اور انس و جن کو تخلیق فرمایا پھر عصمت و کفایت اور جبلت کو تخلیق فرما کر حکم دیا کہ ہر نوع کے افراد ان میں سے ایک ایک شے کو اپنے لئے منتخب کرلیں چنانچہ ملائکہ نے عصمت کو اختیار کیا۔ جنات نے کفایت کو اور انسانوں نے

Marfat.com

جبلت کو منتخب کیا۔ اس لئے انسان کثرت کے ساتھ حیلہ سازی سے کام لیتا ہے۔

- اظہار فقر معیوب شے ہے۔
- اپنے تمام امور کو سپرد خدا کرکے مصائب پر صبر کرنے کا نام عبودیت ہے۔
- امید وصل میں مسرت۔
- جو کچھ میسر آئے اسے کھا کر خدا کا شکر کرے اور میسر نہ آئے تو صبر سے کام لے۔
- پاکیزگی کے ساتھ ہی دنیا سے رخصت ہونا وجہ راحت ہے۔
- رضا کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) حق کے ساتھ تدبیری رضا اختیار کرنا۔

(۲) حق سے حق کی تدبیر رضا اختیار کرنا۔

- زہد نام ہے زرو مال کو نظر انداز کر دینے کا۔
- صوفیاء کی شان یہ ہے کہ وہ صوف صفا کا لباس اختیار کرے یعنی صفائی باطن کے بعد صوف استعمال کرے اور ترک دنیا کے بعد اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔
- عہد گذشتہ میں صوفیاء جنات پر مخالف رہتے تھے، لیکن اب معاملہ برعکس ہے۔
- عبادت نام ہے دائمی غم و خوشی کو ترک کر دینے کا۔
- عبادت الٰہی سے نفس کو شکست دینے کا نام ریاضت ہے۔
- قابو یافتہ شے سے اعراض اور غیر قابو یافتہ شے کو طلب نہ کرنے کا نام

Marfat.com

قناعت ہے۔

مقدرات پر شاکر رہنا اور مصائب کا مقابلہ کرنے کا نام ہی تصوف ہے۔

مکشوفات غیبی ہی کا نام ایمان ہے۔

نفس و دنیا اور ابلیس سے کنارہ کشی کا نام تقویٰ ہے۔

حضرت شیخ ابو عثمان سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقائق و دقائق کا سرچشمہ اور کرامت و ریاضت کا منبع و مخزن تھے۔ مدتوں حرم شریف کے مجاور رہے۔ اور بے شمار بزرگان دین سے فیض حاصل کیا۔ ۳۷۳ ہجری میں ۱۲۰ سال کی عمر میں نیشاپور کے مقام پر وصال صد ملال ہوا۔ جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اولیاء کرام کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اولیاء کرام ہی میں شامل کر دیتا ہے۔

اعلیٰ ترین خصلت یہ ہے کہ جس شے کو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند نہ کرو اور جو شے تمہارے پاس موجود ہو اس کو پیش کر دو لیکن خود اس سے کچھ طلب نہ کرو اور خود ظلم سے احتراز کرتے ہوئے اس کے ظلم پر صبر و تحمل سے کام لو اور خود اس کی خدمت کرتے رہو لیکن خود اس سے کوئی خدمت نہ لو۔

اوامر کے مشاہدے کے بعد اتباع اور اوامر کا نام عبودیت ہے۔

بندۂ ربانی چالیس یوم تک کھانا نہیں کھاتا اور بندۂ صمدانی اسی یوم بھوکا

Marfat.com

رہتا ہے۔

جس کے اندر پرندوں کے چہچہانے اور درختوں کے ہلنے کے ساتھ ہوا چلنے سے کیفیت سماع پیدا نہ ہو تو وہ اپنے دعوٰے سماع میں کاذب ہے۔

جو شخص خلوت اختیار کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ یاد الٰہی کیلئے ہر شے کی یاد کو اپنے قلب سے خارج کر دے اور رضائے الٰہی کا طالب ہو کر خواہشات نفس کو ترک کر دے اور جو ان چیزوں پر کاربند نہیں ہو سکتا اس کے لئے خلوت مصیبت بن جاتی ہے۔

جو شخص خواہش و حرص کی وجہ سے مالداروں کا کھانا کھاتا ہے اس کو نہ تو فلاح میسر آتی ہے اور نہ وہ اس سلسلہ میں کوئی عذر پیش کر سکتا ہے' لیکن مجبوری کی وجہ سے یہ عذر قابل قبول ہو سکتا ہے اور مخلوق کی جانب متوجہ ہونے والا اپنے احوال کو ضائع کر دیتا ہے۔

جس وقت تک قلب طالب میں ذرہ برابر بھی نفس و دنیا کی محبت باقی رہتی ہے اس کو خاصان خدا کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

خدا تک رسائی کیلئے دو راہیں ہیں۔

(۱) نبوت (۲) اتباع نبوت

لیکن نبوت کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا ہے لہٰذا اتباع نبوت طالبین حق کیلئے لازمی ہے' کیونکہ اتباع نبوت کے بغیر واصل الی اللہ ہونا ممکن نہیں۔

ذاکر حقیقی کو اللہ تعالیٰ وہ نور عطا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ وہ ہستی کے ذرے ذرے کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے اور ایسی لذت سے ہمکنار ہو جاتا ہے کہ فنائیت کو ترجیح دینے لگتا ہے اس لئے کہ اس میں لذت کی قوت

Marfat.com

سے توقف کرتا ہے کہ جب بھی مجھ میں قوت آجائیگی تو اس وقت اس کو اکھاڑ دونگا تو یہ تصور بھی اس کیلئے غلط ہے کہ وہ جس قدر بھی توقف کرے گا خود کمزور ہوتا جائے گا اور درخت قوی ہوتا رہے گا۔

مرد وہی ہے جو خوف کی جگہ خوف اور رجا کی جگہ رجا اختیار کرے۔

ہر شے کو اس کی ضد ہی سے پہچانا جاتا ہے اس لئے جب تک صاحب اخلاص ریا کی برائی سے واقف نہ ہو۔ اخلاص کی اچھائی کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۱۱ شوال ۲۰۳ ہجری بغداد شریف کہنہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات ۱۱ صفر ۲۸۷ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس صحرائے بصرہ میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بندے اور خدا کے درمیان میں کوئی حجاب دعویٰ سے زیادہ غلیظ نہیں ہے اور خدا کے نزدیکی کا راستہ عاجزی سے زیادہ نزدیک تر کوئی دوسرا نہیں۔

پانچ چیزیں نفس کیلئے بمنزلہ گوہر کے ہیں

(۱) وہ درویش جس میں توانگری پائی جائے۔

(۲) وہ بھوک جس میں سیری کا اظہار ہو۔

(۳) وہ غمگین جو خوشی کا اظہار کرے۔

(۴) وہ مرد جو باوجود کسی کے ساتھ دشمنی کے دوستی کا اظہار کرے۔

Marfat.com

(۵) وہ شخص جو دن بھر روزہ رکھے اور رات بھر نماز پڑھے۔ اپنے آپ کو قوی ظاہر کرے۔

توبہ بلا خاموشی کے حاصل ہوتی ہے اور خاموشی بلا اطاعت نصیب نہیں ہوتی اور خلوت بلا حلال روزی کے حاصل نہیں ہوتی۔ حلال روزی بلا حق تعالیٰ کا حق ادا کئے کے میسر نہیں ہوتی اور حق تعالیٰ کا حق بلا جملہ اعضاء کے نگاہ رکھنے کے ادا نہیں ہوتا۔ یہ تمام متذکرہ چیزیں بلا توفیق الٰہی طلب کرنے کے حاصل نہیں ہوتیں۔

جب تک استاد زندہ ہو شاگرد کو مودب رہنا چاہیے۔

جس عمل میں مرشد کی متابعت نہیں ہوتی، وہ نفس کیلئے عذاب کا موجب ہے۔

جو شخص بدعتی کی مجلسوں میں بیٹھتا ہے وہ سنت سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص بدعتی کے سامنے ہنستا ہے حق تعالیٰ اس سے نور چھین لیتا ہے۔

جہالت سے زیادہ کوئی گناہ نہیں۔

چار چیزیں اختیار کرو تاکہ عبادت میں درستگی ہو۔ گرسنگی، درویشی خواری اور قناعت۔

حرام کھانے سے سات اعضاء گنہگار ہو جاتے ہیں۔

(۱) آنکھ (۲) زبان (۳) کان

(۴) پیٹ (۵) شرمگاہ (۶) ہاتھ (۷) پاؤں

اور ان سے ارادہ اور بلا ارادہ گناہ صادر ہوتا ہے جبکہ حلال روزی کھانے سے سات اعضا اطاعت میں پڑتے ہیں اور توفیق خیر ان کو نصیب ہوتی

Marfat.com

ہے۔

خلوت بلا حلال روزی کے درست نہیں اور حلال روزی حق تعالیٰ کی طرف سے میسر ہوتی ہے۔

شب و روز میں ایک وقت کھانا صدیقوں کا کام ہے۔

عمل اور عبادت بلا بھوکا رہنے کے خالص نہیں ہوتے۔

علماء کے تین گروہ ہیں۔

(۱) ایک وہ عالم ہیں جو عالم باطن ہیں اور اپنے علم کا اظہار اہل ظاہر پر کرتے ہیں۔

(۲) دوسرے وہ عالم ہیں جو اپنے علم کا اظہار اہل باطن پر کرتے ہیں۔

(۳) تیسرے وہ عالم ہیں جو ان کا علم ان کے حق تعالیٰ کے درمیان ہے اور اسے کوئی دوسرا نہیں جانتا۔

فقراء کو چشم حقارت سے نہ دیکھو، کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جانشین ہیں۔

میرے چھ اصول ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی کتاب سے تمسک کرنا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اقتدا کرنا۔

(۳) حلال روزی کھانا۔

(۴) لوگوں کو دکھ دینے سے باز رہنا اگرچہ مجھے تکلیف ہی کیوں نہ ہو۔

(۵) مسکرات سے دور رہنا۔

(۶) ادائیگی حقوق میں جلدی کرنا۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالحسن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت عظیم روحانی پیشوا اور چشمۂ حکمت و عصمت تھے۔
گو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر کے باشندے تھے لیکن عمر کا بیشتر حصہ بغداد میں بسر کیا۔
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صبد ملال ۳۹۱ ہجری میں ہوا۔
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اگر موجودہ دور میں پیغمبروں کا جواز ہوتا تو فرقہ ملا متیوں میں سے بھی ایک پیغمبر ضرور ہوتا۔
- پریشانیاں اور تفرقہ صرف ہستی کے ساتھ ہی وابستہ ہے، لیکن جب صوفی نیست ہو جاتا ہے تو اس کو خدا کے سوا نہ تو کچھ نظر آتا ہے اور نہ کسی سے بات کرتا ہے۔
- توفیق و عنایت الٰہی کے بغیر موافقت رغبت کا اظہار نہیں ہوتا اور ماسوا اللہ کو ترک کئے بغیر وصال خدا نہیں ہو سکتا۔
- توحید پانچ چیزوں پر موقوف ہے۔

(۱) رفع حدیث (۲) اثبات قدم
(۳) ہجرت اوطان (۴) مفارقت احوال (۵) نسیان

یعنی جس شے کا علم ہو اس کو فراموش کر دے اور جس کا علم نہ ہو اس کی جستجو نہ کرے اور ہر شے کو چھوڑ کر صرف اللہ کے ساتھ مشغولیت اختیار کرے۔

- جو شخص حقیقت اشیاء کا دعویدار ہو اس کے دلائل و شواہد اس کو جھوٹا ثابت کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

جب صوفی واصل الی اللہ ہوجاتا ہے تو اس کے اوپر حوادث کا اثر نہیں پڑتا اور صوفی وہی ہے جو عدم کے بعد موجود نہ رہے اور وجود کے بعد معدوم نہ دیکھے اور مخالفین کی کدورت سے قلب کو صاف رکھنے کا نام تصوف ہے۔

حالت مشاہدہ میں ایک لمحہ کی فکر بھی ہزار مقبول حجوں سے افضل ہے۔

سماع کیلئے ایسی دائمی تشنگی و اشتیاق کی ضرورت ہے کہ جس قدر بھی پانی پیا جائے تشنگی میں اضافہ ہوتا رہے اور یہ سلسلہ منقطع نہ ہو۔

عہد شباب ہی سے میں وظیفہ خوانی کا عادی تھا اور جس دن وظیفہ کا ناغہ ہو جاتا اس دن مجھ پر عتاب نازل ہوتا۔

میں نے اکثر و بیشتر صوفیائے کرام سے زہد کی تعریف پوچھی تو سب نے یہی کہا کہ مرغوب اشیاء کے ترک کر دینے کا نام زہد ہے۔

حقیقت میں صوفی وہی ہے جو مخلوق سے کنارہ کش ہوکر صرف خالق کا ہو رہے اور اس کے حصول قرب کے بعد مخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔

حضرت امام فخرالدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۲۵ رمضان المبارک ۳۴۱ ہجری کو "رے" شہر میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار ۴۰۴ ہجری کو "رے" میں ہی ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس "رے" میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

انسان کیلئے قیامت ایک ضروری چیز ہے، کیونکہ جس ذات نے انسان

Marfat.com

کو پیدا کیا اگر اس تخلیق سے اس کا صرف یہ مقصد ہو کہ وہ تکلیف اٹھائے تو یہ رحمت کے مخالف ہے اور اگر یہ مقصد ہے کہ نہ تکلیف اٹھائے اور لذت حاصل کرے کیونکہ یہ دنیا لذت و لطف کی نہیں بلکہ رنج والم کا گھر ہے۔ انسان کیلئے اس دنیا میں تکلیف اور مصیبت کے سوا کچھ نہیں۔ اس لئے ایسی دنیا کے بعد ایسی دنیا کا وجود ضروری ہے جو سعادت لذت اور عزت کا مرکز ہو۔

انسان جب کسی کام میں خدا کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرتا ہے تو یہ شدت ابتلا اور مصیبت کا سبب ہو جاتا ہے اور جب مخلوق کو چھوڑ کر خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ مقصد عمدہ طریقہ سے حاصل کرلیتا ہے۔ یہ تجربہ مجھ کو ابتدائی عمر سے آج تک برابر حاصل ہوتا رہا ہے جبکہ اب میری عمر ۵۷ سال ہوگی۔ اس سے میرے دل پر یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ خدا کے فضل و احسان کے علاوہ کسی چیز پر بھروسہ کرنے میں انسان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جتنا سونے اور مٹی کے درمیان فرق ہے اتنا ہی جاہل اور عالم کے درمیان ہے۔ علم تمام اوصاف حمیدہ سے اعلیٰ صفت ہے اور جہالت تمام صفات رذیلہ سے بدتر چیز ہے۔ کیونکہ ہر چیز کوئی چیز ہے مگر جہالت کوئی چیز نہیں۔

جب انسان مرجاتا ہے تو مخلوق سے اس کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے لیکن دو وجہوں سے اس عالم کی تخصیص ہو جاتی ہے ایک تو یہ کہ اگر اس کا کوئی نیک عمل باقی ہے تو یہ دعا کا سبب ہوگا اور خدا کے ہاں باقی ہے تو یہ دعا کا سبب ہوگا اور خدا کے ہاں دعا کا اثر ہوتا ہے۔

Marfat.com

اہل و عیال کے مصالح اور ادنیٰ حقوق سے تعلق رکھتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی حکمت کی بنیاد اسی اصول پر قائم ہے کہ سعادت اور راحت بغیر تکلیف و مصیبت کے حاصل نہیں ہوسکتی اس لئے جنت مصیبتوں سے اور دوزخ شہوت پرستوں سے گھری ہوئی ہے۔ خدا نے جنت کو اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کیلئے پیدا کیا تھا تاہم ان کو جنت سے اس اصول کی بناء پر نکالا کہ وہ تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرکے دائمی طور پر جنت میں داخل ہوں۔ اس لئے ان کو جنت سے نہیں نکالا گیا تھا کہ وہ دنیا میں رہ کر مرض تکلیف و مصیبت برداشت کریں بلکہ اس لئے کہ وہ جنت میں پہلے سے بہتر طریقہ پر داخل ہوں اور جنت کے پہلے اور دوسرے داخلہ میں کس قدر فرق ہے۔

دنیا میں کوئی لذت نہیں بلکہ جس چیز کو لذت خیال کیا جاتا ہے وہ کسی تکلیف سے بچنے کی ایک صورت ہے۔ کھانے اور پہننے کی لذت، بھوک، سردی اور گرمی کی تکلیف سے بچنے کا نام ہے۔ اس لئے انسان کیلئے صرف دو چیزیں ہیں۔ یا تکلیف یا تکلیف سے بچنا۔

حضرت شیخ ابو علی دقاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز منگل ۲۷ صفر ۲۷۹ ہجری کو فیض آباد میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت فجر ۱۳ ذیقعد ۴۰۵ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس نیشاپور میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

استاد و مرشد کے وسیلے کے بغیر کوئی بندہ خدا تک رسائی حاصل نہیں

Marfat.com

کرسکتا اور جو شخص ابتداء میں استاد و مرشد کی اتباع نہیں کرتا وہ جب تک کسی کامل استاد و مرشد کو اپنا رہنما نہیں بنا لیتا' اس وقت تک طریقت سے محروم رہتا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ بندوں پر عذاب کرتا ہے تو یہ بھی اس کی قدرت و طاقت کا اظہار ہے کیونکہ اس کے مستحق ہیں اور اگر وہ بخش دیتا ہے تو اس کی رحمت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اس کی رحمت کے مقابلہ میں تمام دنیا کے گناہ ذرہ برابر بھی وقعت نہیں رکھتے۔

اپنے ذاتی مفاد کیلئے مخلوق سے دشمنی مت کرو' کیونکہ دشمنی سے اپنی خودی کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ تم خود کچھ بھی نہیں بلکہ دوسرے کی ملکیت ہو۔ اور خودی کے دعویدار بن جانے کے بعد گویا تم اس بات کے بھی دعویدار ہوگئے کہ نہ تو تم ہیچ ہو اور نہ تم لوگ دوسرے کی ملکیت اور ایسی صورت میں تمہیں ثابت کرنا پڑے گا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارا مالک نہیں ہے تو پھر کون مالک ہے؟

اس مردے کی طرح زندگی گزارو جس کو مرے ہوئے بھی تین دن گذر چکے ہوں۔

بدنصیب ہے وہ شخص جو آخرت کو دنیا کے مقابلے میں فروخت کر دے۔

بارگاہ کے دروازے تک تو خدمت و بزرگی ہے لیکن بارگاہ میں داخل ہونے کے بعد ایک رعب طاری ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مقام قرب میں افسردگی رہتی ہے اور اس کے بعد فنائیت رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاضت و مجاہدات سے اولیاء کرام کے حالات سکون و راحت میں تبدیل

Marfat.com

ہو جاتے ہیں اور ان کی ظاہری حالت پہلی جیسی حالت سے تبدیل ہو جاتی ہے۔

جو محبوب کے مکان کا جاروب کش نہ بن سکے اس کا شمار عشاق میں نہیں ہو سکتا۔

جو خدا کے سوا کسی سے انس رکھتا ہو' وہ خدا کے انس کو قطع کر دینے والا ہے اور ذکر الٰہی کو چھوڑ کر کسی اور کا ذکر کرنا لغو و بے سود ہے۔

جو مرید ابتدا میں ہم و غم سے کنارہ کش رہتا ہے وہ انتہا میں جاکر ہمت چھوڑ بیٹھتا ہے۔ یہاں ہم و غم مراد خود کو ظاہری عبادت میں مشغول کر دینا ہے اور ہمت کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے باطن کو مراقبہ کے ساتھ جمع رکھے۔

جوانمردان مراتب کو بذریعہ جوانمردی حاصل نہیں کرسکتا اور جو ان مراتب پر فائز ہو جاتا ہے اس کی جوانمردی کا مقتضاء یہ ہونا چاہئے کہ یہاں سے چھٹکارا طلب نہ کرے۔

جس شخص نے پوری عمر میں احکام الٰہی کے خلاف کام کیا ہوگا اس کو اگر اللہ تعالیٰ قیامت میں جنت کا محل بھی عطا فرما دے گا جب بھی اپنی نافرمانی کو یاد کرکے اس کے حق میں جنت کی راحتیں عذاب جہنم بن کر رہ جائیں گی۔ اور جس شخص نے پوری عمر میں صدق دل کے ساتھ ایک کام بھی انجام دیا ہوگا اور اس کو قیامت میں اللہ تعالیٰ جہنم میں بھیج دے گا تو جس وقت بھی اس کو اپنا فعل یاد آئیگا جہنم کی آگ اس کیلئے سرد بن جائیگی اور وہ جہنم میں بھی جنت کی لذت سے ہمکنار ہوگا۔

جو شے منجانب اللہ بندوں کو بے طلب حاصل ہوتی ہے اس سے روح

Marfat.com

منور ہو جاتی ہے۔

حرام چیزوں کو چھوڑ دینے والا جہنم سے نجات پائے گا اور مشتبہ اشیاء سے احتراز کرنے والا داخل جنت ہوگا اور زیادہ کی ہوس سے کنارہ کشی کرنے والا واصل الی اللہ ہو جائیگا۔

سوء ادبی ایک ایسا شجر ہے جس کا ثمر مردود ہوتا ہے۔

شاہی دربار میں گستاخی کرنے والا بلند مرتبے سے گر کر دربانی پر آجاتا ہے اور وہاں سے بے ادب شخص گر کر ساربانی پر پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سوء ادبی سے کام لینے والا بہت جلد اپنے کیفرکردار تک پہنچ جاتا ہے۔

کوئی اگر ظاہری چیز کا مطالبہ کرے گا تو اس سے محاسبہ کیا جائیگا، لیکن اگر کوئی غائب شے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ محاسبہ سے بچ جائیگا۔

مرشد کی مخالفت مرشد کے تعلق کو منقطع کر دیتی ہے اور جو مرید اپنے مرشد کے قول و فعل پر معترض ہوتا ہے اس کیلئے مرشد کی صحبت بے سود ہے اور مرشد کی نافرمانی کرنے والے کی توبہ کبھی قبول نہیں ہوتی۔

مسرت طلب وجدان و دریافت کی مسرت سے اس لئے زیادہ ہے کہ مسرت وجدان میں جان کا خطرہ ہے اور مسرت طلب میں وصال کی امید۔

میری آج کی مصیبت کل کی دوزخ کی مصیبت سے زیادہ ہے، کیونکہ قیامت میں تو محض اہل جہنم ہی کا ثواب فوت ہوگا لیکن میرا آج کا نقد وقت مشاہدۂ الٰہی میں فوت ہو رہا ہے اس لئے میری مصیبت اہل جہنم کی مصیبت سے زائد ہے۔

وصال صرف ریاضت اور جدوجہد سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ یہ ایک

Marfat.com

فطری شے ہے جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ہم ان سب کو دوست رکھتے ہیں اور وہ سب ہم کو دوست رکھتے ہیں" لیکن اس جگہ اللہ تعالیٰ نے عبادت و اطاعت کا ذکر نہیں کیا' بلکہ صرف محبت کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت مغرب ۱۴ شوال ۳۱۳ ہجری کو طائف میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت چاشت ۱۰ رمضان المبارک ۴۲۵ ہجری کو خرقان میں ہوا۔ مزار مبارک اثنالکوفہ میں ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- ایک بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا: کہ الٰہی ملک الموت کو میرے پاس نہ بھیجنا کیونکہ میں جان اس کو نہ دوں گا کیونکہ میں نے جان اس سے نہیں لی ہے پھر اس کو واپس کیوں دوں۔ میں نے جان تجھی سے لی ہے اور تجھ ہی کو واپس دوں گا۔
- ایک روز میری بیوی نے مجھ سے کہا اگر تم مجھے ہوا میں پرندوں کی مانند اُڑ کر دکھاؤ تب میں تمہیں مانوں گی میں نے اُڑ کر دکھایا مگر وہ بولی تم اُڑتے تو ہو مگر تمہاری اُڑان پرندوں کی طرح نہ تھی اس لئے میں تمہاری ولایت کو نہیں مانتی۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطان محمود غزنوی کو نصیحت کی کہ چار چیزوں کا خیال رکھو۔

Marfat.com

(۱) خدائے عزوجل نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہے تم بھی دوسروں کے ساتھ نیکی کرو۔

(۲) خدا اور رسول ﷺ کے احکام بجا لاؤ اور مباحات سے پرہیز کرو۔

(۳) تم بندۂ خاکی ہو اپنے اصل کی طرف رجوع کرو۔

(۴) ہر نفس کو آخری سانس سمجھ اور موت سے غافل نہ ہو۔

اندوہ طلب کرو تاکہ آنکھوں سے آنسو نکلیں، اس لئے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کے گریہ کو بہت دوست رکھتا ہے۔

اگر سرود بجایا جاتا ہو اور اس سے مقصد طلب حق ہے تو یہ اس قرآن خوانی سے بہتر ہے جس کا مقصد حق نہ ہو اس لئے کہ مقصود مطلوب تو وہی اللہ ہی ہونا چاہیے۔

تین گروہوں کو حق تعالیٰ کے حضور میں حضوری ہے۔

(۱) صاحب علم مجرد۔ (۲) صاحب برقع و سجادہ۔

(۳) اہل کسب و ہنر۔

جو شخص کسی مومن کو دکھ دیتا ہے اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

جہان میں عام و عابد بہت ہیں تم اپنے بن جاؤ کہ جس طرح حق کو پسند ہو ویسے ہی تمہارے شب و روز گزریں۔ روشن ترین دل وہ ہے جس میں خلق کا گزر نہ ہو اور بہترین کام وہ ہے جس میں مخلوق کا اندیشہ نہ ہو۔

حلال ترین نعمت وہ ہے جو تمہاری کوشش سے حاصل ہو۔

خبردار ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرنا کہ تم تو کہو ہم خدا کے

Marfat.com

طلبگار ہیں اور وہ دوسری چیز کہے۔

صوفی مرقع و سجادہ نہیں ہوتا اور نہ صوفیوں کے رسم و عادات اختیار کرنے سے صوفی ہوتا ہے وہ شخص صوفی ہوتا ہے جو اپنی ہستی سے باہر آجائے اور خود باقی نہ رہے۔

صوفی وہ ہوتا ہے کہ اس کو سورج کی حاجت نہ ہو اور رات کو چاند ستاروں کی ضرورت نہ ہو اور اس طرح ہیت ہو جائے کہ ہستی کیلئے کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔

صدق وہ ہے کہ جو کچھ دل میں ہو وہ زبان پر لائے اور اخلاص وہ ہے جو محض حق کیلئے کیا جائے۔ اور نمائش خلق کا شائبہ بھی اس میں نہ ہو۔

کسی شخص کو خوش رکھنے کیلئے اس کیلئے ایک سانس بھی لی جائے تو یہ عبادت برسوں کے نماز روزے سے بہتر ہے۔

کسی نے پوچھا کہ کس طرح معلوم ہو کہ آدمی بیدار ہے اور غافل نہیں فرمایا:

"جب وہ حق کی یاد کرے تو سر سے پاؤں تک یاد حق سے متاثر نظر آئے۔"

مجھ میں وہ درد ہے کہ اگر اس درد کا ایک قطرہ بھی باہر آجائے تو حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے بھی بڑھکر طوفان برپا ہو جائے۔

نماز روزہ اچھی چیز ہے لیکن غرور و حسد دل سے دور کرنا ان کو زیادہ اچھا بنا دیتا ہے۔

وارث رسول صلی اللہ علیہ وسلم صرف وہ شخص ہوسکتا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی افعال میں کرے وہ شخص وارث نہیں جو کاغذ پر کاغذ

Marfat.com

سیاہ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن شہریار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال بروز اتوار ۸ ذیقعد ۴۲۶ ہجری کو دمشق میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

❁ اے درویشو! وہ دیکھو قندیل کی چمنی اور تیل کا مباحثہ ہو رہا ہے۔ قندیل کی چمنی کہتی ہے کہ میں تجھ سے زیادہ افضل ہوں۔ میری ہی وجہ سے مخلوق کو روشنی حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ تیل یہ جواب دے رہا ہے چونکہ میں نے خدمت خلق میں بڑی بڑی مصیبتیں اُٹھائی ہیں۔ کاشت ہوکر زمین میں ایک مقررہ مدت گزار کر پیداواری مراحل طے کرنے کے بعد میں کاٹا گیا۔ کولہو میں ڈالا گیا۔ پیسا گیا پھر اس قابل بنا کہ دنیا کیلئے روشنی کا سامان بہم پہنچا سکوں ان وجوہ کی بناء پر مجھے چمنی پر برتری حاصل ہے۔

❁ جو آدمی بچپن اور جوانی میں حق تعالیٰ کا مطیع ہوتا ہے' بڑھاپے میں بھی خدا کا مُطیع رہتا ہے۔ اس کا باطن معرفت کے نور سے روشن ہو جاتا ہے۔ حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہوکر اس کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں اور جو آدمی بچپن اور جوانی میں گنہگار اور خدا کا نافرماں رہتا ہے اور بڑھاپے میں خدا کی اطاعت کرتا ہے اس کو کمال شائستگی حاصل نہیں ہوتی۔ حکمت بھی اسے بہت دیر سے بلکہ بہت کم حاصل ہوتی ہے جیسے بقول سعدی شیرازی ۔

Marfat.com

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیز گار

جو شخص میری زیارت کا خواہش مند ہو اسے حسنہ اللہ آنا چاہیے کسی دنیاوی طمع سے نہیں۔ دنیاوی طمع سے جو شخص ملاقات کیلئے آتا ہے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ میں مخلوق خدا کو خدا کیلئے ملتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک میں خدا نے جو احکام صادر فرمائے ہیں میں ان تمام کا عامل ہوں۔

خدا کی عبادت کرنے کیلئے خدا سے ڈرنا اور مخلوق خدا کی بھلائی چاہنا عبادت کیلئے لازم ہے۔

ذکر حق پاک ہے اور روح بھی پاک ہے اس لئے پاک چیز کا پاک چیزوں میں گزر ہوتا ہے۔

صوفیت اور درویشی مشکل کام ہیں اس راہ پر جو آدمی گامزن ہوگا اس کو لوہے کے چنے چبانے پڑیں گے۔

عزیز من! میرے سامنے توبہ کرنے کے بعد جو شخص توبہ شکنی کرتا ہے وہ دنیا اور آخرت کے عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علم پر عمل نہ کیا جائے تو وہ بے روح کے قالب کی طرح ہوگا۔

مرد کامل وہی ہے جو لے لے اور دیدے وہ مرد آدھا ہے جو لے لے مگر دوسرے کو کچھ نہ دے اور جو شخص نہ کچھ لے اور نہ کچھ دے وہ مردانگی صفت سے خارج ہے۔

نیکوں اور عامل لوگوں کی صحبت اختیار کیا کرو کیونکہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "اللہ ہمیشہ اس امت کی حفاظت فرماتا ہے جو تین کاموں

Marfat.com

سے ہمیشہ اپنا دامن بچا رکھے اول یہ کہ نیک لوگ بروں کی صحبت میں نہ جائیں دوم یہ کہ اچھے لوگ بروں کو اپنا بڑا نہ بنائیں اور سوم یہ طریقت والوں کے رشتہ داروں اور سنت کے پیروکار ظالموں سے ملاپ نہ رکھیں۔ ایسے کام کرنے والی امت کو خدا ہمیشہ اپنی حفاظت میں لے رکھتا ہے۔"

ہمیشہ علوم شرعی حاصل کرو کیونکہ اہل طریقت و حقیقت کو کسی حال میں علوم سے چھٹکارا نہیں علم سیکھنے کے بعد ریاکاری اور دکھاوے سے پرہیز کرو اور جو جانتے ہو اس کو چھپاؤ نہیں ہمیشہ خدا کی رضا جوئی کی کوشش کرو۔

حضرت شیخ ابوالعباس قصاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اپنے دور کے صدیقین میں ہوتا تھا۔ لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حامل مملکت کے خطابات سے یاد کرتے تھے اور حضرت شیخ ابوالخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم المرتبت بزرگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارادت مندوں میں شامل تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل دنیا کی محبت سے زیادہ ثواب اس چیز میں ہے کہ بھوک میں ایک لقمہ کم کھایا جائے اور اہل دنیا جس شے کو عزت و توقیر کی نظروں سے دیکھتے ہیں عقبیٰ میں ان کی حیثیت ذرہ برابر بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ فناء بقا اور نور و ظلمت ہر شے سے مبرا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہزاروں بندوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔

Marfat.com

ابلیس کشتہ خداوندی اور کشتہ الٰہی کو سنگسار کرنا شجاعت کے منافی ہے۔

اگر اللہ محشر میں تمام مخلوق کا حساب میرے سپرد کر دے تو میں مخلوق کو چھوڑ کر تمام حساب کتاب ابلیس ہی سے کروں۔

آپ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اگر لوگ تم سے یہ کہیں کہ کیا تم خدا کو جانتے ہو تو یہ مت کہو کہ جانتا ہوں کیونکہ یہ شرک ہے اور یہ بھی مت کہو کہ نہیں جانتا ہوں کیونکہ یہ کفر ہے۔ لیکن اس طرح کہو کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات کا واقف کیا اپنے فضل و کرم اور مہربانی سے۔

بندوں میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ بندہ ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے کرم سے اس کی ہستی پر آگاہ فرما دے۔

تمام مخلوق خدا سے آزادی طلب کرتی رہتی ہے، لیکن میں اس سے بندگی کا طالب رہتا ہوں کیونکہ بندے کی سلامتی اس کی بندگی میں ہی ہے اور آزادی طلب کرنے سے بندہ ہلاکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

جب تک من و تو کا جھگڑا باقی رہتا ہے اس وقت تک اشارات و عبارات بھی ظاہر رہتی ہیں لیکن جب یہ فرق ختم ہو جاتا ہے تو اشارات، عبارات یکسر طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ کا قیام ہے وہاں ارواح کے سوا کسی کا گزر ممکن نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز مردہ نہیں ہیں بلکہ تم خود مردہ ہو اس لئے تمہاری آنکھیں ان کو مردہ دیکھتی ہیں۔

Marfat.com

خلق الٰہی اختیار کرو ورنہ سدا غم و آلام میں گرفتار ہو گے اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے بھلائی کا خواہاں ہوتا ہے اس کے اعضاء کو مکمل علم بنا کر ہر عضو کو سلب کرکے اپنی جانب کھینچ کر نیست کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیستی میں اپنی ہستی کا ظہور فرما دے اور جب بندہ نیست ہو جاتا ہے اور اس پر خدا کی ہستی کا ظہور ہوتا ہے تو اپنی صفات کے ذریعہ جب مخلوق کا مشاہدہ کراتا ہے تو وہ بندہ مخلوق کو میدان قدرت میں ایک گیند کی طرح پاتا ہے اور اس گیند کو اللہ تعالیٰ گردش دیتا رہتا ہے۔

خدا نے دنیا میں ایسے لوگ بھی پیدا کئے جنہوں نے دنیا کے ہر عیش و راحت کو اہل دنیا کیلئے چھوڑ دیا اور عقبیٰ کی تمام راحتیں اہل عقبیٰ کیلئے چھوڑ دیں اور خود اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے سے بے نیاز ہو گئے اور ان کو اس پر فخر بھی ہے کہ خدا نے بارگاہ ربوبیت میں مرتبۂ عبودیت عطا کرکے اپنا بندہ ہونے کا اعزاز عطا فرمایا' اس لئے اس میں دین و دنیا میں اس کے سوا کسی دوسری شے کی احتیاج باقی نہیں رہی۔

دنیا تو نجس ہے لیکن وہ قلب اس سے بھی زیادہ نجس ہے جس نے دنیا کی محبت اختیار کر لی۔

شب و روز میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں جس میں بندوں پر خدا کا فیضان نہ ہوتا ہو اور خدا کے سوا دوسری شے کے طلبگار در حقیقت دو خداؤں کے پرستار ہوتے ہیں۔

قرب الٰہی میں رہنے والے بندے مخلوق سے دور رہتے ہیں اور مخلوق کو ان کے احوال کا پتہ نہیں چلتا۔

مرید مرشد کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے اور اس آئینہ میں اسی طرح دیکھا

Marfat.com

جاسکتا ہے جیسے مرید نور ارادت سے مشاہدہ کرتا ہے اور صحبت مرشد کا فائدہ ایک سو رکعت نفل سے بھی فزوں تر ہے۔

میری طاعت و معیت دو چیزوں سے وابستہ ہے۔

(۱) اول جب میں کھانا کھاتا ہوں تو میرے اندر ارتکاب معصیت کا جذبہ رونما ہوتا ہے۔

(۲) دوم کھانا نہ کھانے کی صورت میں جذبۂ عبادت پیدا ہو جاتا ہے۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ کھانے سے عبادت الٰہی سے نفرت اور رغبت گناہ پیدا ہوتی ہے اور فاقہ کشی سے نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اور خود بخود عبادت کی جانب قلب متوجہ ہوتا ہے اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ ترک غذا خود ایک ایسی عبادت ہے جو عبادت کی رغبت پیدا کرتی ہے۔

میرا وجود حضرت آدم علیہ السلام کیلئے باعث فخر اور حضور اکرم ﷺ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یعنی قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام اس بات پر فخر کریں گے کہ میں ان کی اولاد میں سے ہوں اور حضور اکرم ﷺ کی آنکھیں اس چیز سے ٹھنڈک حاصل کریں گی کہ میں ان کی امت میں سے ہوں۔

محشر میں تمام پرچموں سے زیادہ بلند میرا پرچم ہوگا اور جب تک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک میرے پرچم تلے نہیں آجائیں گے میں باز نہیں آؤں گا۔

میرے زہد کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ میں نے ہاتھ میں بیلچہ لئے ہوئے بحر غیب کے ساحل پر ایک بیلچہ مارا، تو عرش سے تحت الثریٰ تک ہر شے کو

Marfat.com

منہدم کر دیا پھر دوسرا بیلچہ مارا تو کچھ بھی باقی نہ رہا۔ یعنی پہلے ہی اقدام میں تمام چیزیں میرے سامنے سے ہٹ گئیں۔

نیکوں کی صحبت اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور تمہیں ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جن کی صحبت ظاہر و باطن کو نورِ معرفت سے مجلّٰی کر دے۔

ہر صوفی کسی شے یا مرتبہ کا خواہشمند ہوتا ہے لیکن میں کسی بھی شے اور مرتبہ کا خواہاں نہیں ہوں۔ البتہ یہ ضرور چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خودی کو مجھ سے دور فرما دے۔

حضرت ابو سعید بن ابو الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت عصر ماہ محرم الحرام ۳۵۷ ہجری کو غزنی میں ہوئی، جبکہ وصال صد ملال بروز جمعۃ المبارک ۴ شعبان ۴۴۰ ہجری کو ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اقدس دامنہ میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تک پہنچنے کی ایک ہزار بلکہ کائنات ارضی کے ہر ایک ذرے کے برابر راہیں ہیں، مگر سب سے آسان اور محفوظ راہ یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق کو آرام اور راحت پہنچائی جائے۔

انکساری ہی انسان کو اللہ کے قریب لاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی نیاز مندی اور عاجزی سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں۔ اگر انکساری سخت پتھر پر گرے تو وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ طریقت کا اصل اصول بھی یہ ہے اور اللہ کی دلیل بھی انکساری ہی

Marfat.com

ہے۔

اول حال میں تو صوفی ہر وقت مجاہدہ و ریاضت میں مصروف ہوتا ہے۔ لوگ چونکہ ظاہر پرست اور ظاہر بین ہوتے ہیں جب وہ عبادات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ان کے صدق میں اضافہ ہوتا ہے اور جب مجاہدات کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے اور سکون و راحت کا وقت آتا ہے جو پہلی حالت کے برعکس ہوتا ہے تو لوگ بدظن ہو جاتے ہیں' حالانکہ یہ حالت بھی حق ہوتی ہے اور حق کا انکار زندیقیت ہے۔

انسان ایک دن میں تیس ہزار سانس لیتا ہے جو سانس اللہ کی یاد کے بغیر لیا جائے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ سانس ایسے مردار کی طرح ہے جس سے ہر ایک بدبو محسوس کرتا ہے۔

اگر بندہ اللہ سے راضی ہے تو وہ بھی اپنے بندے سے راضی ہے۔

اگر چاہتے ہو کہ تمہارا عمل آسان ہو تو بغیر طمع کے کرو۔

بندہ اور خدا کے درمیان نہ تو آسمان و زمین حجاب ہیں اور نہ ہی عرش و کرسی بلکہ اس کا تکبر و پندار خود حجاب ہے۔ جب یہ پردے درمیان سے اُٹھ جائیں گے خدا تک پہنچ جائیگا۔

بوجھ اُٹھائے بغیر تمہیں چھوڑا نہیں جائیگا۔ اگر حقیقت کا بوجھ اُٹھاؤ تو نقد راحت ملے گی' کل آرام ملے گا۔ اگر باطل کا بوجھ تمہاری گردن پر ہوگا تو اس کا فائدہ دنیا میں ہے نہ کہ آخرت میں۔

تمام ڈر ہمارے نفس کی وجہ سے ہے' اگر اسے نہ مارو گے تو وہ تمہیں مار دے گا۔ اگر اس پر سختی نہ کرو گے تو وہ تم پر سختی اور قہر کریگا۔

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی مرید کی شادی ہوتی تو اس کی بیوی کو

Marfat.com

تین چیزوں کی تلقین فرماتے۔

(۱) تمہارا خاوند جو چیز کھانے کیلئے لائے اس کی حفاظت کرنا کچھ بچ جائے تو خاوند کی مرضی کے بغیر خرچ نہ کرنا۔ جس طرح عورتیں سوت کی چند تاریں علیحدہ رکھ کر اس کے عوض کچھ نہ کچھ خریدتی رہتی ہیں۔

(۲) جو کچھ پکانا ہو پہلے دھو لیا کرو خواہ گوشت ہو یا سبزی یا دال۔

(۳) گھر میں جالا کبھی نہ لگنے دینا' کیونکہ اس میں شیطان ڈیرہ لگا لیتا ہے اور ہمارے مرید شیطان سے دور رہتے ہیں۔

جو چیز اللہ کی نہیں وہ کچھ نہیں جو بندہ اللہ کا نہیں وہ انسان نہیں۔

جہاں تم اپنا وجود تسلیم کرتے ہو وہاں دوزخ ہے اور جہاں اپنے وجود کی نفی کرتے ہو وہی بہشت ہے۔

جو استاد کا ادب نہیں کرتا' وہ بطال ہے۔

جو شخص سانس سے زندہ رہتا ہے' وہ موت سے مر جاتا ہے۔ جو اخلاص اور صدق سے زندہ رہتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا۔ وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتا ہے۔

سرکشی کفر ہے۔ غیر اللہ پر بھروسہ شرک ہے اور اللہ کی رضا پر خوش رہنا فرض ہے۔ جو چیز اللہ سے ہٹا دیتی ہے وہی مذموم ہے۔

دل کی پریشانی دنیا کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب تک یہ رہے گی مطمئن نہیں ہوگا۔

کسی شخص نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو کیوں پیدا کیا فرمایا۔ اس کی تین وجوہات تھیں۔

Marfat.com

(۱) اولاً" اللہ کی قدرت بے پایاں تھی' اس کا نظارہ کرانا چاہتا تھا۔

(۲) اس کی نعمتوں کے انبار لگے ہوئے تھے انہیں کھلانا چاہتا تھا۔

(۳) اس کی رحمت زیادہ تھی اسے گناہگاروں کی ضرورت تھی۔

قیلولہ کے وقت درویشوں کے ساتھ بیٹھنے والے کو ایک دن میں ایک سو بیس رحمتیں ملتی ہیں۔

کسی نے پوچھا یا شیخ! وساوس شیطان اور الہام میں کیا فرق ہے فرمایا:
"الہام وہ ہے جس میں تجھے کہا گیا کہ کمر کی پیٹی کاٹ کر میرے پیروں کو سردی سے محفوظ کر اور شیطانی وسوسہ وہ تھا جس نے تجھے اس کام سے روکا۔

نیکی کی تکمیل تک شیطان حملہ کرتا رہتا ہے۔ یاد رکھو نیکی کا جب بھی خیال آئے اس میں جلدی کرنی چاہیے اور پھر زندگی بھر غرور نہیں کرنا چاہیے۔

ہزار دوست کم ہوتے ہیں اور ایک دشمن بڑا ہوتا ہے۔

حضرت قطب الدین اولیاء ابو اسحق ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احکام الہیہ کی ادائیگی اور اتباع سنت میں اپنی نظیر آپ تھے' اس لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کو تریاق اکبر کہا جاتا ہے۔ جو شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دعا کرتا ہے' پوری ہو جاتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۸ ذیقعد ۴۴۶ ہجری کو ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل دنیا تو انسان کے ظاہری اعتقاد کو دیکھ کر اس کو محبوب قرار دیتے

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِ الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ

الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

ہیں، لیکن خدا تعالیٰ باطنی عیوب سے معیوب قرار دیتا ہے۔

اللہ کی راہ میں تھیلی کا منہ کھول دینے کے لئے خداوند جنت کے دروازے کشادہ کر دیتا ہے اور اس کی راہ میں بخل کرنے والوں پر جنت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عام بندوں پر عذاب اور خاص بندوں پر عتاب نازل کرتا ہے اور جس وقت تک عتاب باقی رہتا ہے محبت بھی باقی رہتی ہے۔

اگر تم پہلے لوگوں جیسا بننا چاہتے ہو تو اس بات کی کوشش کرو کہ اگر تم ان جیسے نہیں بن سکتے تو کم از کم ان کے احباب میں شامل ہو جاؤ۔

ایمان خاص ہے اور اسلام عام ہے۔

انس الٰہی اور مناجات سے لذت حاصل نہ کرنے والا موت کے وقت سب سے زائد بدنصیب ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہے جو خدا کا انس اور مناجات حاصل کرکے دنیا سے رخصت ہو۔

بندہ خوف زدہ کیوں نہ ہو جبکہ ایک طرف نفس و شیطان ہے اور دوسری جانب سلطان اور ان دونوں کے مابین بندہ عاجز و مجبور ہے۔

جوانمرد وہی ہے جو لیتا اور دیتا رہے۔ اور نیم مرد وہ ہے جو لیتا نہ ہو بلکہ دیتا ہو اور نامرد وہ ہے جو نہ لیتا ہو اور نہ دیتا ہو۔

چار طرح کے لوگوں کے سامنے خالی ہاتھ نہ جانا چاہیے۔

(۱) اہل و عیال (۲) مریض (۳) صوفیاء (۴) بادشاہ

خورد و نوش کے معاملہ میں جو اپنا محاسبہ نہیں کرتا اس کی مثال جانوروں جیسی ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہر بندے کو اپنی عطا سے نوازا ہے۔ لیکن مجھے لذت

Marfat.com

مناجات عطا ہوئی ہے۔ اس طرح خدا نے ہر بندے کو کسی نہ کسی شے کا انس عطا کیا ہے، لیکن مجھ کو صرف اپنی محبت سے نوازا ہے۔

خوشامدی لوگوں سے کنارہ کش رہو، اس لئے کہ ان سے مصائب و فتنوں کا ظہور ہوتا ہے۔

خدا کے خزانے میں ایک ایسی شراب ہے، جو ہر صبح اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو پلاتا ہے اور وہ ہر قسم کے کھانے پینے سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔

خدا کا محبوب کبھی دنیا کا محبوب نہیں ہو سکتا۔

دنیا کی تمام اشیاء کو چھوڑ کر خدا کی جانب رجوع رہو، کیونکہ دین و دنیا میں اس کی اطاعت کے بغیر چارہ نہیں۔

دنیاوی مصائب پر صبر کرنے والا آخرت میں اس کا صلہ پاتا ہے۔

دنیاوی بادشاہ سے بغاوت کرنے والے کا مال و اسباب ضبط کرلیا جاتا ہے اور بزرگوں کی مخالفت کرنے والوں کا دین اللہ تعالیٰ تباہ کر دیتا ہے۔

راہ سلوک نہایت مشکل ہے اس میں گرسنگی و تشنگی و برہنگی ہے اور ذلت و خواری بھی برداشت کرنی پڑتی ہے اور پھر لوگ تم کو گدا گر کہیں گے اگر ان تمام باتوں کے برداشت کرنے کی طاقت ہے تو دخل دو ورنہ اس طرح اپنے کام میں مشغول رہو اور خداوند تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو۔

شہوانی جذبات پر غلبہ نہ پانے والوں کیلئے نکاح کرنا بہت ضروری ہے تاکہ فتنہ سے محفوظ رہ سکیں اور اگر میرے نزدیک عورت اور دیوار میں کوئی فرق نہ ہوتا تو میں بھی ضرور نکاح کرلیتا، لیکن میری کیفیت تو دریا

Marfat.com

میں ڈوبتے ہوئے اس شخص جیسی ہے جس کو کبھی خلاصی کی امید ہو اور کبھی غرق ہونے کا خطرہ۔

عارف کیلئے کمترین عذاب یہ ہے کہ اس سے ذکر الٰہی کی حلاوت سلب کرلی جاتی ہے۔

علم پڑھنے کے بعد طلب حلال سے کوئی چیز بہتر نہیں۔

عبادت حظ نفس ہے اور ریاضت حظ روح اور عبادت کا تعلق بدن سے ہے اور ریاضت کا تعلق روح سے۔

فقر و تصوف بہت سخت کام ہیں کیونکہ ان میں سب سے پہلے بھوک و پیاس اور ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور لوگ صوفی و درویش کو گداگر کہتے ہیں لہٰذا اگر تم ان تمام چیزوں کیلئے تیار ہو تب تو درویشی کا قصد کرو' ورنہ اپنے ارادے سے باز رہو اور ہر ممکن طریقہ سے ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔ بس یہی عبادت تمہارے لئے بہت کافی ہے۔

کسی سے برائی کرنے سے خائف رہو' کیونکہ کسی سے برائی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ ایسا شخص مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اس سے برائی کرنے کا بدلہ لیتا رہتا ہے۔

نور الٰہی حصول بصیرت کا ذریعہ ہے کیونکہ نور و آخرت دونوں ہی غیب متعلق ہیں اور غیب کا مشاہدہ غیب ہی سے کیا جاسکتا ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ رات میں اُٹھ کر وضو کرکے چار رکعت نماز ادا کرے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو کم از کم دو ہی رکعت پڑھے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو بیدار ہوکر کلمہ شہادت پڑھے۔

لمحہ علوم شریعت حاصل کرتے رہو' کیونکہ اہل طریقت و حقیقت کو

Marfat.com

کسی حال میں بھی علم سے مفر نہیں اور جب علم حاصل کرلو تو ریا سے پرہیز کرو اور اپنے علم کو مخلوق سے پوشیدہ نہ رکھو اور اپنے علم پر عمل پیرا ہوکر رضائے حق کے متلاشی رہو، کیونکہ بے عمل عالم کی مثال بے روح کے جسم جیسی ہوتی ہے اور علم کا حصول دنیا کا ذریعہ بھی نہ بناؤ جیسا کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ کہ عمل آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے سے عزت ختم ہو جاتی ہے اور اس کا نام اہل جہنم میں درج کرلیا جاتا ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ امور دنیاوی سے آخرت طلب کرنے کا آخرت میں کوئی حصہ باقی نہیں رہتا اور حصول علم کے بعد رزق حلال حاصل کرنے سے بہتر اور کوئی شے نہیں۔ کیونکہ رزق حلال طلب نہ کرنے والے کا کوئی عمل اور دعا قبول نہیں ہوتی اور اگر تم نے ان سب باتوں پر عمل کرلیا تو پھر خدا کیلئے اپنی زندگی وقف کردو۔

حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول ۳۷۶ ہجری میں استوا کے مقام پر ہوئی جو نیشاپور کے نواح میں واقع ہے جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار ۱۶ ربیع الاول ۴۶۵ ہجری کو ہوا۔ جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اللہ کا ذکر ایک قوی رکن ہے اس کے بغیر کوئی شخص اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ذکر زبان سے بھی زبان کا ذکر انسانی دل کے ذکر کو دائم رکھتا ہے مگر تاثیر دل کے ذکر کی ہے لہٰذا جو بندہ زبان اور دل دونوں سے ذکر کرتا ہے وہ سلوک کی حالت میں اپنے وصف میں کامل ہے۔ لہٰذا جیسے ذکر

Marfat.com

کرنے کی توفیق مل گئی اسے ولایت کا پروانہ مل گیا اور جس سے ذکر چھن گیا وہ معزول ہوگیا۔

انسان کو ہر حال میں وارد ہونے والے مصائب و آلام پر صبر کا اظہار کرنا چاہیے۔ یہ دوست کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے۔

اے اللہ! میں تمہارے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی زبان تمہاری بلندیوں کو بیان کرسکتی ہے۔

بعض اوقات متکلم کو سزا کے طور پر چپ رہنے کو کہا جاتا ہے' اس لئے کہ اس نے کسی بات میں بے ادبی کی ہوتی ہے' بعض اوقات اس کیلئے خاموش رہنا ضروری ہوتا ہے کہ مجلس میں بولنے کا اس سے زیادہ حقدار موجود ہوتا ہے۔ بعض اوقات متکلم پر سکوت طاری ہو جاتا ہے' کیونکہ محفل میں کچھ ایسے افراد ہوتے ہیں جو ان کے کلام کو سننے کے اہل نہیں ہوتے اس لئے اللہ اس کی زبان کو محفوظ رکھتا ہے۔

جو شخص حق بات کہنے سے خاموش رہا' وہ گونگا شیطان ہے اور خاموشی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کے آداب میں سے ہے۔

خوف زدہ کی مثال پرندے کے دوپروں کی سی ہے' مگر دونوں یکساں ہوں۔ پرندہ بھی یکساں رہتا ہے اور اُڑان مکمل ہوتی ہے اگر ایک پَر میں نقص پیدا ہو جائے تو دوسرے میں نقص پیدا ہو جاتا ہے' اگر دونوں پر جاتے رہیں تو پرندہ کی حالت نیم مردہ کی سی ہو جاتی ہے۔ انسان کا بھی یہی حال ہے کہ امید کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے۔

خاموشی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کے آداب میں سے ہے۔

دل کا ذکر مریدین کیلئے تلوار ہے اس سے وہ اپنے دشمنوں سے لڑتے

Marfat.com

اور ان آفتوں کو دور کرتے ہیں جو اُن پر آتی ہیں اور جب بندے کا امتحان آپڑتا ہے اگر وہ اپنے دل سے اللہ کے ساتھ پناہ لیتے ہیں تو ہر بات جسے وہ ناپسند کرتے ہیں وہ فوراً" دور ہو جاتی ہے۔

- دعا قضائے حاجات کی کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مذمت فرماتا ہے جو دعا نہیں کرتے۔
- غیبت کرنے والے شخص کی مثال ایسی ہے جیسے اسی نے منجنیق نصب کر رکھی ہو اور ہر سمت میں اپنی نیکیوں کو اس منجنیق کا نشانہ بنا رہا ہو۔
- کسی نے پوچھا فقر کی ابتدا کیسے ہوئی؟ فرمایا: مجھے گھر کی کھڑکی کیلئے پتھر کی ضرورت تھی تلاش میں نکلا تو جس پتھر کو اُٹھاتا گوہر بن جاتا تھا' لہٰذا اسے پھینک دیتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک پتھر گوہر سے بہتر تھا۔
- گوشہ نشینی اللہ کے ساتھ وصال کی علامت ہے گوشہ نشینی اختیار کرنے والے کا عقیدہ یہ ہو کہ الگ الگ رہنے سے لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے یہ نہیں کہ وہ لوگوں کے شر سے بچا رہے گا۔
- نفس کو حقیر جاننے والا متواضع اور دوسرے پر فائق سمجھنے والا متکبر ہے۔
- وہ لوگ جو اپنی آرزوؤں کے پیاسوں سے سیراب ہیں ان کو اللہ سے اعراض کرنے پر دوزخ سے ملنا ہوگا۔

Marfat.com

حضرت سیّدنا علی ہجویری بن عثمان
المعروف داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۴۰۰ ہجری میں غزنی میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۴۶۵ ہجری میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس لاہور میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے جہاں روزانہ ہزارہا لوگ لنگر سے مستفید ہوتے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کو اپنا دوست بنا لیتا ہے اور ان کی صفات یہ ہیں کہ وہ دنیاوی مال و دولت سے بے نیاز ہو کر صرف ذات خداوندی سے محبت کرتے ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ ڈرتے ہیں تو وہ نہیں ڈرتے اور جب دوسرے غمزدہ ہوتے ہیں تو وہ نہیں ہوتے اور جب ایسے لوگ دنیا میں نہیں رہیں گے تو قیامت آجائے گی۔
- اللہ کا ولی وہی ہوتا ہے جو ہر طرح کے لالچ اور نفس کی حرص سے آزاد ہو۔ اسرار خداوندی سے آگاہ ہو اور اس سے کرامت ظاہر ہو سکتی ہو۔
- اولیاء اللہ ملکِ خدا کے والی اور منتظم ہیں۔ آسمان سے بارش ان کے قدموں کی برکت سے ہوتی ہے۔ زمین سے پیداوار ان کے احوالوں کی صفائی سے ہوتی ہے۔
- اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے "یا حبیبُ اور یا لطیفُ" کے معنوں کو اپنے وجود میں رکھ لے اور ان کو اپنا ورد بنالے۔
- ایثار کی حقیقت یہ ہے کہ محبت میں اپنے ساتھی کا حق نگاہ میں رکھے

Marfat.com

اور اپنا حصہ اس کو دیدے اور ساتھی کے آرام کیلئے خود رنج اٹھالے۔

- اپنے گناہوں کیلئے رات دن استغفار کرو۔
- اپنے اساتذہ کرام کا حق ادا کرو۔
- ایسا کام کرو جس سے کسی کو فائدہ حاصل ہو۔ کسی کی دل شکنی نہ کرو۔
- بیگانے کو قریب تر ہونے سے منع کرو۔
- تحفہ اور ہدیہ کو رد نہیں کرنا چاہئے۔
- توحید تین قسم کی ہے۔

(۱) ایک تو خدا کی توحید ہے۔ خدا کیلئے اور یہ اپنی یگانگی پر اس کا علم ہے۔

(۲) خدا کی توحید مخلوق کیلئے ہے۔ اور یہ بندہ کیلئے توحید پر خدا کا حکم ہے اور بندہ کے دل میں توحید کا پیدا ہونا۔

(۳) لوگوں کی توحید خدا کیلئے ہے اور یہ لوگوں کا علم ہے۔ خدائے جل و اعلیٰ کی وحدانیت پر۔

- جہاں عزت و تکریم کے مخالف ہوں وہاں مت جاؤ۔
- جس کام میں نفسانی غرض آجائے اس سے برکت اُٹھ جاتی ہے اور دل راستی اور آزادی کے راستے سے نکل کر کجی اور پابندی میں پڑ جاتا ہے۔ اور یہ دو صورت حال سے خالی نہیں یا تو نفس کی غرض پوری ہوگی یا نہ ہوگی۔
- جو کوئی صوفیوں کی صحبت کا ارادہ کرتا ہے وہ چار معنوں کے باہر نہیں ہوتا۔ بعض کو باطن کی صفائی، دل کی روشنی، طبیعت کی پاکیزگی، مزاج کا اعتدال، نیک خصلت کی صحبت ان کے بھیدوں سے دیدار دیتی ہے۔

Marfat.com

جو کچھ خدائے تعالیٰ عنایت کرے اس پر راضی رہ اور اگر وہ بے وطنی دیوے تو اس پر قانع رہ۔ جو کچھ خدائے تعالیٰ بخشش کرے اس پر شکر گزار ہو۔ اگر گدڑی دیوے تو اس کو پہن لے۔ اگر لباس پشمینہ دیوے تو اس کو مت پھینک دے۔ اگر سواری کو گدھا دیوے تو اس پر سوار ہو۔ اگر گھوڑا بخشے تو اس کو اپنے سے دور مت کرنا۔ جو کچھ دیوے لے لے اور جو کچھ نہ دیوے تو اس پر صبر کر تاکہ تو خدا کا ہووے اور تو حق تک پہنچے۔

حج دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک غیبت میں اور ایک حضور میں جو مکہ میں ہوتا ہے۔ وہ غیبت میں ہوتا ہے اور جو مشاہدہ میں ہوتا ہے وہ حضور میں ہوتا ہے۔ حج کا مقصود گھر کا دیدار نہیں ہوتا۔ بلکہ مشاہدۂ حق ہوتا ہے اور مشاہدۂ حق یا قدرت حق وہ شے ہے جس میں دل کی زندگانی ہے جسے معرفت کے نام سے موسوم کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔

خدا کی محبت کے غلبہ کو شکر کہتے ہیں اور مراد کے حصول کو صحو کہتے ہیں۔

دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں۔

(۱) توبہ گناہ کو (۲) جھوٹ رزق کو
(۳) غیبت نیک اعمال کو (۴) غم عمر کو
(۵) غصہ عقل کو (۶) پشیمانی سخاوت کو
(۷) صدقہ بلا کو (۸) تکبر علم کو
(۹) نیکی بدی کو (۱۰) عدل ظلم کو۔

دلوں کا بگڑنا اہل زمانہ کے بگڑنے سے مطابقت رکھتا ہے۔

Marfat.com

دولت کو ایک عذاب جان اور اس کو اہل فاقہ لوگوں کو دیدے اور تصدق کر، کیونکہ آخر قبر میں کیڑے کھائیں گے اور اگر تو نے یہ بخشش میں دیدی تو وہ تیرے دوستدار رہیں گے۔

دنیا ایک کشتی ہے جو کہ پانی پر ہو اور ملک ہے جو بے آب ہو تو غواص غوطہ خور ہو جاؤ اور غرق ہو جانے والا مت ہو۔

دنیا کو بہت ہی ادنیٰ اور ذلیل و حقیر جان۔

روزہ کی حقیقت امساک ہے یعنی پیٹ کو اکل و شرب سے بچانا، آنکھ کو شہوت کی نظر سے بچانا۔ کان کو غیبت کے سننے سے، زبان کو بیہودہ بکنے سے۔ تن کو دنیا کی پیروی اور شرع کی مخالفت سے بچانا۔

جبر ایک عجیب چیز ہے۔

صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔

نماز میں داخل ہونے کے واسطے حسب ذیل شرطیں چاہئیں۔

(۱) ظاہری پلیدی سے صفائی اور نجاست باطنی یعنی شہوت سے پاکی۔

(۲) کپڑے کی ظاہری پاکی یہ ہے کہ اس میں نجاست لگی نہ ہو اور باطنی یہ ہے کہ حلال کا ہو۔

(۳) جگہ کا پاک ہونا، ظاہر میں حادثوں اور آفتوں سے اور باطن میں فساد گناہ سے۔

(۴) قبلہ رخ منہ کرنا۔ ظاہر میں کعبہ کی طرف منہ کرنا اور باطن میں عرش اور سر عرش کا مشاہدہ کرنا۔

(۵) قیام، ظاہرا" قدرت کے حال میں اور باطنا" روضہ قرب میں

Marfat.com

پہلا شریعت ہے دوسرا حقیقت۔

(۶) خلوص نیت اور توجہ۔

(۷) ہیبت و فنا کے مقام میں تکبیر کہنا، وصل کے عمل میں قیام کرنا، ترتیل و عظمت سے قرآن پڑھنا، دل کی عاجزی سے رکوع و سجود کرنا۔ اجتماع کے موافق تشہد کہنا اور فناء صفت سے سلام کہنا۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ظاہری اور دوسری باطنی جس طرح بدن کی پاکیزگی اگر نہ ہو تو نماز درست نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر دل کی پاکیزگی نہ ہو تو معرفت درست نہیں ہوتی۔ طہارت ظاہری یعنی بدن کی طہارت پانی سے ہوتی ہے۔ اور دل کی طہارت توحید سے ہوتی ہے۔ جو طہارت ظاہری پر دلالت کرتی ہے۔ فرشتے اسے دوست رکھتے ہیں اور جو طہارت باطنی یعنی باطن میں توحید پر قیام کرتا ہے خدائے تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے۔ پس لازم ہے کہ ظاہری اور باطنی دونوں طہارتوں میں موافقت رہے یعنی وضو کیلئے ہاتھ دھوئے تو دل کو دنیاوی دوستی سے دھو ڈالے۔ جب پانی سے ذہن صاف کرے تو لازم ہے کہ ذہن کو غیر کے ذکر سے خالی رکھے اور جب نتھنوں میں پانی ڈالے تو شہوتوں کو اپنے اوپر حرام کرلے۔ اور جب منہ دھوئے تو لازم ہے کہ تمام اشیاء مالوفہ سے منہ پھیر کر خدائے بزرگ و برتر کی طرف منہ کرے۔ اور جب ہاتھ دھوئے تو تمام شہوتوں سے کنارہ کرے اور سر پر مسح کرے تو اپنے امر کو خدائے جل اعلیٰ کے سپرد کر دے اور جب پاؤں دھوئے تو حکم الٰہی کی موافقت کی نیت کرے۔ جب یہ کریگا تو ظاہر اور باطن دونوں کی پاکیزگیاں حاصل ہو جائیں گی۔

Marfat.com

طالب عقبیٰ کا مت ہو، عقبیٰ کو عقوبت یعنی عذاب سمجھ۔ طالب مولا رہو، کیونکہ اس کا طالب مذکر اور دانا اور بہادر ہو گا۔

علم پڑھ، علم سیکھ اور عمل کر۔

فقیری مشکل ہے۔

کمزوروں پر رحم کرو اور لقمہ حرام نہ کھاؤ۔

مشاہدہ حق اولیاء اللہ کے توسل عالی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

مشاہدہ کی حقیقت دو طرح پر ہے۔ ایک یقین کی صحت کے ساتھ اور دوسرے غلبۂ محبت سے جب دوست کی محبت کا غلبہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ محبت کی کلیت سب حدیث محبوب ہو جاتی ہے تو دوست کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔

نفس اور روح کے بارے میں فرمایا: کہ دونوں لطیف چیزوں میں سے ہیں لیکن اصلاح صوفیہ میں ایک خیر کا محل ہے اور دوسرا شر کا ہے جیسے کہ آنکھ بینائی کا مقام ہے اور کان شنوائی کا۔ نفس کی مثال شیطان کی سی ہے اور روح کی فرشتہ کی سی۔

طالب کو چاہیے کہ خودی، خود پسندی، شیخی و تکبر کو چھوڑ دے اور ان کو اپنے وجود سے بالکل نکال ڈالے۔

والدین کو اپنا قبلہ گردانا چاہیے۔

Marfat.com

حضرت علامہ امام محمد الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت عصر ۲۷ رجب ۴۵۰ ہجری کو نمرال میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت مغرب ۱۴ جمادی آلاخر ۵۰۵ ہجری کو ہوا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس طوس میں ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اس زمانے کے علماء دنیا کے عالم ہیں۔ دین کے عالم ہرگز نہیں۔
- بدعتی، ظالم، فاسق اور متکبر کی دعوت قبول مت کرو۔
- تنگدست قرض دار کو مہلت دینا رحمت الٰہی کو جوش میں لانا ہے۔

تین چیزیں خباثت قلب کو ظاہر کرتی ہیں۔

(۱) حسد (۲) ریا (۳) عُجب

- جو شخص عذاب قبر سے آزاد رہنا چاہتا ہے وہ دنیا سے صرف اتنا تعلق رکھے جتنا بیت الخلاء سے رفع حاجت کے وقت رکھتا ہے۔
- جو شخص حرام کھاتا ہے اس کے تمام اعضا گناہ میں پڑ جاتے ہیں۔
- جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہو اگرچہ بشکل عبادت ہو گناہ ہے۔
- خواہش پر غالب آنا فرشتوں کی صفت ہے اور خواہش سے مغلوب ہونا چوپایوں کی۔
- زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے اور نماز روزہ و حج بدن کی نعمتوں کا۔
- سب سے بڑی دولت زبان ذاکر، دل شاکر اور [illegible] فرمانبردار ہے۔
- طالب دنیا سمندر کا پانی پینے والے کی مانند ہے کہ جس قدر پیتا ہے

Marfat.com

زیادہ پیاس لگتی جاتی ہے۔

- عابد کو کھانا کھلانا عبادت میں مدد کرنا' اور فاسق کو کھانا کھلانا فاسق کی مدد کرنا ہے۔
- عورت کی بد خلقی پر صبر کرنے والا حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کے برابر ثواب پائیگا۔
- عورت کی بداخلاقی پر صبر کرنا' اس کی ضروریات مہیا کرنا اور راہ شرع پر اس کو قائم رکھنا بہتر عبادت ہے۔
- عورت کے ساتھ نیک خو رہنا چاہیے۔ اس کو رنج نہ دے' بلکہ اس کا رنج سہے۔
- غیبت اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کا ذکر اس کی پیٹھ پیچھے اس طریق پر کیا جائے کہ اگر وہ سنے تو اسے رنج ہو۔
- فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا' بلکہ اس کے قبول کرنے کا خود احسان مند ہو۔
- کبھی غصہ کے وقت طلاق کا لفظ زبان پر نہ لاؤ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو یہ امر سخت ناپسند اور عورت کی دل شکنی کا موجب ہے۔
- گری ہوئی چیز کا بغیر اطلاع قبضے میں کرلینا لوٹنے کے مانند ہے۔
- ماں باپ کا بیٹے کے مال میں جبراً تصرف کرنا ظلم ہے۔
- محتاج کو مہلت دینے میں کوئی احسان نہیں ہے' بلکہ عدل و انصاف ہے۔
- نقد کی نسبت ادھار زیادہ قیمت پر فروخت کرنا درست ہے۔
- وہ دعوت سب سے بدتر ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مسکین نہ

Marfat.com

بلائے جائیں۔

حضرت قطبِ ربّانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سیّد عبدالقادر جیلانی محبوبِ سُبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت تہجد ماہ رمضان ۴۷۱ ہجری کو شہر گیلان میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعتہ المبارک مرتبہ لاہوت میں ۱۷ ربیع الثانی ۵۷۱ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بغداد شریف جدید میں واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق سلسلہ قادریہ منوریہ سے تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- انسانوں کی طرح جنوں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں، مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرا رتبہ بڑا رکھا ہے۔ مجھے بلند مقام عطا کیا ہے۔ میں سب کا شیخ ہوں۔
- احکام قرآن و حدیث پر عمل کرو۔ اس سے تمہیں حقیقی منزل کی آگاہی ہوگی اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل ہوگا۔
- اہل اللہ کے نزدیک مخلوق بمنزلہ اولاد کے ہے۔
- اولیاء کی نفسانی خواہشوں سے حفاظت کی جاتی ہے اور ابدال کی ارادوں سے کسی حال یا مقال کو اپنی طرف منسوب نہ کرو اور ان میں سے کسی کا دعویٰ نہ کرو اور کسی کو کسی کی اطلاع نہ دو۔ اس کی نگہداشت کرو پھر اگر اس میں بقا نظر آئے تو کہو کہ بخشش ہے اور شکر کرو اور خدا سے

Marfat.com

توفیق چاہو۔

- بقا تو لقا ہی کے ساتھ ہے اور لقا آنکھ جھپکنے کی طرح ہوتی ہے یا اس سے بھی کم اور اہل لقا کی نشانی یہ ہے کہ اس وصف میں کوئی فانی شے ان کے ساتھ نہیں ہوتی۔
- بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب و مغضوب ہیں۔
- بہترین عمل دوسروں کو دینا ہے نہ کہ دوسروں سے لینا۔
- تقلید کرو بدعت نہ کرو۔ اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو۔ صبر کرو اور گھبراؤ نہیں۔ ثابت قدم رہو اور پراگندہ نہ ہو۔ منتظر رہو اور ناامید نہ ہو۔ متفق ہوکر ذکر کرو اور متفرق نہ ہو۔ گناہوں سے پاک رہو اور آلودہ نہ ہو۔ اور اپنے آقا کے دروازے سے نہ ٹلو۔
- تم میں سے جب کوئی کسی بلا میں مبتلا ہو تو چاہیے کہ جدوجہد کرے اور اس سے مخلص نہ ہو تو حاکموں سے مدد لے۔ اگر اس پر بھی رہائی نہ ہو تو اپنے رب کی طرف رجوع ہو۔ دعا کرے۔ گریہ زاری کرے اور اس کے سامنے اپنے آپ کو ڈال دے پھر بھی اس کی سنی نہ جائے تو یہاں صبر کرے کہ سارے اسباب و حرکات اس سے منقطع ہو جائیں اور وہ صرف ایسی روح رہ جائے کہ حق جل و اعلیٰ کا فعل اسے دکھائی دینے لگے پس وہ یقیناً" موحد ہوجائیگا۔ اور یقین کرے گا یہ سوائے اللہ عزوجل کے کوئی فاعل حقیقی نہیں ہے اور جب اس کو وہ مشاہدہ کرے گا تو اللہ جل و اعلیٰ اس کے کام کا متکفل ہوجائیگا۔ اور وہ ایسے عیش و مزے کی زندگی بسر کریگا جو بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں اور کبھی اس کا نفس خدائے بزرگ و برتر کے نافذ کئے ہوئے احکام سے منغص نہ ہوگا۔

Marfat.com

تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے ہم نشین ہیں۔

جب تم اس کا ذکر کرو تو محبت کرنیوالے ہو اور جب تم اپنا ذکر اس سے سنو تو محبوب ہو اور خلق تمہارے اور تمہارے نفس کے درمیان پردہ ہے۔ جب تک تم خلق کو دیکھتے رہو گے اپنے نفس کو نہ دیکھو گے اور جب تک تم اپنے نفس کو نہ دیکھو گے اپنے رب کو نہ دیکھو گے۔

جب تم خلق سے مزے لو کہا جائیگا کہ خدائے عزوجل تم پر رحم کرے اور تم کو تمہاری خواہشوں سے موت دے پھر جب تم اپنے ارادہ اور آرزوَ سے مرجاوَ گے تو کہا جائیگا کہ اللہ جل شانہ نے تم پر رحم کیا اور تم کو زندہ کیا۔ تب تم ایسی پاک زندگی بسر کرو گے جس کے بعد موت نہیں اور ایسے مالدار ہو جاوَ گے جس کے بعد افلاس نہیں اور ایسا عطیہ پاوَ گے جس کے بعد خوف نہیں اور ایسی سرخ گندھک (یعنی نایاب شے) بن جاوَ گے جو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے۔

جو آخرت چاہے اسے دنیا سے اور جو اللہ عزوجل کو چاہے اسے عقبیٰ سے زہد اختیار کرنا لازم ہے کل جہتوں سے اندھے بن جاو اور ان میں سے کسی ایک سے بھی تعلق مت رکھو کیونکہ جب تم ان کو پیش نظر رکھو گے اس وقت تک اللہ جل شانہ' کے فضل کا دروازہ تم پر بند رہے گا۔ اس لئے تمام جہات کو اپنی توجہ سے بند کر دو اور انہیں اپنے یقین سے بعدہ' اپنی فنا سے بعدہ' اپنے محو سے بعدہ' اپنے علم سے مٹا دو تب جاکر تمہارے قلب کی آنکھوں کے سامنے جہتوں کی جہت کھلے گی اور یہ خدائے کریم کے فضل کی جہت ہوگی پس تم اس جہت کو اپنی چشم سر سے دیکھو گے اور اس کے بعد نہ تم فقر پاوَ گے نہ فنا۔

Marfat.com

حق کا مطالبہ کرے اور اپنے نفس اور اس کی چیزوں کو چھوٹا سمجھے۔ اس کے عیبوں کو جان لینے اور خلق اور ان کی چیزوں کو اس ایمان اور حکمت پر نظر کرکے جو ان میں ودیعت ہیں بڑا سمجھ لینے کے بعد تم میں خلق کی جفا اثر نہ کرے اسے خوش اخلاقی کہتے ہیں۔

حق تعالیٰ کا اپنے بندہ کے سوال کو قبول نہ کرنا صرف بندہ پر ہی شفقت کی وجہ سے ہے تاکہ اس پر امید و غرور غالب نہ آئے جس سے وہ مکر میں پڑ کر ادب خدمت کی بجاآوری سے غافل ہوکر ہلاک ہو جائیگا۔ بندہ سے صرف یہ مطلوب ہے کہ اپنے رب کے سوا کسی طرف مائل نہ ہو۔

خالق کا مقرب وہی ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔

دنیا کو دل سے نکال کر ہتھیلی پر رکھ لو تب وہ تم کو نقصان نہ پہنچائے گی۔

دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

شکر کی حقیقت یہ ہے کہ منعم یعنی نعمت دہندہ کی نعمت کا عاجزی اور فروتنی سے اقرار کرے۔ صابر فقیر اللہ جل شانہ' کے نزدیک شاکر مالدار سے افضل ہے اور شاکر فقیر دونوں سے افضل ہے اور صابر و شاکر فقیر تینوں سے بہتر ہے۔

شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمیشہ مقدم رکھو اور اس کا دامن مضبوطی سے پکڑو۔

صبر اختیار کر کیونکہ دنیا تمام تر ہی آفات و مصائب کا مجموعہ ہے۔

قول بے عمل اور عمل بے اخلاص ناقابل قبول ہے۔

موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

مومن اپنے اہل و عیال کو اللہ جل مجدہ' پر چھوڑتا ہے اور منافق اپنے درہم و دینار پر۔

مرشد کامل کی پہچان

(۱) شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ماہر ہو۔

(۲) معرفت کا رمز شناس ہو۔

(۳) اعلیٰ اخلاق کا حامل اور مہمان نواز ہو۔

(۴) غربا کے ساتھ انکساری سے پیش آئے۔

(۵) مریدین باصفا کو روحانی تربیت دینے کی صلاحیت رکھتا ہو ریا' لالچ' حسد' خودپسندی' غفلت اور عیش و عشرت سے دور رہتا ہو۔

ہمہ۔ اس کا نام ہے کہ بندہ اپنے نفس سے دنیا کی محبت نکال ڈالے اور روح سے آخرت کا تعلق دور کر دے اور اپنے قلب میں آقا کے ارادہ کے سامنے اپنا ارادہ فنا کر دے اور باطن میں اس سے مجرد ہو جائے کہ ہستی کی طرف کچھ بھی وہ نگاہ کرے یا اس کا خیال پیدا ہو۔

حضرت خواجہ عبدالخالق عارف ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت قصبہ غجدوان (بخارا) میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ ہجری میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس غجدوان میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند کو وہی نصیحتیں کیں جو دوسروں کو بتاتے رہے۔ جنہیں قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:

اللہ کے نیک بندوں کو جان سے بھی زیادہ عزیز رکھو۔

Marfat.com

اللہ کے ذخیروں پر یقین رکھو۔ خدا نے جو کچھ عطا کیا ہے اس میں غریبوں کا بھی حصہ ہے۔ اس کو خدا کی مخلوق پر سخاوت سے خرچ کرو۔

اپنے نفس کی ضروریات کا خیال رکھو تاکہ یہ درست رہے۔ اس کی اتنی عزت نہ کرو کہ یہ سرکش ہو جائے۔

اپنی زندگی ایسی بسر کرو کہ تمہارا دل غمگین رہے۔ تمہارا بدن بیمار اور آنکھ روتی رہے۔

اپنی ظاہری حالت پر زیادہ توجہ مت دو۔ حد درجہ اس بات کیلئے کوشاں رہو کہ خلق خدا کی خدمت میں زیادہ وقت گزرے اور اس کوشش میں مال و جان کی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔

بہت زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔ قہقہوں سے یکسر پرہیز کرو۔

بخل اور حسد سے بچو کیونکہ روز قیامت بخیلوں اور حاسدوں کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

تمہارا عمل خالص ہو۔ تمہاری دعا میں مجاہدہ ہو۔ تمہارا لباس پرانا ہو۔ مسجد تمہارا گھر ہو اور کتابیں تمہارا مال ہو۔ درویش تمہارے رفیق ہوں اور زہد و تقویٰ تمہاری آرائش ہو۔

جاہل صوفیوں سے بچے رہنا اور اپنے احوال کو ہمیشہ دوسروں سے چھپائے رکھنا۔

خدا کے علاوہ کسی سے امید نہ لگاؤ اور خدا کے وعدہ پر بھروسہ رکھو۔ ہمیشہ حق بات کا ساتھ دو اور خدا کے علاوہ کسی سے مت ڈرو۔

دنیا کی طلب میں منہمک ہونے سے بچنا کسی سے اپنے آپ کو برتر نہ جانو اور نہ ہی کسی سے اپنے آپ کو کمتر خیال کرو۔

Marfat.com

سماع زیادہ نہ سننا اور نہ ہی سماع سے انکار کرنا۔

کم بولنا، کم کھانا اور کم سونا اولیاء اللہ کی خصلتیں ہیں ان پر عمل پیرا ہونا مردوں اور عورتوں سے محبت نہ رکھنا۔

نماز ہمیشہ باجماعت ادا کرنا۔ حدیث اور تفسیر کی تعلیم حاصل کرنا۔

ہمیشہ ایسے شخص کے ساتھ دوستی رکھنا جس میں پانچ خصلتیں ہوں۔

(۱) جو موت کیلئے ہر وقت تیار ہو۔

(۲) جو دین کو ہمیشہ دنیا پر ترجیح دے۔

(۳) جو علوم ظاہر و باطن کا عالم ہو۔

(۴) جو عزت کو ذلت پر ترجیح دے۔

(۵) جو امیری پر فقیری کو ترجیح دے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تکبیر الخلاص و تکبیر الامانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت بعد نماز فجر ۱۳ رمضان المبارک ۶۰۰ ہجری کو ہارون میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت مابین نماز اشراق اور چاشت مرتبہ لاہوت ۶ شوال ۵۹۹ ہجری کو مکہ معظمہ میں ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی دو قسمیں ہیں۔

Marfat.com

(۱) جب خداوند تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو تو شک نہ کرے اور جب اس کے سامنے سجدہ کرے تو دل اور زبان سے اسے ایک جانے۔ پس یہ اسلام پاکیزہ ہے۔

(۲) زبان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں اور دل میں کفر نہ رکھے اور اس بات کا خوف نہ کرے کہ دین کا کیا حال ہوگا اور کیسی ندامت اٹھانی پڑیگی اور جو کچھ دل میں ہو وہ زبان سے کہے اور لوگوں کے درمیان لا الہ الا اللہ کی شہادت سے زندگی بسر کرے ایسا شخص دوزخ سے بچ جائیگا۔

ایک ایمان وہ ہے کہ آدمی زبان سے اقرار کرے اور دل میں شک رکھے' یہ منافقوں کا ایمان ہے۔ دوسرا ایمان یہ ہے کہ دل اور زبان سے تصدیق کرے' یہ نیکو کاروں کا ایمان ہے۔

اس مومن سے خداوند تعالیٰ خوش ہوتا ہے جو مومن کی ضرورت کو پورا کرے اور بہشت میں اس کا مقام ہوتا ہے۔

ایسے شخص کو صدقہ دے جو درویشوں کو مہمان رکھتا ہے۔ دس گنا ثواب ملتا ہے اور اپنے قرابت داروں کو صدقہ دینے سے ہزار گنا ثواب ملتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ صدقہ ایسے طور پر دے کہ خداوند تعالیٰ خوش ہو۔

جو شخص کسی مومن کو گالی دیتا ہے وہ گویا اپنی ماں اور بیٹی کے ساتھ زنا کرتا ہے اور ایسا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لڑائی میں فرعون کی مدد کرنا۔

جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے اس کی دعا چند روز تک قبول نہیں

Marfat.com

ہوتی اور اگر بغیر توبہ کے مرجائے تو گنہگار ٹھہرتا ہے۔

جس وقت کوئی آدمی پیاسے کو پانی دیتا ہے اسی گھڑی اس کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں گویا کہ وہ ابھی ماں کے شکم سے نکلا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جائیگا۔ اور اگر اسی وقت فوت ہو جائے تو شہید ہو کر فوت ہوگا۔

جو شخص مومن کی عزت کرتا ہے' اس کی جگہ بہشت میں ہوتی ہے اور خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اگر کوئی بندہ کسی کی جوتی سیدھی کرے یا مومن کے پاؤں سے کانٹا نکالے تو خداوند تعالیٰ اسے صدیقوں اور شہیدوں میں شمار کرتا ہے۔

جس میں یہ تین خصلتیں ہوں خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔

(۱) دریا کی سی سخاوت۔

(۲) آفتاب کی سی شفقت۔

(۳) زمین کی سی عاجزی۔

طعام حلال کھاؤ اور حلال کی کمائی کا کپڑا پہنو اور توبہ کرو اور حسد اچھا نہیں ہے۔ خصوصاً" مسلمانوں کیلئے' اسے دل سے نکال دینا چاہیے۔

علم کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ایک خاص خدائے عزوجل کیلئے علم حاصل کرنا اور

(۲) ایک بطریق عوام۔

عمل کی دو قسمیں ہیں

(۱) ایک وہ خاص اللہ جلشانہ' کیلئے کیا جائے۔ یہ خواص کا عمل ہے۔

(۲) دوسرا جو نمائش کیلئے کیا جائے۔ اس کا بدلہ نہیں ملتا اور ایسا کرنا

Marfat.com

اچھا نہیں۔

قرآن شریف کو بار بار پڑھنا چاہیے۔ یہ بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور دوزخ کی آگ کیلئے بمنزلہ پردہ کے ہے۔ اور جو شخص قرآن پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے خداوند تعالیٰ بہشت کے دروازے اس کیلئے کھول دیتا ہے۔ اور ہر حرف کے بدلے جو وہ پڑھتا ہے خداوند تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک تسبیح پڑھتا ہے۔ اور کوئی شخص خدا کا اس قدر نزدیکی نہیں جس قدر وہ شخص ہے جو علم سیکھنے اور قرآن کے پڑھنے کو بار بار کرے۔

لڑکیاں خدائے عزوجل کا ہدیہ ہیں جو انہیں خوش رکھتا ہے۔ خداوند اور رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور جو شخص لڑکیوں کے پیدا ہونے پر خوشی کرے تو یہ خوشی کرنا خانہ کعبہ کی ستر دفعہ زیارت کرنے سے بھی اس کی فضیلت زیادہ ہے۔

مومن وہ ہے جو ان تین چیزوں کو دوست رکھے:

(۱) موت (۲) درویش (۳) فاقہ

مرد کو چاہیے کہ اس دنیا کی طرف نگاہ نہ کرے اور نزدیک نہ پھٹکے اور جو کچھ اسے ملے خدا کی راہ میں خرچ کر دے اور کچھ ذخیرہ نہ کرے۔

نفاق کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بندہ حلال و حرام اور امرونہی کا اقرار کرے اور پھر گناہ میں مشغول ہو جائے اور برائی کرے اور خداوند تعالیٰ سے ڈرے اور توبہ کی امید رکھے اور یہ خیال کرے کہ خدا اسے بدکار جانتا ہے۔

(۲) زبان سے حلال و حرام اور امرونہی کا اقرار کرے اور دل میں

Marfat.com

خیال کرے کہ نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ یہ عمل ہیں اگر کرونگا تو اس پر ثواب مل جائیگا۔ یہ نفاق ہے اس کا بدلہ دوزخ کی آگ ہے۔

حضرت شاہ شیخ محمد فرید الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت تہجد ۲۰ شعبان ۵۱۳ ہجری کو خراسان میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات بوقت نماز عصر ۱۶ ربیع الاخر ۶۲۷ ہجری کو مرتبہ لاہوت میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک بدخشاں میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کو ہمیشہ سرخرو کیا ہے۔ آزمائش، امتحان، اور ابتلا اگرچہ انسان کی زندگی سے عبارت ہیں لیکن آل رسول اور اہل بیت کی بزرگی اور عظمت میں خدا نے کبھی کمی نہیں ہونے دی۔

ان مدارج میں جو فرق ہوتا ہے وہ دو چیزوں کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ ایک وہی حقیقت اور مجاز یعنی بچوں اور نوجوانوں کے نزدیک جو چیزیں حسین، لذیذ اور خوش نما ہوتی ہیں ان میں حقیقی حسن حقیقی لذت اور حقیقی خوشنمائی نہیں ہوتی بلکہ عارضی اور ظاہری ہوتی ہے۔

بچہ کھیل تماشے، جھوٹی اور مصنوعی چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور اس کا مزاج بھی قدرے صحیح ہونے لگتا ہے تو پسند کا معیار بھی ترقی کر جاتا ہے اور اب وہ ان چیزوں کو پسند کرتا ہے جن میں فی الجملہ واقعیت اور اصلیت ہوتی ہے۔ جب اس کی عقل و ادراک میں

Marfat.com

اور زیادہ ترقی ہوتی ہے تو یہ معیار اور ترقی کر جاتا ہے۔

پرندوں کے خیال میں دنیا میں کوئی ملک بادشاہ کے بغیر خوش حال نہیں رہ سکتا۔ اس لئے پرندے بھی اپنے بادشاہوں کے بغیر زندگی نہیں گذار سکتے۔ اور وہ اپنا بادشاہ سیمرغ کو خیال کرتے ہیں ان کو تلاش کرنے کیلئے تمام پرندے ہدہد کی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ ہدہد یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ پرندوں کو سیمرغ تک پہنچا دے گا۔

پرندوں میں تیس پرندے ایسے ہوتے ہیں جن کی طلب صادق ہوتی ہے ان کو سالک کہا جاتا ہے۔ سالک جو صعوبتیں برداشت کرتے ہیں وہ حقیقت میں عارفوں کی ریاضتیں اور مجاہدے ہیں۔

تصوف سیکھنے سکھانے کی چیز نہیں۔ یہ انعام ازل ہے اور یہ جس کے خمیر میں ہے وہ اس سے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

تصوف کی بنیاد دنیا و مافیہا کی بے قدری اور بے حقیقی ہے۔ یہ سب کو آنکھوں سے نظر آجاتی ہے اس حالت میں جو دل متاثر اور قابل ہوتے ہیں ان کو خدا سے زیادہ لو لگ جاتی ہے۔ انابت، خضوع، تضرع، رضا بالقضا، توکل جو تصوف کے مقامات میں سے اکثر مقامات ایسے ہیں جن سے جذبات کا تعلق ہے۔ مثلاً" وحدت، محویت، استغراق اس لئے ان مقامات کے ادا کرنے میں خود بخود کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ رضا کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ عالم میں خیر و شر، نیک و بد، حسن و قبح، رنج و راحت ہے، سب فاعل مطلق کے حکم سے ہے۔ اس لئے ہم کو چوں و چرا کا حق، گلہ اور شکایت کا موقع نہیں ہے۔

جب حقیقت پرستی کا ذوق دل میں پیدا ہو جاتا ہے تو ہر چیز میں حقیقت

Marfat.com

کی تلاش ہوتی ہے وہی چیزیں محبوب معلوم ہوتی ہیں جو حقیقی ہوں مثلاً" حسن، لذت اور مسرت انسان کے اصل مطلوب ہیں۔ انسان ان چیزوں پر اپنی جان دیتا ہے جن چیزوں کیلئے جدوجہد کرتا ہے۔

جن چیزوں کا شفیق ہوتا ہے وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ان میں حسن، لذت، مسرت ہے لیکن ان چیزوں میں بھی حقیقت اور مجاز کے مراتب ہیں۔

سالک کی راہ سلوک میں سات وادیاں ہوتی ہیں۔

(۱) پہلی وادی طلب و جستجو ہے۔ جب تک کوئی سالک اپنے اندر طلب پیدا نہ کرے گا، وہ کمال کے راستے پر گامزن نہیں ہو سکتا۔

(۲) عشق کی منزل سالک کی دوسری منزل ہے۔ اس کے لئے سالک کو منزل مقصود سے اتنی وابستگی ہو کہ راہ طریقت میں بلا اندیشہ چل نکلے اور راستے کی تکلیفوں سے نہ ڈرے۔

(۳) معرفت سلوک کی تیسری وادی، معرفت سالک کے عقل و خرد کے اندازے کے مطابق ہوتی ہے۔

(۴) استغنا جو مخفی وادی ہے اس وادی میں سالک کو دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہونا پڑتا ہے۔ جو شخص خواہشات دنیا کا اسیر ہو وہ اس وادی تک نہیں پہنچ سکتا۔ سالک بلند نظر ہوتا ہے اس کی نظر میں دنیا اس نقش کی مانند ہے جو کسی تختی پر بنا کر مٹا دیا جاتا ہے۔

(۵) سلوک کی پانچویں وادی توحید کی وادی ہے۔ یہاں پہنچ کر سالک اگر اس مقام کو پہچان لیتا ہے تو اسے کثرت میں وحدت نظر آنے لگتی ہے۔ وہ ہر شے میں اللہ کا مشاہدہ کرتا ہے "من و تو" کا امتیاز

Marfat.com

بالکل اُٹھ جاتا ہے۔

(۶) سلوک کی چھٹی وادی میں سالک بے خودی اور آوارگی کی حالت میں گھومتا رہتا ہے یہاں جب اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ساری معلومات محدود تھیں اور وہ محض لاعلم تھا تو وہ مبہوت ہو کر رہ جاتا ہے یہاں تک کہ اپنی ہستی سے بھی بیگانہ ہو جاتا ہے۔

(۷) ساتواں مقام فنا کا ہے یہاں آکر سالک کی جسمانی خواہش، تکبر، غرور و خود پرستی سب کچھ زائل ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ اپنے آپ کو کھو کر عالم وحدت کا حصہ بن جاتا ہے۔ اور اصل حق ہو جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس فنا سے اس کو بقا حاصل ہو جاتی ہے۔

یہی سالک کے راستے کی سات منازل ہیں جنہیں حضرت خواجہ محمد فرید الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پرندوں کی سات وادیوں اور منزلوں کی صورت میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ تیس پرندے بھی راستوں کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے بالآخر وادی فنا میں پہنچتے ہیں۔ یہی وادی فنا سیمرغ کی بارگاہ ہے، جہاں سیمرغ اور سی مرغ میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ تیس پرندے گویا خود اپنی حقیقت پالیتے ہیں۔

Marfat.com

سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات بوقت مغرب ۹ جمادی الاخر ۵۲۲ ہجری کو بمقام سنجر شریف میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت بعد نماز تہجد ۶ رجب المرجب ۶۳۳ ہجری کو اجمیر شریف میں ہوا' جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ چشتیہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اہل معرفت کی عبادت پاس انفاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی علامت یہ ہے کہ خلقت سے بھاگنا ہے اور معرفت کے بارے میں خاموش رہنا ہے۔
- اہل معرفت کی عبادت پاس انفاس ہے۔ جب عارف خاموش ہوتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ حق تعالیٰ سے ہمکلام ہے۔
- افضل ترین زہد موت کو یاد کرنا ہے۔
- بیمار کے گرد پھرنے سے فائدہ یہ ہے کہ اس کا مرض اس پھرنے والے پر رجوع کرے اور مزار کے گرد پھرنا اسی وجہ سے ہے کہ کمال اور برکت جو صاحبِ مزار میں ہے زیارت کرنے والے کو حاصل ہو۔
- بعض مشائخ نے سلوک کے سو مرتبے مقرر کئے ہیں جن میں سترہواں درجہ کشف و کرامات کا ہے لیکن خواجگان چشت میں بعض نے سلوک کے صرف پندرہ درجے مقرر کئے ہیں اور پانچواں مرتبہ کو کشف و کرامات

Marfat.com

کا مرتبہ کہا ہے۔ اس میں بہت احتیاط اور استمار کی ضرورت ہے ورنہ آگے کا راستہ طے نہیں ہو سکتا۔ آدمی کو اس راہ میں پہلے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے اس کے بعد خود اپنے آپ سے بیزار ہونا چاہیے ورنہ اہل سلوک میں وہ داخل نہیں ہو سکتا اور اگر باوجود اس کے وہ دعویٰ سلوک کا کرے تو جھوٹا ہے۔

بت پرستی کا دوسرا نام خود پرستی اور نفس پرستی ہے۔ جب تک انسان ان سے چھٹکارا نہیں پاتا وہ خدا پرستی کی منزل سے دور رہتا ہے۔

پانچ چیزیں ہیں جن کا دیکھنا عبادت ہے۔

(۱) ماں باپ کا چہرہ (۲) مصحف (قرآن پاک)

(۳) خانہ کعبہ (۴) اپنے پیر کی صورت

(۵) عالم دین کی صورت (صوفیاء کرام)

پہلے خوف آتا ہے پھر محبت۔ خوف کے آنے سے بندوں سے گناہ ترک ہوتے ہیں اور آتش دوزخ سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ رجا کے ضمن میں بندہ طاعت کرنے لگتا ہے اور جنت و مرتبہ و حیات ابدی حاصل کرتا ہے اور محبت کے ضمن میں اجتہاد و تفکر کی صفت پیدا ہوتی ہے جس سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

توبہ کے چند نام ہیں۔

(۱) جاہلوں سے دور رہنا اور باطلوں سے قطع تعلق کرنا۔

(۲) منکروں کے پاس نہ پھٹکنا اور محبوبان خدا کی صحبت اختیار کرنا۔

(۳) نیک اعمال کی طرف متوجہ ہونا۔

(۴) توبہ اور لوازمات توبہ کی درستی کی فکر میں رہنا۔

Marfat.com

اس راہ میں دو چیزیں اختیار کرنی چاہیں ایک ادب عبودیت دوم تعظیم حق معرفت۔

توبہ نصوح میں تین چیزیں لازم ہیں۔

(۱) روزانہ کے مقابلہ میں کم کھانا۔

(۲) طاعت کی غرض سے کم سونا۔

(۳) دعا کی غرض سے کم کلام کرنا۔

ثابت قدم مرید وہ ہے جس سے بیس سال تک کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہو۔

جو فقر و فاقہ اور بیماری کو دوست رکھتا ہے' خدا تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے۔

جب آدمی خدائے عزوجل کا نام یا اس کا کلام سنے تو لازم ہے کہ اس کا دل نرم ہو جائے اور ہیبت حق تعالیٰ سے اس کے ایمان میں اضافہ ہو۔

چار چیزیں گوہر نفس ہیں۔

(۱) وہ درویشی جو کہ توانگری معلوم ہو۔

(۲) وہ گرسنگی جس کا علم کسی کو نہ ہو سکے اور بظاہر سیری نظر آئے۔

(۳) وہ اندوہ گینی جو چہرے سے خوش نظر آئے یعنی دل میں کتنا ہی اندوہ ہو لیکن چہرے سے بشاشت ٹپکتی رہے۔

(۴) جو کوئی دشمنی کرے اس کے ساتھ دوستی کا برتاؤ کرے۔

چاہیے کہ بندہ درود شریف پڑھنے کی کثرت کرے۔

ضعیف ترین شخص وہ ہے جو ایک بات کہے اور پھر اس پر ثابت قدم نہ رہ سکے۔

Marfat.com

دنیا کی عزیز ترین چیزیں تین ہیں۔

(۱) وہ عالم (باعمل) جو بات کرے تو علم کی رو سے بات کرے۔

(۲) وہ مرد جسے طمع نہ ہو۔

(۳) وہ عارف جو ہمیشہ دوست ہی کی صفت بیان کرتا رہے۔ جب تک عارف راہ میں ہوتا ہے اس پر گریہ مستول رہتا ہے اور جب قوتوں کے حقائق تک پہنچ جاتا ہے اور وصال کا مزہ چکھتا ہے تو گریہ زائل ہو جاتا ہے۔ جب وہ حق کی طرف رجوع ہو کر اس سے تعلق پیدا کرلیتا ہے اور وہیں منزل قرب میں ٹھہر جاتا ہے۔

درد میں مبتلا ہونا مومن کیلئے صحت ایمان کی دلیل ہے۔

سلوک میں پہلا راستہ شریعت کا ہے۔ جب اس راہ پر ثابت قدم ہو جاتا ہے اور اس کے تمام احکام بجا لاتا ہے تو طریقت کا راستہ ملتا ہے جب اس پر بھی وہ جملہ شرائط اور تمام احکام طریقت کے فرمانبرداری کے ساتھ ثابت قدم ہو جاتا ہے تو معرفت کی راہ ملتی ہے۔ جب اس پر بھی وہ ثابت قدم رہا اور آشنائی اور روشنائی پیدا ہوگی تو چوتھا مرتبہ حقیقت کا ہے تو وہاں پہنچتا ہے۔

صدقہ دینا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔

عارف اسے کہتے ہیں جو تمام عالم کو جانے اور عقل سے لاکھوں معنے بیان کرے اور محبت کی تمام مشکل باتوں کا جواب دے۔ عارف ہر وقت ولولۂ عشق میں رہتا ہے اور خدائے عزوجل کی قدرت کے تماشوں میں متحیر رہتا ہے۔ اگر کھڑا ہے تو دوست کے خیال میں کھڑا ہے۔ بیٹھا ہے تو دوست کے ذکر میں ہے۔ سو رہا ہے تو اسی خیال میں متحیر ہے اور بیدار

Marfat.com

ہے تو حجاب عظمت دوست کے گرد طواف کر رہا ہے۔ عارفوں پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ ایک قدم میں عرش سے حجاب عظمت تک پہنچ جاتے ہیں اور دوسرے قدم میں واپس آجاتے ہیں اور یہ کمترین درجہ ہے۔

- عُجب و پندار گناہ ہی نہیں بلکہ یہ بدتر از گناہ ہے اس لئے کہ مصیبت سے توبہ ایک ہی مرتبہ کی جاتی ہے مگر طاعت سے ہزار مرتبہ۔
- عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہے جو کوئی اس میں گر پڑے جلا دے اور نابود کر دے کیونکہ کوئی آگ محبت کی آگ سے سخت نہیں ہے۔
- عارفوں کا ایک مرتبہ ہے جب اس پر پہنچتے ہیں تو تمام عالم اور جو کچھ عالم میں ہے اپنی دو اُنگلیوں کے درمیان دیکھتے ہیں عارف کا کم از کم مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اس میں ہوں۔ بہت سال اس میں گزارے اور نتیجہ سوائے ہیبت کے کچھ نصیب نہ ہوا۔
- عارف وہ ہوتا ہے کہ جو کچھ خدا کے سوا ہو دل سے نکال دے تاکہ اکیلا ہو جائے اور دوست کی طرح یکتا ہو جائے۔
- غریبوں سے محبت رکھو اور جھوٹ اور غیبت سے بچتے رہو۔
- کسی سخت مصیبت یا بیماری میں مبتلا ہونا صحت ایمان کی دلیل ہے۔
- کلام اولیاء اللہ پڑھنا نافع ہے۔
- کاملوں کا حال اور ہے سوائے خدائے عزوجل کے اور کوئی نہیں جانتا عارف کے دل میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب دور کرکے خدائے عزوجل کیلئے یگانہ ہو جاتا ہے اور خدائے عزوجل و اعلیٰ ہی اس سے کسی بخشش و عطا میں دریغ نہیں فرماتا۔ اہل عرفان کے زبان پر سوائے یاد حق کے کوئی

Marfat.com

اور سخن نہیں ہوتا اور دوست کیلئے مال و ملک سب سے ہاتھ اٹھالینا ان کا ادنیٰ کام ہے۔ ان کی بڑی صفت یہ ہے کہ ہمیشہ خاموش اور ایک حالت اندوہ میں رہتے ہیں۔

- گناہوں سے انہیں اس قدر زیان نہیں پہنچتا جس قدر کہ اپنے مسلمان بھائی کی بے حرمتی اور خواری کرنے سے۔
- لوگوں نے پوچھا بہترین اطاعت کونسی ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۱) عاجزوں کی فریاد کو پہنچنا۔

(۲) لاچار لوگوں کی حاجت روائی کرنا۔

(۳) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

- متوکل وہ ہے جو مصائب اور تکلیف سے بے حال ہو جائے مگر حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔
- نگاہ عزت کا قرب صرف نماز میں حاصل ہوتا ہے نماز ایک راز ہے جو بندہ اور اپنے پروردگار سے کہتا رہتا ہے۔
- محبت میں وہی صادق ہوتا ہے جو دوست کی بھیجی ہوئی بلا کو طوع و رغبت کے ساتھ قبول کرے۔ عاشق کا دل محبت کا آتشکدہ ہوتا ہے جو چیز اس میں پڑتی ہے جل بھن کر فنا ہو جاتی ہے۔ محبت کی آگ سے بڑھکر کوئی اور آگ نہیں۔ محبت کی راہ ایسی ہے کہ جو اس پر گامزن ہوا پھر اس کا نام و نشان نظر نہیں آتا۔
- محبت کی چار علامتیں ہوتی ہیں۔

(۱) خدائے عزوجل کا ہمیشہ ذکر کرتے رہنا اور اس پر دل و جان سے خوش ہونا۔

Marfat.com

(۲) ذکر حق کو بدرجہ اتم کرنا اور اسے امر عظیم سمجھنا۔

(۳) وہ اشغال اختیار کرنا جو دنیاوی محبت کے قطع کرنے والے ہوں۔

(۴) اپنے اوپر اور غیر حق پر گریہ کرتے رہنا۔

محبت میں سچا وہی ہے جو ماں' باپ' اولاد اور سب سے دل ہٹا کر خدا اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو جائے۔ محب اگر مملکت کا دعویٰ کریگا تو اپنے مرتبہ سے گر جائیگا۔ محبت تو دعویٰ وفا ہے پس محب کو چاہیے کہ اپنے بھید کی حفاظت کرے اور فرائض نماز کی ادائیگی میں اپنے نفس پر کان دہرے رہے۔ اہل محبت بلا واسطہ دوست کا کلام سنتے ہیں اور ان کا دل سخن حق کا عاشق ہوتا ہے ان کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

مرید کو چاہیے کہ ذرہ برابر بھی اپنے پیر کے حکم سے تجاوز نہ کرے۔ اور جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے گوش ہوش سے سنے اور اس میں لگ جائے۔ اپنے پیر کی خدمت میں متواتر حاضر ہوتا رہے اور خدمت کرتا رہے۔ اگر متواتر حاضر ہونا ممکن نہ ہو تو کم سے کم حاضر ہونے کی کوشش کرتا رہے اور جو نماز درود وظیفہ وہ بتائے اس پر عمل کرتا رہے۔

مریدوں کو طاعت میں اس وقت حلاوت ملتی ہے جب کہ وہ اس طاعت کو خوشی سے بجالاتے ہیں۔ لیکن خوش و خرمی حجاب بھی ہوجاتی ہے۔

متوکل وہ شخص ہے جو خلق کے رنج و تکلیف دینے کی کسی سے

Marfat.com

شکایت نہ کرے اور نہ حکایت۔

- نماز اور شریعت کے فرائض کا منکر کافر ہے۔
- نماز ستون دین ہے جب تک ستون قائم ہے۔ گھر بھی قائم ہے اگر نماز میں خلل واقع ہوگیا تو فریضہ سنت و رکوع و سجود میں بھی خرابی ہوگئی۔
- اسم اعظم یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک سو ہر مرتبہ یاحیُ یا قیومُ پڑھ لیا کریں اور اپنی ہر ضرورت کے پورا ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی اولین الارواح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت جمعرات بوقت بعد نماز عصر ۲۴ رمضان المبارک ۵۴۸ ہجری کو بمقام اوش میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت چاشت ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ کو پرانی دہلی میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس پرانی دہلی میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اہل سلوک و تحیر کے نزدیک درویش کو راہ سلوک میں روزانہ ایک لاکھ ملکوں سے گزر کرنا چاہیے اور پھر یہی قدم آگے بڑھتا رہے۔
- اگر کوئی درویش خالق کیلئے نہیں، بلکہ خلق کیلئے عمدہ لباس پہنے تو وہ درویش نہیں، بلکہ رہزن راہ سلوک ہے۔ اور جو درویش نفس کیلئے عمدہ کھانا کھائے تو وہ دروغ گو اور خود پرست ہے اور جو درویش دولتمندوں کی

Marfat.com

ہم نشینی کرتا ہے وہ مرتد طریقت ہے اور جو خواہش نفسانی کے خوب جی بھر کے سوتا ہے اسے یقیناً" اس نعمت سے کوئی حصہ نہیں ملا ہے۔

- اگر شیخ منصور کامل ہوتے تو ہرگز دوست کا بھید ظاہر نہ کرتے۔ اس راہ میں ایسے ایسے لوگ بھی ہیں کہ اسرار کے لاکھوں دریا پی جاتے ہیں اور معلوم بھی نہیں ہوتا بلکہ **ھل من مزید** کی فریاد کرتے ہیں۔
- اگر راہ گیر ایک سمت خاص پر چلتا رہے اور یقین کامل و امید وصول کمال رکھے تو یقیناً" وہ درجۂ کمال کو پہنچ جائیگا۔
- اگر مرید نماز نفل پڑھ رہا ہو اور پیر بلائے تو نیت توڑ کر چلا جانا چاہیے، کیونکہ یہ امتثال امر پر نفل نمازوں سے افضل ہے۔
- اے درویش جب وقت آتا ہے اور بارگاہ الٰہی سے نسیم لطف چلتی ہے تو لاکھوں خرابا تیوں کو صاحب سجادہ بنا دیتی ہے۔ اگر خدانخواستہ سموم قہر چلتی ہے تو لاکھوں سجادہ نشینوں کو رد کرکے خرابات میں ڈال دیتی ہے۔ (اسلئے اس کی بے نیازی سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے)۔
- بزرگوں کی مجلس میں جو کوئی آئے، جہاں جگہ خالی پائے وہیں بیٹھ جائے۔
- بیعت دوبارہ ہوسکتی ہے یعنی اگر کوئی بیعت سے پھر جائے یا اس کی توبہ میں شک پڑ جائے تو از سرنو بیعت کرلینی چاہیے اور اگر پیر نہ ہو تو شیخ کا جامہ ہی سامنے رکھ لے اور بیعت کرے شیخ معین الدین قدس سرہٗ بھی اسی طرح بیعت کیا کرتے تھے۔ اور میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔ مرید کو اپنے پیر کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں میں یکساں خدمت کرنی

Marfat.com

چاہیے۔ جس طرح اس کی زندگی میں خدمت کرتا تھا' اسی طرح انتقال کے بعد بھی خدمت کرتا رہے۔ بلکہ مناسب ہے کہ اس سے زیادہ کرے۔

جو اولیاء اسرار کو ظاہر کرتے ہیں وہ غلبات شوق سے مجبور ہوتے ہیں' مگر بعض ایسے کامل و پختہ احوال ہوتے ہیں کہ کسی حال میں کوئی بھید ظاہر نہیں کرتے۔ پس سالک راہ کا حوصلہ وسیع ہونا چاہیے۔ تاکہ اسرار الٰہی کو پوشیدہ رکھ سکے۔

جب تک درویش سب سے بیگانہ نہ ہو جائے اور ہر وقت مجرد نہ رہے اور آلائش دنیا سے ذرا سا بھی اس میں باقی رہے اس وقت تک قرب کے مقام کو نہیں پہنچتا۔ راہ درویش پر چلنا اور بات ہے اور ذخیرہ جمع کرنا اور بات ہے۔ یا درویش بن یا ذخیرہ ہی جمع کر۔ اے برادر! اس راہ سلوک میں بے غم نہ رہنا۔ جن لوگوں نے سلوک کے تمام درجے طے کرلئے اور کمال کو پہنچ گئے ہیں وہ بھی ہر وقت فراق کے ڈر اور خوف سے محزون و حیران رہتے ہیں کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ انجام کیونکر ہونے والا ہے۔

جو شخص محبت کا دعویٰ کرے اور مصیبت کے وقت فریاد کرے وہ جھوٹا ہے۔ دوستی اس بات کا نام ہے کہ جو کچھ دوست کی طرف سے آئے اس پر راضی اور لاکھوں شکر بجا لائے کہ اسی بہانہ خیر یاد تو آئی۔ اہل معرفت کے نزدیک بلائے دوست رضائے دوست ہے۔ جس روز بلائے دوست ہم پر نہیں نازل ہوتی ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی نعمت ہم سے چھین لی گئی ہے۔

جو اولیاء اللہ مرتبہ کے شروع ہی میں کشف حال کر دیتے ہیں انہیں کامل نہیں کہا جاتا۔ کامل وہ لوگ ہیں جو تمام مدارج طے کرنے تک

Marfat.com

کشف و کرامات کی ایک بات بھی ظاہر نہیں ہونے دیتے اور جب تمام مدارج طے کرنے کے بعد کشف حال ہوتا ہے تو عین وہی ہوتا ہے جو وہ کہتے ہیں اور ان کی دعا ضائع نہیں ہوتی۔ اولیاء اللہ کی دعاؤں میں فرق آجانے کی یہی وجہ ہے۔

جب آدمی توبہ کرے تو پھر ان لوگوں سے میل جول نہ رکھنا چاہیئے جن سے وہ پہلے رکھتا تھا۔ مبادا پھر اس گناہ میں مبتلا ہوجائیگا کیونکہ انسان کیلئے بری صحبت سے بڑھ کر اور کوئی چیز بری نہیں ہے اور خود بھی جس چیز سے توبہ کرے اسے ہمیشہ اپنا دشمن خیال کرتا رہے۔ سالک کیلئے دنیا سے بڑھکر کوئی حجاب نہیں۔ کوئی شخص اس وقت تک خدا رسیدہ نہیں ہوتا جب تک وہ دنیا میں مشغول رہتا ہے۔ دنیا سب کی دوست ہے لیکن درویشوں کی نہیں کیونکہ انہوں نے اسے رد کر دیا ہے۔ درویشی میں بڑا آرام ہے اور دنیاوی آفتوں سے درویش محفوظ ہیں لیکن اس کام میں سختی بہت ہے۔

جس جگہ بھی جاؤ کسی کی دل آزاری نہ کرو اور مردانہ وار رہو۔

چار چیزیں گوہر نفس کی دلیل ہیں۔

(۱) وہ درویش جو توانگری کا اظہار کرے۔

(۲) وہ بھوکا جو اپنے کو پیر ظاہر کرے۔

(۳) وہ غمگین جو خوشی کا اظہار کرے۔

(۴) وہ جسے دشمن بھی دوست دکھائی دے۔

درویش کو مجرد رہنا چاہیے اور ہر روز ایک ملک سے دوسرے ملک میں سیر کرنی چاہیے۔

Marfat.com

دعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) نیک (۲) بد

کسی کے حق میں بد دعا نہ کرنی چاہیے۔ مگر نیک دعا بہت اچھی ہوتی ہے خصوصاً" وہ جو بزرگوں کی زبان سے نکلے۔

دائرۂ محمدیہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تمام مدارج مقررہ طے کر کے لاکھوں درجے اور طے کرتے جاتے ہیں اور پھر بھی اپنے دوست کا بھید ذرہ برابر ظاہر نہیں کرتے۔ انہیں خود اپنے آپ کی خبر نہیں ہوتی کہ ہم کون ہیں اور کیا ہیں اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو ایک مقام سے دوسرے مقام تک برابر ترقی کرتے جاتے ہیں اور جوں جوں ترقی کرتے ہیں عالم تحیر میں پڑتے جاتے ہیں اور جب عالم تحیر میں پڑتے ہیں تو ان کا فراق وصل سے بدل دیا جاتا ہے۔

سالک وہ ہیں جو سرتا پا دریائے محبت میں غرق رہیں اور کوئی لحظہ و ساعت ایسی نہ ہو کہ باران عشق ان پر نہ برستا رہے۔ اور عارف وہ شخص ہے کہ ہر لحظہ اس میں عالم اسرار سے ہزاروں اسرار پیدا ہوتے رہیں اور وہ عالم سکر میں رہے اور اگر اس حالت میں اٹھارہ ہزار عالم اس کے سینے میں ڈال دیے جائیں تب بھی اسے خبر نہ ہو۔

شیخ میں اس قدر قوت دل اور صحت ضمیر ہونی چاہیئے کہ اپنے مرید کے سینہ کے زنگار اور آلودگی و آلائش دنیاوی کو اپنی قوت باطن سے پاک کر سکے تاکہ کوئی کھوٹ، دغا، فریب، حسد، برائی اور کدورت دنیاوی باقی نہ رہے پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسرار معرفت سے واقف کرے اور اگر اتنی قوت نہ رہے۔ تو یقین جانو کہ پیرو مرشد دونوں گمراہی کے جنگل میں راہ

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَلِیُّ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُغْنِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

بھٹکتے پھریں گے۔

میرے نزدیک سماع میں کچھ ایسا ذوق ہے کہ اور کسی چیز میں اتنا نہیں ہے۔ جو لوگ صاحب طریقت و مشتاق حقیقت ہیں، انہیں سماع سے گویا بدن میں آگ لگ اٹھتی ہے۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو بقا کہاں ہوتی اور بقا کا لطف ہی کیا حاصل ہوتا۔

حضرت ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت مبارک ۵۹۳ ہجری میں شمالی افریقہ کے شہر مرسیہ کے قریب ایک گاؤں عمان میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۶۵۶ ہجری میں افریقہ کے جنگل عیذاب میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ تھا۔

ایک مرتبہ کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کے پیر کون ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے میں اپنے آپ کو شیخ عبدالسلام ابن مشیش کی طرف منسوب کرتا تھا مگر اب کسی کی طرف منسوب نہیں کرتا، بلکہ دس دریاؤں میں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ
(۶) حضرت جبرائیل علیہ السلام
(۷) حضرت میکائیل علیہ السلام
(۸) حضرت عزرائیل علیہ السلام
(۹) حضرت اسرافیل علیہ السلام
(۱۰) روح اکبر

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اللہ جلشانہ' کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو صبح کے وقت طاعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی اپنی چاپلوسی اس لئے کرتا ہے کہ اس سے اپنی مسرت مطلوب ہے۔ دیکھو اپنے آپ کو بار بار گناہ میں پڑنے سے بچاؤ کیونکہ جو شخص حدود الٰہی سے تجاوز کرتا ہے وہی ظالم ہے اور ظالم امام نہیں ہوتا۔ جس نے گناہ ترک کئے اور جس حالت میں مبتلا کیا گیا اس پر صبر کیا اور اللہ جلشانہ' کے وعدہ وعید کا یقین کیا وہی امام ہے۔

ایک ہی خصلت ایسی ہے کہ جب بندہ اسے اختیار کرے گا تو اپنے زمانے کے لوگوں کا پیشوا ہو جائے گا۔ اور وہ دنیا سے منہ پھیر لینا اور اہل دنیا کی تکلیفیں برداشت کرنا ہے مگر ترک دنیا میں حد سے زیادہ تجاوز نہ کرو ورنہ اس کی تاریکی تم کو ڈھانک لے گی اور تمہارے اعضاء اس کیلئے کھل جائیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے باہر نکل آنے کے بعد تم ہمت یا فکر یا ارادہ یا حرکتِ کے ذریعہ سے اسے کیسے گلے لگانے کو لوٹو گے۔

ایک ہی خصلت ایسی ہے جو اعمال کو باطل کر دیتی ہے اور اکثر لوگوں کو اس میں تنبیہہ نہیں ہوتی اور وہ اللہ جلشانہ' کے حکم پر بندہ کا ناراض ہونا ہے۔

اگر تم خدا کے بندے ہو اور تمہارے پاس علم و عمل کچھ نہیں ہے تو تمہیں کچھ پروا نہیں علم میں علم توحید اور عمل میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ اور اصحابہ رسول کی محبت اور جماعت کی نسبت حق ہونے کا اعتقاد کافی ہے اور جب تک یہ نہ ہو تمہارے علم و جدوجہد کے ساتھ تمہارے قلب میں کوئی تعلق باقی نہ رہے اور اللہ جلشانہ' کے سوا

Marfat.com

سب سے ناامید نہ ہو جاؤ اس وقت تک تم کو نہ روحانی راحت پہنچے گی اور نہ مدد اور نہ مرادوں کا مقام نصیب ہو گا۔

اگر تم چاہتے ہو کہ کیمیا بنانے میں کامیاب ہو، تو خلق کو اپنے قلب سے دور کر دو اور اپنے پروردگار سے اس کی طمع نہ رکھو کہ وہ مقدرات کے سوا تمہیں کچھ اور عطا کرے۔ اس کے بعد جس چیز کو تم ہاتھ لگاؤ گے اور جو تم چاہو گے وہی ہو جائیگی۔

پیر وہ ہے جو تمہیں مصیبت کی نہیں، بلکہ راحت کی راہ دکھائے۔

(۱) پہلی منزل جس میں پستی سے ترقی کرکے اوپر کی طرف جانے کیلئے عاشق قدم دھرتا ہے، "نفس" ہے۔

(۲) پس جب وہ اس کی سیاست و ریاست میں مشغول ہوا یہاں تک کہ اس کی شناخت و تحقیق تک پہنچ گیا تب اس دوسری منزل کے انوار چمکتے ہیں اور وہ "قلب" ہے۔

(۳) جب اس کی سیاست میں مشغول ہوکر اس کو پہچان لیا اور اس کا کچھ بھی اثر اس پر نہ ہو تب تیسری منزل کے انوار اس پر چمکتے ہیں اور وہ "روح" ہے۔

(۴) پس جب اس کی سیاست میں مشغول ہوا اور اس کی معرفت کامل ہوگئی تب اس پر تھوڑے تھوڑے یقین کے انوار جلوہ افروز ہونا شروع ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کی نہایات تک پہنچ جاتا ہے، مگر یہ عوام کا راستہ ہے خواص کا جو راستہ ہے وہ بادشاہی راہ ہے جس کی اقل قلیل کی شرح بھی عقل میں نہیں آسکتی جس فقیر میں یہ چار باتیں نہ ہوں اسے مُنی سمجھ یعنی زاہد۔

Marfat.com

تصوف نفس کو بندگی کا خوگر کرنا اور احکام ربوبیت کی طرف پھیر لانا ہے صوفی اپنے نفس کو اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ہوا میں اڑنے والے ذروں کو جو نہ معدوم ہیں اور موجود اور جس نے وجود پالیا وہ ہر موجود سے فنا ہوگیا اور جو وجود کے ساتھ ہوا ہے اس کے لئے ہر موجود ثابت ہوا۔

جب حق کے ہاتھ تمہیں اپنی طرف کھینچیں تو خبردار غیبی حقائق کے محسوسات سے دلیل طلب نہ کرنا اور ان کو رد نہ کرنا ورنہ جاہل رہ جاؤ گے۔

جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مملکت میں کوئی گناہ نہ کرے وہ گویا پسند کرتا ہے کہ اللہ جلشانہ' کی مغفرت و رحمت ظاہر نہ ہو۔ اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت بھی ظاہر نہ ہو۔

جب تمہیں اپنی ظاہری یا باطنی احوال میں سے کوئی حال اچھا معلوم ہوا اور تمہیں اندیشہ ہو کہ کہیں یہ زائل نہ ہو جائے تو "ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔

جس اسم کے ذریعہ سے تم کوئی نعمت حاصل کرنا چاہو یا کسی زحمت سے بچنا چاہو وہ ذات اور توحید بالصفات سے ایک حجاب ہے مگر یہ مراتب و مقامات والوں کیلئے ہے اور عام مومنین اس سے علیحدہ ہیں اور اپنی اپنی حدوں کی طرف رجوع کرنے والے ہیں اور اللہ جلشانہ' ان کے اجروں میں سے کچھ کم کرنیوالا نہیں ہے۔

جس نے نماز و روزہ پر اُجرت لی اور سر جھکانے اور ذکر میں مشغول ہونے کے وقت لوگوں کی نگاہیں پڑنے سے لطف اٹھایا' اس کیلئے کوئی اجر

Marfat.com

نہیں ہے۔

❁ جب تک بندے کے ساتھ خواہشوں میں سے کوئی خواہش اور اپنی مشیتوں میں سے کوئی مشیت رہے گی وہ ہرگز اللہ جلشانہ، تک نہ پہنچے گا۔

جو پرہیز گاری سے تمہارے حق میں علم و نور نہ پیدا کرے اس کا کوئی اجر شمار میں نہ ہوگا اور جس برائی کے بعد خوف اور اللہ تعالیٰ کی جانب بھاگنا وقوع میں آئے اس کا کوئی وبال حساب میں نہ لو۔

❁ جب تک تجھے اوپر نہ چڑھا یا جائے اوپر نہ جا ورنہ تیرا قدم پھسل جائے گا۔

❁ جو حامل ہوتے ہیں وہ اوصاف حق کے بھی حامل ہوتے ہیں اور اوصاف خلق کے بھی خلق کے اعتبار سے اگر نہیں دیکھو گے۔ تو تم کو بشر کے اوصاف نظر آئیں گے اور اگر حق کی حیثیت سے دیکھو گے تو حق کے اوصاف ان میں پاؤ گے۔ جن سے حق تعالیٰ نے انہیں آراستہ کیا ہوگا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی پیروی سے تمہیں ان کی ظاہر میں فقر اور باطن میں فنا نظر آئے گا۔

❁ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے رہتے ہوئے علم کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

(۱) دنیا کی محبت (۲) آخرت سے غفلت

(۳) افلاس کی دہشت (۴) آدمی کی ہیبت

❁ دو نیکیاں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ گناہوں کی کثرت ضرر نہیں کرتی۔

(۱) قضائے الٰہی پر رضا مندی۔

(۲) اللہ جلشانہ، کے بندوں سے درگذر۔

❁ عالم اس گروہ کی راہ میں صرف اس وقت چل کر کمال کو پہنچ سکتا ہے

Marfat.com

جبکہ کسی برادر صالح یا پھر ناصح کی صحبت ہو۔

قبض کے اسباب تین ہیں

(۱) گناہ جس کا تم نے ارتکاب کیا ہو۔

(۲) دنیا جو تم سے چلی گئی ہو۔

(۳) کوئی شخص جو تمہاری جان یا آبرو کی نسبت تمہارے درپے آزار رہے۔

اگر تم نے گناہ کیا ہے تو استغفار کرو اور اگر دنیا چلی گئی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع ہو اور اگر تم پر ظلم کیا گیا ہے تو صبر و تحمل کرو اور اگر اللہ جلشانہ، تمہیں قبض کے سبب پر مطلع نہ فرمائے تو اجرائے احکام الٰہی کے تحت مقیم رہو وہ چلتا پھرتا بادل ہے۔

مومنوں کی جماعت کو نہ چھوڑو اگر وہ گنہگار و بدکار ہی کیوں نہ ہو۔ ان پر حدود قائم کرو اور اگر انہیں چھوڑو تو ان پر رحم کی وجہ سے نہ کہ اپنے آپ کو ان سے بڑا سمجھ کر یا انہیں سرزنش کرنے کے خیال سے۔

نفس کے چار مرکز ہیں۔

(۱) ایک خواہش نفسانی کیلئے مخالفتوں میں ہے۔

(۲) دوسرا خواہش نفسانی کیلئے جماعتوں میں ہے۔

(۳) تیسرا مرکز آرام طرف میلان میں ہے۔

(۴) چوتھا مفروضات کے ادا کرنے سے عاجزی میں ہے۔

Marfat.com

حضرت قطب جمال الدین احمد ہانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت ۵۸۳ ہجری میں غزنی شہر میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز جمعرات ۱۲ شعبان ۶۵۹ ہجری کو ہانسی (ہریانہ۔ بھارت) میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس آج بھی مرجع خلائق ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اعظم تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

❁ بخل کے تین حروف ہیں۔ (ب' خ' ل)

"ب" سے باکفایت یعنی بعید "خ" سے مراد خذلان (خالی) اور "ل" سے لوم و ملامت مراد ہیں۔

بخل بہت بری خصلت ہے عورت میں ہو یا مرد میں ۔ بخل کی ہجو اور مذمت ہونی چاہیئے اور سخی کی مدح اور صفت۔ تھوڑا بہت جو کچھ ہو خیرات کر اور سخاوت کر کیونکہ یہ تیرے کام آئے گا۔ تھوڑی سخاوت بھی آسمان سے اونچی ہے اور سخاوت خصلت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس کو اختیار کر۔

❁ توبہ کے تین حروف ہیں۔ (ت' و' ب)

"ت" سے مراد ترک "و" سے مراد وحدت اور "ب" سے مراد بخشش ہیں۔ پس تائب کو واجب ہے کہ ترک دنیا کرے وحدت اختیار کرے اور مال راہ خدا میں نثار کرے۔

❁ جود کے تین حروف ہیں۔ (ج' و' د)

"ج" سے جلالت "و" سے ولایت "د" سے درجہ مراد ہیں۔ انسان نماز

Marfat.com

اور روزہ کی کثرت سے مقصود کو نہیں پہنچتا بلکہ لوگوں کے کار براہی سے مطلب کو پہنچتا ہے۔

حرص کے تین حروف ہیں۔ (ح، ر، ص)

"ح" سے حرمان "ر" سے رزق اور "ص" سے آبرو ریزی مراد ہیں۔ جس نے حرص کی اس نے حرام کیا۔ قناعت و رزق کو جو مقدر ہے طالب زیارت کے حرص کو امر عقبیٰ میں اور نہ حرص کو امر دنیا میں۔

دین کے تین حروف ہیں۔ (د، ی، ن)

"د" سے نزدیکی خدا اور درجہ "ی" سے سَیر یعنی آسانی اور "ن" سے مراد نیل یعنی مرتبہ پانا ہے۔ پس جس کسی نے اپنے دین کو حاصل کیا اللہ تعالیٰ کے واسطے اس کو ثواب کے درجے دئے جاتے ہیں۔

ذنب کے تین حروف ہیں۔ (ذ، ن، ب)

ذ سے خواری ۔ "ن" سے رنج اور "ب" سے بلا مراد ہیں جس کسی نے گناہ کیا ہو وہ ذلیل ہوا اور چاہ تاریک نکبت اور بلا میں ڈالا گیا۔

ذکر کے تین حروف ہیں۔ (ذ، ک، ر)

"ذ" سے ذکاء ک سے دانائی "ر" سے رقت مراد ہیں جو شخص ذکر مولا کرتا ہے وہ ذکی القلب اور شکستہ نفس اور صاحب الرقت ہوجاتا ہے۔ اگر اپنی ذات اور نفس کو یاد رکھے گا تو اپنے رب کو فراموش کریگا جو کوئی غافل ہوا ذکر خدا سے اس نے حرام کیا نیکی کو اپنے اوپر۔

رجل کے تین حروف ہیں۔ (ر، ج، ل)

Marfat.com

"ر" سے ریاضت "ج" سے سخاوت اور "ل" سے اعمال حسنہ مراد ہیں۔

صدق کے تین حروف ہیں۔ (ص، د، ق)

"ص" سے صیانت (نگہبانی) "د" سے دین اور "ق" سے قرب مراد ہیں۔

صوف کے تین حروف ہیں۔ (ص، و، ف)

"ص" سے صفا پیدا ہوتی ہے۔ "و" سے وفا اور "ف" سے فنا مراد ہے جس فقیر میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں اس کو فقیری کا ثمر حاصل ہوتا ہے اور جو فقیر صوف کو شہرت و زینت کے واسطے پہنتا ہے اسے اپنے نفس پر رونا چاہیئے جو نفس پر غالب آئے اس کو پشینہ پہننا چاہیئے کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفس کے دبانے کو پشینہ پہنتے تھے۔

عشق کے تین حروف ہیں۔ (ع، ش، ق)

"ع" سے عنا یعنی رنج۔ "ش" سے شدت اور "ق" سے قرح یعنی خستگی مراد ہیں اور قلب اس کا سبب غلبات محبت سے مسرور ہوتا ہے۔

صمت کے تین حروف ہیں۔ (ص، م، ت)

"ص" سے صوف، "م" سے میں یعنی کذب اور "ت" سے ترس مراد ہیں۔

جو شخص خاموش رہا بچایا گیا بلاؤں سے اور بے نیاز ہوا کذب سے گویا کہ اس کی خاموشی نے جو سب آفتوں کو بولنے اور کلام کرنے سے پیدا ہوتی ہیں منع کر دیا۔ تمام آفتیں بولنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

Marfat.com

فقر کے تین حروف ہیں۔ (ف، ق، ر)

"ف" سے فنا "ق" سے قرب اور "ر" سے رویت مراد ہیں۔

فقر بہت بڑی چیز ہے اس کی طرف رغبت قوی لوگ کرتے ہیں اور ضعیف لوگ اس سے منہ موڑتے ہیں۔

کذب کے تین حروف ہیں۔ (ک، ذ، ب)

"ک" سے کرب، "ذ" سے ذنب یعنی گناہ اور "ب" سے جدائی مراد ہیں۔

موت کے تین حرف ہیں۔ (م، و، ت)

"م" سے مال، "و" سے وارث، اور "ت" سے تراب یعنی مٹی مراد ہیں۔

جب انسان مرتا ہے تو اس کے مال کو وارث لے جاتے ہیں اور اس کو مٹی میں دفن کر دیتے ہیں۔

آدمی تین قسم کے ہیں۔

(۱) طالب دنیا اور یہ کثیر ہیں۔

(۲) طالب عقبیٰ اور یہ قلیل ہیں۔

(۳) طالب مولیٰ اور یہ بہت ہی کم ہیں۔

بہتر وہ شخص ہے جو آدمیوں کو رلا دے اور بدتر وہ ہے جو ان کو ہنسا دے۔

بہت سے روزہ رکھنے والے صائم نہیں ہوتے ہیں اور بہت سے افطار

Marfat.com

کرنے والے صائم ہوتے ہیں' کیوں کہ جو کھانے پینے سے باز رہے اور اعضاء کو ممنوعات میں ڈالے وہ اہل شریعت کے نزدیک صائم ہوتا ہے اور اہل طریقت کے نزدیک صائم نہیں ہوتا اور جو افطار کرتا ہے اور جوارح کو برائیوں سے روکتا ہے وہ شریعت کی رو سے صائم نہیں اور طریقت کی رو سے صائم ہے اور جو روزہ رکھے اور اس میں یہ دونوں شرطیں ملحوظ رکھے اس کا روزہ کامل ہوتا ہے۔

تلاوت کرنے والے قرآن کے تین ہیں : ایک عالم دوسرا زاہد تیسرا عارف تلاوت کہلاتا ہے۔

تمام آدمی مردہ ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ کی یاد میں مشغول ہیں' وہ زندہ ہیں۔

توکل رزق کی طلب چھوڑنے کو کہتے ہیں اور توکل عین ایمان ہے اور توکل کمال دین ہے۔ توکل بڑے لوگوں کا کام ہے' توکل انبیاء کی خصلت ہے۔

جو نافرمانی نفس کی کرے وہ مرد ہے اور جو مطیع نفس ہو وہ ہیجڑا ہے۔

جب شیخ کے ساتھ چلو تو اس کے پیچھے پیچھے چلو۔ آگے اور دائیں بائیں نہ چلنا چاہے' کیونکہ یہ خلاف ادب ہے۔ اور جو شیخ کے رو برو دائیں بائیں دیکھے اور اپنے ذہن کو حاضر نہ کرے وہ بے ادب شمار کیا جاتا ہے۔

جس نے صوف کو پہنا وہ صوفی لباس ہوا اور جس نے اپنے قلب کو صاف کیا وہ صوفی معنوی ہوا اور جو شخص صوف کو پہنے اور قلب اس کا صاف نہ ہو وہ عوام کے نزدیک صوفی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں

Marfat.com

ہے۔

جو زیادہ کھاتا ہے اس سے عبادت کم ہوتی ہے اور جو کم کھاتا ہے اس سے عبادت زیادہ ہوتی ہے۔

خوشخبری اس شخص کو جس نے دنیا کو ترک کیا اور مولیٰ کے حکم کی طرف مشغول ہوا۔

دو طعام ہیں (۱) نفس کا کھانا (۲) قلب کا کھانا۔

نفس کا کھانا وہ ہے جو پکایا جاتا ہے کھانے کی چیزوں میں سے اور قلب کی خورش خالق کا ذکر ہے۔

ذکر دو ہیں ایک ذکر بندہ کا اور دوسرا ذکر رب کا۔ بندہ کا ذکر توبہ اور انابت ہے اور رب کا ذکر قبول اور اجابت ہے۔

روزے دو ہیں (۱) روزۂ عوام۔ (۲) روزۂ خاص۔

عوام کا روزہ کھانے پینے' جماع' اور منہیات سے باز رہنا۔ اور خاص روزہ مکروہات اور مناہی سے حواس خمسہ کو روکنا ہے۔

سونا چاندی مثل پتھروں کے ہیں ان کی کچھ تدرو قیمت نہیں جس وقت ان سے کوئی نفع نہ اٹھایا جا سکے۔

زاہد

(۱) دنیا کو عقبیٰ کے لئے ترک کرتا ہے

(۲) پاک کرتا ہے ظاہر اپنے کو پانی سے

(۳) دھوتا ہے اعضاء کو

(۴) قطع کرتا ہے سبیل کو

عارف

عقبیٰ کو مولیٰ کے لئے چھوڑتا ہے۔

پاک کرتا ہے اپنے باطن کو نفسانی خواہشات سے اور شیطان سے۔

دیکھتا ہے رب الارض و سما کو۔

منزل کو پہنچتا ہے اور چھوڑتا ہے زاد و رحیل کو۔

Marfat.com

الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

شکر دو ہیں ایک شکر نعمت پانے کے وقت اور دوسرا جانے کے وقت اول شکر عام ہے دوسرا شکر خاص۔

طالب دنیا	طالب عقبیٰ	طالب مولیٰ
(۱) مغرور	مسرور	منصور
(۲) جاہل	عاقل	کامل
(۳) مردود	مودود (دوست)	محمود
(۴) مغبون (زیان رسیدہ)	میمون (مبارک)	مامون (امن پائے ہوئے)
(۵) محروم	مرحوم	—
(۶) مخذول	مخدوم	—
(۷) ہالک	سالک	مالک
(۸) اسیر	بصیر	امیر
(۹) صغیر	کبیر	بزرگ تر
(۱۰) ذلیل	جلیل	خلیل
(۱۱) کمینہ (دنی)	غنی	سنی (بزرگ)
(۱۲) لئیم	کریم	عظیم

عارف کا پیشہ چھ اشیاء میں ہے:

(۱) جب یاد الٰہی کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔

(۲) جب نفس کو یاد کرتا ہے تو اس کو حقیر جانتا ہے۔

(۳) جب آیات الٰہی دیکھتا ہے تو قبول کرتا ہے۔

(۴) جب گناہ یا اندوہ کرتا ہے تو نفس کو جھڑکتا ہے۔

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الضَّآرُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْاَحَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُغْنِیُ الْهَادِیُ

الْمَاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَیُّوْمُ - الْمُقِیْتُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْوَلِیُّ - الْمُتِیْنُ الْوَکِیْلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِیْدُ

Marfat.com

(۵) جب اللہ کا ذکر کرتا ہے خوشنود ہوتا ہے۔

(۶) جب گناہوں کا خیال آتا ہے تو استغفار پڑھتا ہے۔

❁ عارفوں کی نشانیاں تین ہیں۔

(۱) کھانا ان کا مثل مریض (۲) سونا ان کا مثل عارفاں

(۳) رونا ان کا مثل اس عورت کے جس کا لڑکا مر گیا ہو۔

❁ علماء اشرف الناس ہیں اور فقرا اشرف الاشراف ہیں۔

❁ عزلت کے سات فائدے ہیں۔

(۱) مخلوق کا تجھ سے نجات۔ (۲) حرام پر نظر نہ پڑنا۔

(۳) جھوٹی باتوں کا کانوں میں نہ پڑنا۔ (۴) غیبت سے زبان کا روکنا۔

(۵) چلنے پھرنے سے بے پرواہ ہونا۔ (۶) عبادت و طاعت ہمیشہ کرنا۔

(۷) محبت خدا تعالیٰ سے۔

❁ غسل دو ہیں (۱) غسل شریعت (۲) غسل طریقت

غسل شریعت یہ ہے کہ سر پر اور تمام جسم پر پانی ڈالا جائے اور غسل طریقت یہ ہے کہ بعد گناہ کرنے کے شیخ کو راضی اور خوشنود کیا جائے۔

❁ فقر دو ہیں۔ فقر ضروری اور فقر اختیاری۔ پس فقر ضروری جب انسان پر آتا ہے تو اس کی شدت پر صبر نہیں کر سکتا اور اس کی تکلیف کو ظاہر کرتا ہے۔

❁ فقیر کو جو ایذا دی جاتی ہے تب بخشا جاتا ہے جب مبتلا کیا جاتا ہے تو صبر دیا جاتا ہے۔ فقیر اخلاق روشن ہوتے ہیں اور اعمال مقبول ہوتے ہیں۔ قول ان کا سچا ہوتا ہے اور فعل اچھا ہوتا ہے۔ کھانا فقیر کا قلیل ہوتا ہے اور جسم دبلا پتلا ہوتا ہے۔ لباس اس کا تقویٰ ہوتا ہے اور مقصود مولیٰ ہے۔

Marfat.com

الْقَیُّوْمُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیُ النُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِی الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ

الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ

الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

فقیر کو بغیر اذن شیخ کے خرقہ پہننا حرام ہے اور خرقہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار شیخ کے حکم کا ہے۔

گھر دو ہیں ایک دنیا کا گھر اور دوسرا عقبیٰ کا۔ دنیا اور اس کے طالب بخیل ہیں جبکہ طالب عقبیٰ قلیل ہیں۔

مولیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرنے کا ایسی ہی اولیاء اللہ زندہ ہیں کبھی نہیں مرتے کیونکہ ولی بسبب معرفت خدا زندہ ہوتے ہیں پس باقی رہنا ان کا ظاہر ہے۔

نماز بغیر حضور کے مثل اس طعام کے ہے جس میں نمک اور روغن نہ ہو۔

نفس باؤلا کتا ہے اور خلق کو اس سے بھاگنا اچھا ہے۔

وضو دو ہیں (۱) وضو شریعت (۲) وضو طریقت

وضو شریعت کا اس طرح ہوتا ہے کہ منہ ہاتھ پاؤں دھو لئے جاویں اور مسح کیا جائے کنویں یا تالاب کے پانی سے اور وضو طریقت یہ ہے کہ خدا کی بندگی میں حضور اور رغبت کے پانی سے دل کو غسل دیا جائے اور مسح کیا جائے۔

Marfat.com

حضرت شاہ شیخ فرید الدین گنجشکر بابا مسعود العالمین

قطب عالم اغیاث پاک و ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ بوقت مغرب ۴ ذوالحجہ ۵۶۹ ہجری کو کھتوال میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت بعد نماز مغرب ۵ محرم الحرام ۶۶۴ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس پاک پتن شریف میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنے معاملات درست رکھو وہ جو کچھ دیتا ہے اسے کوئی واپس نہیں کرسکتا اور جو واپس لیتا ہے وہ کوئی اور نہیں دے سکتا۔ اس کے دربار میں سفارش اور رشوت کی رسائی نہیں ہے۔
- اہل سلوک نے فرمایا ہے کہ جو پیر اہل سنت و جماعت کے طریق پر کاربند نہیں اور اس کے اقوال' افعال' حرکات و سکنات حدیث و قرآن مجید کے مطابق نہیں وہ اس راہ میں رہزن ہے۔ بارگاہ الٰہی میں مومن کے دل کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ لیکن لوگ دل کی اصلاح سے غافل ہیں اس واسطے گمراہی میں پڑتے ہیں۔ سلوک کا اصل اصول یہی دل ہے۔
- اہل توکل پر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ اگر اس وقت انہیں آگ میں پھینک دیا جائے یا زخمی کیا جائے تو انہیں مطلق خبر نہ ہو۔
- اے درویش! جس نے سعادت حاصل کی ہے' بزرگوں کی خدمت سے حاصل کی ہے۔ جو کچھ انسان کرے اسے یہی سمجھنا چاہیے کہ سب خدا

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِيْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِيْ الْبَدِيْعُ الْهَادِيْ النُّوْرُ

کی مرضی سے ظہور میں آرہا ہے اور خود درمیان میں نہیں ہے۔

اے درویش! لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

(۱) بعض ایسے ہیں جو دنیا سے محبت کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی یاد و طلب میں رہتے ہیں۔ ایسے بہت ہیں۔

(۲) بعض اسے دشمن سمجھتے ہیں اور محبت نہیں کرتے۔ بعض نہ اسے دوست سمجھتے ہیں نہ دشمن۔

(۳) تیسری قسم کے لوگ پہلی دو قسموں سے اچھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو اس بات سے شرم آتی ہے کہ بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ اس کو خالی ہاتھ پھیر دے۔

انوار و اسرار کیلئے وسیع حوصلہ چاہیئے۔ اسرار و انوار الٰہی جو عاشق پر متجلی ہوتے ہیں اگر ان کے نور کا ذرہ بھر باہر نظر آجائے تو تمام جہان منور ہو جائے اس راہ میں صدق کی ضرورت ہے تاکہ دوست کے تمام اسرار سے واقفیت حاصل ہو جائے۔ راہ خدا میں ایسے مرد بھی ہیں کہ ایک ساعت میں دوست کے اسرار کے لاکھوں دریا پی جاتے ہیں اور ذرہ بھر اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

اگر کسی شخص کا شیخ کامل نہ ہو، تو اہل سلوک کی کتابوں کو پیش نظر رکھے اور ان کی متابعت کرے۔

اگر عابد سے کوئی ورد یا طاعت فوت ہو جائے تو اس کو اس کی موت کہا جاتا ہے۔ صاحب ورد کو چاہیئے کہ جو وظیفہ ہے اگر دن کو پورا نہ کرسکے تو رات کو پورا کرلے بہرحال ترک نہ کرے۔

اگر لوگوں کو علم کا درجہ معلوم ہو جائے تو تمام کام چھوڑ کر علم ہی کی

النَّافِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُّ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِ الْوَالِيْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْآخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَيُّ الْمُعْطِيُ الْمُدِيْ

الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ

الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ

الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ

الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيُ الْمُبْدِئُ

الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيُ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ

Marfat.com

تحصیل کیا کریں۔ علم ایک ایسا بادل ہے جس میں رحمت ہی رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ افسوس علمائے ظاہر علم سے غافل ہیں کیونکہ انہوں نے دنیا کو اپنا بت بنا رکھا ہے اور شریعت کو کھیل سمجھ رکھا ہے۔ قیامت کے دن ان علماء کیلئے جو دنیا اور اہل دنیا کے ساتھ انہماک رکھتے ہیں اور علم سے جو مقصود ہے اس پر عمل نہیں کرتے حکم ہوگا کہ انہیں آگ کے طوق پہنا کر دوزخ میں لے جائیں۔

اے درویش! خرقہ پہن لینا تو آسان ہے، مگر اس کا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے اور صرف خرقہ پہن لینے سے نجات ہوتی تو تمام لوگ خرقہ پہن لیتے اور نجات حاصل کر لیتے۔

اپنے آپ سے بھاگنا اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے۔

اگر کوئی مرید اپنے شیخ کے اقوال سنے اور انہیں قلمبند کرے تو ہر حرف کے بدلے ہزار سالہ عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔

توبہ کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) آنکھ (۲) کان

(۳) زبان (۴) ہاتھ

(۵) پاؤں (۶) نفس

اس کی تشریح یوں بیان فرمائی کہ جب تک دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار نہ ہو تو یہ درست نہیں ہو سکتی۔ ایسی چیزوں کے دیکھنے سے توبہ کرے جو دیکھنے اور سننے کے قابل نہیں ہیں۔ ایسی چیزوں کے چھونے اور مدد کرنے سے یعنی ہاتھ سے مدد اور پاؤں سے قصد کرنے سے توبہ کرے۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ

جو اس قابل نہیں کہ ان کی مدد یا ان کا قصد ہاتھ پاؤں سے کیا جائے اور نفس کی تمام خواہشات معقولات و شہوات سے باز رکھا جائے اور ان سب سے توبہ کی جائے اور نفس کی خواہش کے مطابق کام نہ کیا جائے۔

توبہ کی بحالت زمانہ اور تین قسمیں بیان فرمائیں۔ حال' ماضی و استقبال حال یعنی کئے ہوئے گناہ سے ندامت حاصل ہو۔ ماضی یہ کہ تلافی گناہاں کرے مثلاً" دشمن کو راضی کرنا۔ کسی سے اگر کوئی شے ملی ہے تو اسے واپس کرنا اور استقبال یہ کہ آئندہ گناہ سے بچنے کا مصمم ارادہ کرنا۔

ٹھنڈے آدمیوں میں گرم باتیں مت کرو۔

جو بات کہو سوچ سمجھ کر کہو۔

جو درویش دنیا کے کاموں میں مصروف ہوا اور مال و مرتبہ' ترقی جاہ کا طلبگار ہوا وہ درویش نہیں بلکہ مرتد طریقت ہے۔

جس شخص کو کوئی زحمت یا تکلیف ہو سمجھے کہ اسے گناہوں سے پاک کر رہے ہیں۔ بندہ کو سمجھنا چاہیئے کہ سب درد و محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ آدمی کو اپنے نفس کا طبیب خود بننا چاہیے۔

جب تک تو سانپ کی طرح کینچلی نہ اتارے گا کبھی محبت حق کے دعویٰ میں صادق نہیں ہو سکتا۔ کامل حال وہ درویش ہے جو کسی اور کی حاجت نہیں رکھتا اور اسرار کی نعمت سے آنے والوں کو ان کا حصہ دینا اور ان کا مدعا پورا کر کے رخصت کرتا ہے۔ مرد خدا وہی لوگ تھے جو ذرہ برابر راہ خدا سے باہر نہ ہوئے اور رزق کی خاطر کبھی مشوش نہ ہوئے۔

جو شخص اللہ سے کلام کرنا چاہے وہ کلام الٰہی پڑھا کرے۔ نیک بخت بندہ وہ ہے جو اپنے دوست اور مولا سے ہمکلام ہو۔ اس ہمکلامی کی

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مٰلِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

Marfat.com

سعادت تلاوت قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ عاشق و معشوق میں الفت باہمی گفتگو سے بڑھتی ہے۔ پس راہ سلوک میں تلاوت قرآن پاک سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔

جو شخص عالم توکل میں حق تعالیٰ کے کرم پر بھروسہ کرتا ہے' اسے عالم غیب سے روزی پہنچتی ہے اور جو کچھ وہ طلب کرتا ہے' اسے مل جاتا ہے۔

جو شخص جس قدر اللہ تعالیٰ سے غافل ہے' اسی قدر دنیا میں مبتلا ہے۔

جس شخص کا اپنے پیر کے حق میں نیک عقیدہ نہیں وہ مرید نہیں۔ پیر میں اتنی قوت ہونی چاہیے کہ جب کوئی مرید ہونے کی نیت سے آئے تو اس کے حسن عقیدت کو دیکھے اگر اسے فرمان حق میں راسخ نہ پائے تو کہدے واپس جاؤ ابھی تمہارا وقت نہیں آیا۔

جب انسان پر رنج و مصیبت نازل ہو تو اس کے سبب پر غور کرنا چاہیے اور تنبیہہ حاصل کرنی چاہئے جو شخص ہر وقت طاعت میں رہتا ہے اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچتی۔ اے درویش! جو لوگ مصیبت میں صبر کرتے ہیں اللہ جل شانہ' ان کے گناہوں کو ملیا میٹ کر دیتا ہے۔ یہ سعادت ہے جو گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

چار چیزوں کے متعلق میں نے سات سو پیرانِ طریقت سے رجوع کیا۔ سب نے ایک ہی جواب دیا۔

(۱) سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ گناہوں کو چھوڑنے والا۔

(۲) سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟ جو کسی چیز سے پریشان نہ ہو۔

(۳) سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ قناعت کرنے والا۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْاَحَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُغْنِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

(۴) سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟ قناعت کو چھوڑنے والا۔

خداوند تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہیے کیونکہ دوسرے سب لینے والے ہیں صرف وہ دینے والا ہے اور جب وہ دیتا ہے پھر کوئی نہیں لے سکتا۔

خواجگان نے سلوک پندرہ مراتب مقرر کئے جن میں سے پانچواں مرتبہ کشف و کرامات کا ہے۔ اگر سالک اس مرتبہ میں کرامت ظاہر کر دے تو اچھا نہیں۔ پورے پندرہ مراتب کرکے کشف کا اظہار کرنا چاہیے۔

خائف اس شخص کو کہتے ہیں جس میں یہ تین باتیں پائی جائیں:

(۱) روز کی خاطر کم کھانا۔ (۲) نماز کی خاطر کم بولنا۔

(۳) ذکر کی خاطر کم سونا۔

درویشی پردہ پوشی کا نام ہے۔ درویش کو لازم ہے کہ ان چار چیزوں سے دور رہے۔

(۱) لوگوں کے عیب نہ دیکھے، نہ سننے کے لائق باتیں سنے۔

(۲) نہ کہنے کی باتیں زبان سے نہ کہے اور جہاں جانا مناسب نہ ہو وہاں نہ جائے۔

(۳) درویشی قناعت کا نام ہے۔ جو کچھ ملے اس پر قناعت کرے اور یہ نہ کہے کہ ایسا ملنا چاہیے تھا۔

(۴) اسراف اسے کہتے ہیں جو دے بے نیت دے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر نہ دے۔

خود ہی اپنا پردہ کھول دے تاکہ دوسرے تیری پردہ دری نہ کر سکیں۔

درویشوں نے دنیا ہی میں بحالت زندگی اپنے تئیں مردہ بنا لیا ہے۔ اور

Marfat.com

تمام خواہشات نفسانی سے اپنے تئیں باز رکھا ہے۔

سب سے عاقل وہ ہے جو گناہ سے پوری طرح بچے۔ سب سے دانشمند وہ ہے جو کسی چیز کی عزت کرے۔ جو سب سے غنی ہے وہ قناعت کرنے والا ہے اور جو سب سے حقیر ہے وہ ہے جس نے قناعت ترک کر دی۔

سب سے ذلیل شخص وہ ہے جو کھانے پینے اور لباس کے شغل میں لگا رہا۔

عقلمند وہ ہے جو کسی چیز پر غرور نہ کرے۔

عابد ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کا ظاہر و باطن حق سے آراستہ ہو اور کسی قسم کی ریا، حسد، بغض، اور کھوٹ ظاہر و باطن میں نہ ہو جو طاعت کریں خالصتہً بوجہ اللہ کریں۔

عقلمند وہ شخص ہے جو سب کاموں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور کسی سے کسی طرح کی امید نہ رکھے۔

علماء کے درمیان فقیر ایسے ہیں جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے درمیان۔

غنی وہ ہے جو قانع ہو۔

فقیر کیلئے دولتمند کی محبت سے بڑھکر کوئی چیز مضر نہیں۔ جب فقیر گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تو اس کے دینی و دنیوی کام اپنے آپ بنتے چلے جاتے ہیں۔

فقرا اہل عشق ہیں اور علماء اہل عقل۔ لیکن واقف کار وہی لوگ ہیں جن میں یہ دونوں چیزیں پائی جائیں۔

قناعت سے بڑھکر دنیا میں کوئی دولت نہیں ہے۔ جس شخص کو قناعت

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِيْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِيْ الْبَدِيْعُ الْهَادِيْ النُّوْرُ

کی دولت حاصل ہے' اسے پھر کسی اور چیز کی حاجت نہیں ہے۔

النَّافِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ

مومنوں کے دل پاکیزہ زمین کی مانند ہیں۔ اگر محبت کا بیج اس میں بویا جائے تو رنگ برنگ کی نعمتیں پیدا ہوں گی۔

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِيْ الْوَالِيْ

مذہب تصوف و سلوک کے مطابق وہ شخص صوفی و سالک نہیں ہے جو یاد حق میں نہیں کیونکہ جس دم وہ یاد الٰہی سے غافل ہوتا ہے اسے نہیں معلوم اس وقت کن کن نعمتوں سے محروم رہتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے یاد الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

مرید کو چاہیے کہ پیر کا فرمان دل و جان سے بجا لائے۔

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَيُّ الْمُعْطِيُ الْهَادِيُ

نہ اتنے تلخ بنو کہ لوگ تم سے دور بھاگیں اور نہ اتنے میٹھے بنو کہ لوگ ہضم کرلیں۔ درمیانی راہ سب سے بہتر ہے۔

الْبَدِيْعُ الرَّفِيْعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ

نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے' جس کسی نے اس کا کہا مانا وہ دین و دنیا دونوں سے گیا۔

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ

حضرت مولانا جلال الدین محمد بلخی الرومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز اتوار بوقت قبل نماز عصر ۶ ربیع الاول ۶۰۴ ہجری کو برقہ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت نماز عصر ۵ جمادی الاخر ۶۷۲ ہجری کو قونیہ روم میں ہوا جہاں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے۔

الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيُ الْمُمِيْتُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ

ایک فرق بعد الجمع کا مقام ہے۔ جب سالک کی سیر عروج کی طرف ختم ہو جاتی ہے اور اس کا وجود مقام فنا میں پہنچ جاتا ہے تو وہ پھر بشریت کی

Marfat.com

طرف نزول کرتا ہے اور اپنی ذات کا جلوہ آئینہ حق میں دیکھتا ہے اور اپنے تمام افعال و صفات کو منسوب بسوئے حق دیکھتا ہے اور یہ عرفان کا سب سے بلند مقام ہے۔

اگر کوئی مرغ اوپر کی طرف اڑے تو اگر آسمان تک نہ بھی پہنچ پائے تاہم جال سے بہت دور ہوتا جائیگا۔ یہی حال فقیر کا ہے کہ اگر کمال درویشی نہ بھی نصیب ہو تاہم اس کو یہاں تک تو حاصل ہو جائیگا کہ عامتہ الناس کے زمرہ سے ممتاز ہوجائیگا اور دنیا کی زحمتوں سے سبکبار اور ہلکا ہو جائیگا۔

آزاد مرد وہ ہے جو کسی کے رنج پہنچانے سے رنجیدہ نہ ہو اور جوانمرد وہ ہے جو اس شخص کو بھی دکھ نہ دے جسے ضرور دکھ دینا چاہیے۔

جس میں ادب نہیں اس میں سب برائیاں ہی برائیاں ہیں۔

خدا کے کاموں اور علوم میں انسان کو دخل دہی قطعاً" روا نہیں۔

ولی وہ شخص ہے جو اللہ کی ذات کو پہچانے' ہمیشہ اطاعت خداوندی کرے۔ محرمات سے بچے اور لذتوں اور شہوتوں میں مشغول نہ ہو۔ نجاستوں سے دور رہے۔ مجنوں اور پاگل نہ ہو۔ اپنی شرمگاہ اور بدن کو برہنہ نہ رکھتا ہو۔

وحی اور الہامات میں کوئی فرق نہیں۔ وہ الہامات جن کے سمجھنے کیلئے بصیرت کی ضرورت ہو اور عقل و حس سے ماوراء ہوں ان کیلئے وحی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ انسان کے حواس ظاہری کے علاوہ حواس باطنی بھی ہیں جن سے ان باتوں کا انکشاف ہوتا ہے جو حواس باطنی بھی ہیں جن سے ان باتوں کا انکشاف ہوتا ہے جو حواس ظاہری کے ادراک سے باہر

Marfat.com

ہیں۔ اس ادراک کو وحی یا الہام کہا جاتا ہے۔ یہ عقل سے بالاتر حسن باطن کا انکشاف ہوتا ہے۔ چونکہ عوام وحی کو انبیاء کے ساتھ خاص سمجھتے ہیں لہٰذا صوفیاء اس قسم کے انکشافات کو وحی دل کہتے ہیں۔

ہر انسان کا اپنے دل پر اختیار اور اس کا یقین ہوتا ہے۔ زبان سے بے شک وہ اس کا انکار کرتا رہے۔ اگر انسان پر چھت گر پڑے تو وہ چھت پر کوئی الزام نہ دیگا اور نہ ہی بدلہ لینے کے متعلق سوچے گا البتہ اگر اس کو کوئی شخص ایک پتھر مار دے تو وہ فوراً بدلہ لینے کے متعلق سوچے گا چھت نے اس انسان کو اختیار نہیں دیا جبکہ پتھر مارنے والے کو صاحب اختیار کہا جاتا ہے، کیونکہ کتا بھی اس بات کو سمجھتا ہے کہ وہ پتھر کو نہیں پتھر مارنے والے کو کاٹتا ہے۔

حضرت غوث شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعۃ المبارک بوقت مغرب ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۶ ہجری کو مقام کوٹ کروڑ میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت قبل از اشراق ۷ صفر ۶۶۶ ہجری کو ملتان میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس ہے۔ تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۰۰ سال تھی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ جل شانہٗ کے ذکر سے انس اختیار کرے۔ اگر اسے اللہ جل شانہ،

Marfat.com

کے ذکر سے انس نہ ہوگا تو کہہ لو اسے اللہ جلّ شانہٗ کی محبت کی بو بھی نہ لگی ہوگی۔

انسان اپنے اقوال درست کرے اور اقوال و افعال میں محاسبہ نفس سے کرنے کے سوا اس کی طرف اور کوئی راہ نہیں ہے۔

بندہ پر واجب ہے کہ صدق و اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور عبادات و اذکار میں غیر کی نفی اور اشخاص کی طرف سے بالکل محویت ہونی چاہیے۔

جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے۔

دنیا کا مال جتنا بھی حاصل کرلیا جائے انسان پھر بھی مطمئن نہیں رہتا۔ ہوس مال کی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ سانپ کی صحبت اس شخص کو نقصان پہنچاتی ہے جو اس کے افسوں کو نہ جانتا ہو۔

دین کی سلامتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنے میں ہے۔

روح کی سلامتی گناہ ترک کر دینے میں ہے۔

فقیروں کے نزدیک عدم اور موجود اور مال دنیا یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ ان کے جانے کا غم ہوتا ہے اور نہ آنے کی خوشی ہوتی ہے۔

کوئی قول و فعل ضرورت کے سوا نہ کرے اور ہر قول و فعل میں اللہ جلّ شانہٗ سے نیک عمل کی توفیق طلب کرے۔

مراقبہ کرنے والا اپنے حالات پر غور کرے۔ اس کو حق تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز سے اپنے دل و دماغ کو پاک کرلینا چاہیے۔ اہل دنیا کی صحبت کو اپنے اوپر حرام کرلینا چاہیے اس طرح وہ کامیاب ہو سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے موانست نہ ہوگی تو وہ خدا کی محبت کی بو بھی نہیں پا سکتا۔

Marfat.com

محبت کی مثال آگ کی سی ہے جو تمام میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے۔ جب محبت متحقق ہو جاتی ہے تو ذکر مذکور کے مشاہدہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور اسے کثیر ذکر کے معاوضہ میں اللہ جل شانہ' نے اپنے اس قول پر وعدۂ فلاح فرمایا ہے۔ **وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ**

(سورۂ جمعہ ص ۲)

مرید کو چاہیے کہ اپنے روزگار کی حفاظت کرتا رہے اور ماسوائے اللہ کو دل سے دور کر دے اور صحبت خلق کو اپنے اوپر حرام کرے۔

ہمیشہ ذکر کرتے رہو۔ ذکر ایک ایسی چیز ہے جو طالب اور محب کو مطلوب و محبوب سے ملا دیتی ہے۔

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۵۸۹ ہجری میں شیراز میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۶۹۱ ہجری میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس دل کشا سے کچھ فاصلے پر دامن کوہ میں ایک بڑی عمارت میں ہے۔ اس مقام کا نام "سعدیہ" ہے۔ اہل شیراز ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کو کج فہم اور سرکش لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں کرتا۔ کیونکہ جو کم عقل لوگ کسی بزرگ آدمی کو محض کرامت کی کسوٹی پر نیک یا پارسا شخص سمجھتے ہیں ان کی تسلی اور راہ راست کیلئے اللہ تعالیٰ اس بزرگ میں صلاحیتیں پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ غیر

Marfat.com

معمولی کرامت دکھا کر اس شخص کے ایمان کو مضبوط کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور جب یہ مخلوقات میں اشرف خدا کا کامل بندہ بن جائے اور اس کے تمام احکام پر مکمل طور پر عمل کرنے لگ جائے تو پھر خداوند عالم اس کے سامنے کائنات عالم کے ہر جاندار کو مسخر کر دیگا اور اس کو انسانوں میں بھی قابل قدر نظروں سے دیکھا جائے گا اور حیوان بھی اس کے سامنے گردنیں جھکا لیں گے۔ لیکن حق بندگی اس طرح ادا ہو جس طرح ادا کرنے کا حکم ہے پھر یہ خوبیاں اللہ پیدا کرتا ہے۔

اے پاک خداوند کریم! اہل دل اگرچہ دور رہتے ہوئے بھی دل کے قریب رہتے ہیں، مگر عقل کے اندھے دل کے نزدیک ہو کر بھی دور رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ خدا کو تلاش کرتے ہیں کبھی جنگلوں میں کبھی پہاڑوں میں مگر ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ دل کے اندر ہے۔ اسے جب دیکھنا ہو۔ ذرا سی گردن خم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہر وقت دیکھا جا سکتا ہے۔

انسان کو جتنی محبت اور وابستگی دنیاوی رزق اور دولت سے ہے اگر اتنی ہی رزق اور دولت دینے والے سے ہو جاتی تو اس کا مقام فرشتوں سے بڑھ کر ہوتا مگر انسان خدا کے ساتھ کاروبار کرتا ہے۔ نمازیں پڑھے گا تو ساتھ اپنے آرام و آسائش کیلئے بیسیوں چیزیں طلب کریگا۔ اسی طرح اگر حج کریگا، زکوٰۃ دیگا تو اس میں بھی ریاء کا پہلو نظر آئیگا۔ لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کیلئے صدقہ و خیرات کریگا۔ اگر یہی عمل صرف خدا کی خوشنودگی اور رضا کیلئے کئے جائیں تو اس کا وقار بہت ہی بلند ہو جائے۔

Marfat.com

بزرگان محترم کی کرامات کے متعلق سن کر آج کل کے لوگ بہت حیران ہو جاتے ہیں۔ اس میں حیران ہونے والی کوئی بات نہیں، کیونکہ ایک بات مشہور ہے کہ اگلے وقتوں میں کسی بھی قطب یا ابدال کے ہاتھ پتھر یا چاندی ہو جاتے تھے اس میں کوئی بات خلاف عقل نہیں، کیونکہ جو لوگ قناعت کی دولت سے مالا مال ہیں ان کے نزدیک پتھر اور چاندی میں کوئی فرق نہیں ہوتا اور دیکھنے والوں کی نظریں چونکہ پتھر اور چاندی کے فرق پر ہوتی ہے۔ لہٰذا انہیں پتھر چاندی ہی دکھائی دیتا ہے۔

بدعقیدہ شخص مفلس عاشق کی طرح ہے۔ شاہی خلعت اگرچہ قیمتی ہے، لیکن اپنا پرانا لباس اس سے زیادہ باعزت ہے اور بڑوں کا دسترخوان اگرچہ لذیذ ہے مگر اپنی جھولی کے ٹکڑے اس سے زیادہ مزیدار ہوتے ہیں۔

جو شخص بدوں کی صحبت اختیار کرے گا خواہ خود بڑی اچھی عادات کا مالک ہو برا ہی کہلائے گا۔ کیونکہ شراب کی بھٹی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا بھی شراب نوش ہی کہلائے گا۔

جب اولاد دس برس سے زیادہ ہو جائے تو اس کو نا محرموں اور ایرے غیروں میں نہ بیٹھنے دیا جائے۔ اولاد کے بہترین اخلاق سے والدین کا نام باقی رہتا ہے۔ اولاد سے زیادہ لاڈ پیار بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔ اولاد کے دل میں استادوں کا احترام اور ان کی سختی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

دو اشخاص کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ حسرت کے ساتھ مرگئے ایک وہ جس نے مال جمع کیا لیکن پیٹ بھر کر کھانا بھی نہ کھا سکا۔ دوسرا وہ جس

Marfat.com

نے علم حاصل کیا مگر عمل سے محروم رہا۔

عاجزوں کا حال وہ جانتا ہے جو خود اپنے حالات میں عاجز آگیا ہو جو راحت اور عیش میں جیا اس کو تنگ دست کا احساس نہیں ہو سکتا۔

غیبت سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے' کیونکہ یہ گھن کی طرح انسان کی نیکیوں کو چاٹ جاتی ہے۔

گناہ جس سے بھی سرزد ہو برا ہے مگر علماء سے اس کا سرزد ہونا تو بہت ہی برا ہے کیونکہ عالم کی ہر کوئی تقلید کرتا ہے اگر عالم ہی گناہ کاری کا مرتکب ہوگا تو لوگ اس کی تقلید میں گناہ ہی کرتے چلے جائیں گے۔

حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین اولیاء

محبوبِ الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ ۱۲ شوال ۶۳۴ ہجری کو بدایوان میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل ۱۷ ربیع الاخر ۷۲۵ ہجری کو دہلی میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

انبیاء و اولیاء سے اگر سہواً خدمت بجا لانے میں کوئی تقصیر ہو جاتی ہے تو اس کے کفارہ میں وہ بکثرت گریہ زاری کرتے ہیں۔

ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کی نگاہ میں تمام خلقت مچھر سے بھی کم حقیقت نہ معلوم ہو۔

ایک سالک ہوتا ہے ایک واقف اور ایک راجع' سالک کی طاعت میں

Marfat.com

جب فتور آتا ہے تو وقفہ پڑتا ہے اور ذوق رک جاتا ہے اس لئے چاہیئے کہ فوراً" توبہ کرے اگر توبہ نہ کریگا تو رجعت کا اندیشہ ہے۔

اگر محبوبوں کے دل میں نماز کے وقت دنیا کا خیال آئے تو از سر نو نماز پڑھتے ہیں اور اگر عاقبت کا خیال آجائے تو سجدۂ سہو بجا لاتے ہیں۔

اس راہ میں خواجگی اور غلامی کی کوئی تمیز نہیں۔ جو عالم محبت میں راست آتا ہے اسی کا کام بن جاتا ہے۔

ایک بزرگ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کونسا کام افضل ہے؟ اس نے کہا:

(۱) جھوٹی قسم (۲) زنا (۳) مومن سے شرارت کرنا۔

اس راہ کی لغزش سات قسم کی ہوتی ہے:

(۱) اغراض (۲) حجاب (۳) تفاصل (۴) سلب

(۵) سلب قدیم (۶) تسلی (۷) عداوت

عاشق کو چاہیئے کہ فوراً" معافی مانگ لئے ورنہ اغراض حجاب سے بدل جائیں گے۔

توبہ کرنے والا متقی کے برابر ہوتا ہے۔ جس نے گناہ اور نافرمانیاں کی ہوں اور ان نافرمانیوں سے حظ اٹھا لیا ہو۔ جب وہ توبہ کرکے طاعت کریگا تو اسے طاعت میں بھی حظ آئیگا۔ ممکن ہے کہ راحت طاعت کی ایک چنگاری اس کی نافرمانیوں کے سارے کھلیان کو جلا دے۔

تمام چیزوں کی کنجی صبر ہے۔ ارادت میں صبر سے کام بنتا ہے۔ جب ارادت درست ہو جاتی ہے، تو برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

توحید کے معنی اللہ جلشانہ، کو ایک کہنا ہے اور معرفت سے مراد اس کی

Marfat.com

شناخت ہے۔ عارف ہمیشہ خاموش رہتا ہے اور صرف حسب ضرورت کلام کرتا ہے۔

ترک دنیا سے یہ مراد نہیں ہے کہ انسان اپنے تئیں ننگا رکھے۔ لنگوٹا باندھ کر بیٹھ جائے بلکہ لباس بھی پہنے اور کھائے بھی، لیکن جو کچھ اسے ملے اس کی طرف راغب نہ ہو اور نہ اس سے دل لگائے۔

جب ہمسایہ قرض مانگے تو اسے دو اگر اسے کوئی ضرورت ہو تو پوری کرو۔ بیماری میں اس کی عیادت کرو۔ مصیبت میں غمخواری کرو اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھو اور میت کے ساتھ جاؤ۔

جب بندہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے تعلق پیدا کرتا ہے اور اس کے قربت میں مست ہو جاتا ہے تو اپنے نفس کو اور ماسوائے اللہ کو بھول جاتا ہے۔

جب تک دل میں دنیا کی محبت رہے گی ورد و وظیفے کچھ فائدہ نہ دیں گے اس لئے دنیا کو ترک کر دینا چاہیے۔

جو شخص کسی شیخ یا عالم دین کی بے عزتی کریگا، وہ دنیا و آخرت میں منافق و لعنتی ہوگا۔

جب تک اللہ جل شانہ، کی محبت قلب کے غلاف میں ہوتی ہے تب تک گناہ کا صادر ہونا ممکن ہے، لیکن جب قلب کے گرد و نواح میں ہو تو پھر ممکن نہیں کہ گناہ صادر ہو۔

جو اہل سماع اور صاحب درد ہیں انہیں قوال کے حرف ایک شعر پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور جو لوگ درد و ذوق نہیں رکھتے انہیں خواہ کتنی ہی بانسریاں ہوں کچھ اثر نہیں ہوتا۔

Marfat.com

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اسے بددعا نہ کرنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ لے۔

جو لوگ دوست کے عشق میں مستغرق ہیں، وہ صبح سے شام تک بڑی آرزو سے بلا کے خواستگار رہتے ہیں، کیونکہ جو مصیبت دوست کی طرف سے ہوتی ہے وہ مصیبت نہیں ہوتی، بلکہ عین نعمت ہوتی ہے۔

جو شخص پیر پکڑتا ہے وہ گویا خدا سے عہد کرتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے عہد پر ثابت قدم رہے ورنہ بیعت سے کیا فائدہ؟

سالکوں کی مشغولی کی بنیاد چھ چیزوں پر ہے۔

(۱) خلوت ہے کہ بواسطہ وعید ہوائے نفس اس سے باہر نہ آنا چاہیے۔

(۲) وضو ہے۔ چاہئے کہ ہمیشہ باوضو رہے لیکن جس وقت نیند غلبہ کرے فوراً سو جائے اور جب اٹھے تو پھر وضو کرے۔

(۳) صوم و دوام ہے۔

(۴) غیر حق سے ہمیشہ ساکت رہنا۔

(۵) شیخ کے ساتھ اپنے دل کو ربط دیکر ہمیشہ ذکر میں رہنا۔ ربط سے وہ تعلق مراد ہے جو مرید کے قلب کو شیخ سے ہوتا ہے۔

(۶) نفی خواطر غیر حق۔

حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھنی چاہیے۔

خلقت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ایک وہ جن کا ظاہر آراستہ اور باطن خراب ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۲) وہ جن کا ظاہر خراب اور باطن آراستہ ہوتا ہے۔

(۳) وہ جن کا ظاہر و باطن دونوں خراب ہوتے ہیں۔

(۴) وہ جن کے ظاہر و باطن دونوں آراستہ ہوتے ہیں۔

جن لوگوں کا ظاہر آراستہ اور باطن خراب ہوتا ہے' وہ متعبد ہیں جو طاعت تو بہت کرتے ہیں مگر ان کے دل دنیا میں مشغول ہوتے ہیں۔ جن کا ظاہر خراب اور باطن آراستہ ہوتا ہے' وہ مجذوب ہوتے ہیں۔ جن کا ظاہر اور باطن دونوں خراب ہوتے ہیں وہ عالم (ظاہر) ہوتے ہیں اور جن کے ظاہر اور باطن دونوں آراستہ ہوتے ہیں' وہ سچے مشائخ ہوتے ہیں۔

دانا وہی شخص ہے جو پیش آنے والے سفر یعنی موت کیلئے تیاری کرلے اور اپنے ساتھ توشہ رکھ لے۔

درویش کو پردہ پوش ہونا چاہیے۔ پردہ پوش سب عبادتوں سے افضل ہے۔

سماع اہل دل کیلئے ہے اہل نفس کیلئے نہیں۔ سماع اس لئے ہے کہ ریاضت و مجاہدہ سے تھکا ہوا جسم اور نفی سے چوٹ کھایا ہوا دماغ غذا اور تازگی حاصل کرے۔

سماع مریدین صادقین اور اہل عقیدت اور اصحاب ریاضت کا کام ہے۔ جب طبیعت اور جسم پوری طرح چوٹ کھا جائے تو ان کا حق ہے کہ سماع سے قوت و تازگی حاصل کریں۔

صوفی کیلئے چار چیزوں سے بچنا ضروری ہے:

(۱) دنیا و صحبت اغنیا۔

Marfat.com

(۲) ماسوائے اللہ کی یاد اور اس کا تذکرہ۔

(۳) دل کا میل یعنی حب دنیا سے دل کو پاک صاف رکھنا چاہیے۔

(۴) غیر کی طرف نظر کرنا۔

صاحبان طریقت اور عارفان حقیقت کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کو پیدا کرنے کا سب سے بڑا مقصد اور مطلب یہ ہے کہ وہ رب العلمین سے محبت کرے اور وہ محبت دو طرح کی ہے۔ ذات کی محبت اور صفات سے محبت۔ محبت ذات اللہ تعالیٰ سے ہے اور صفات کی محبت کوشش اور عمل سے ہے جو کچھ کہ بخشش و عطائے خداوند قدوس سے ہے۔ کسب اور عمل بندہ کا اس میں کوئی دخل نہیں اور جو کسب اور عمل سے ہے اس میں بندہ کی کوشش اور عمل حصول کا ذریعہ ہے۔ مستقبل محبت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے اللہ سے خالی کرکے ذکر کرنا ہے اور اس کیلئے فراغت یعنی ہر قسم کے فکر سے آزادی شرط ہے اور اس کو چار چیزیں روکنے والی ہیں:

(۱) خلقت (۲) دنیا (۳) نفس (۴) شیطان

خلقت کو دور رکھنے کیلئے تنہائی اور گوشہ نشینی علاج ہے اور دنیا کو دفع کرنے کیلئے قناعت کا طریقہ ہے۔ نفس اور شیطان کو دور کرنے کیلئے ہر گھڑی اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا ہے۔

طریقت میں عارف وہ شخص ہے جو ہر لحظہ عالم تفکر میں رہے اور آنے جانے والے لوگوں اور خلق کی اسے خبر نہ ہو۔ اور عالم غیب سے ہر وقت اس پر ایک خاص حالت طاری ہوتی ہے۔

عشق میں صبر اس بات کا نام ہے کہ رنج و راحت دونوں حالتوں میں

اَلصَّبُوْرُ ۔ اَلرَّشِیْدُ ۔ اَلْوَارِثُ ۔ اَلْبَاقِیْ ۔ اَلْبَدِیْعُ ۔ اَلْهَادِیْ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۔ اَلْعَفُوُّ ۔ اَلرَّءُوْفُ ۔ اَلْوَالِیْ ۔ اَلْمُتَعَالِیْ ۔ اَلْبَرُّ

اے آرام رہے۔ صوفی صادق وہی ہے جو صفا و ہوا دونوں میں صوف پہنے۔ جفائے دنیا کا مزا چکھے۔ تارک دنیا رہے۔

عشق و عقل ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ علماء اہل عقل ہیں اور درویش اہل عشق۔

عیادت کی شرط یہ ہے کہ تین دن بعد بیمار پرسی کو جائے اور بیٹھ کر نصیحت کرے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہے۔ جس سے اللہ جل شانہ' محبت نہیں کرتا اسے بیمار نہیں ڈالتا۔ بیمار کو صدقہ دینے کی ترغیب دینی چاہیے یہ بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔

عارف کے ستر مقام ہیں ان میں سے ایک اس جہان کی مرادوں کا نہ ملنا ہے۔

گناہ سے ایک مرتبہ توبہ کی جاتی ہے مگر طاعت سے ہزار مرتبہ یعنی جس طاعت میں ریا کا میل ہو وہ گناہ سے بھی بدتر ہے۔

محض خرقہ قابل اعتبار نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ساری دنیا خرقہ پہن لیتی۔ اعتبار اس خرقہ پوش کا ہے جو خرقہ پہن کر اس کا حق ادا کرے اور اگر وہ کام میں کوتاہی کریگا تو ماخوذ ہوگا۔

مریدوں کو جو نعمت حاصل ہوتی ہے وہ سب پیر کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ پس جو کچھ پیر سے سنے ہمہ تن گوش ہوکر سنے اور اس پر عمل کرے تاکہ نعمت اس سے ضائع نہ ہو جائے۔

مومن کے دل کی شان اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔

مرد میں چار چیزوں سے کمال پیدا ہوتا ہے:

(۱) کم کھانا (۲) کم بولنا (۳) کم سونا

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْھَادِیْ النُّوْرُ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ

الْوَھَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّھِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاھِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْھَادِیْ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

(۴) لوگوں سے کم میل جول رکھنا۔

مرد کو ہمت بلند رکھنی چاہیے اور دنیاوی آلائشوں میں پھنسنا نہ چاہیے حرص اور شہوت نفس ترک کر دینی چاہیے۔

وہ لوگ کیسے اچھے ہیں جو پہلے ہی روز باخبر ہو جاتے ہیں اور دوسرے تیسرے دن ان کا نشان بھی نہیں رہتا مگر کامل وہ ہے جو آغاز و انجام عشق میں قائم رہے اور ہل من مزید پکارتا رہے۔ جو شخص راہ محبت و معرفت میں کامل ہے اس سے ظاہر و باطن میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔

ولایت دو طرح کی ہے۔ ایک ولایت ایمان دوسری ولایت احسان۔ ایمان کی ولایت ہر مومن کو حاصل ہوتی ہے۔ ولایت احسان یہ ہے کہ کسی کو کشف و کرامات یا اور کوئی اعلیٰ مرتبہ حاصل ہو۔

حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۲۶ شعبان ۶۶۱ ہجری کو قصبہ منیر (پٹنہ بھارت) میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۶ شوال ۷۸۲ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس قصبہ منیر (پٹنہ بھارت) میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل توحید کے نزدیک ایمان کے چار درجے ہیں۔

(۱) زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہے۔ اور دل میں اعتقاد نہ ہو تو یہ منافقوں کا مذہب ہے۔

(۲) زبان سے بھی کہے اور دل میں اعتقاد بھی رکھے اس کا ثمرہ دوزخ سے نجات اور خلود فی الجنتہ ہے۔

Marfat.com

(۳) بندہ کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کی روشنی وہ دیکھتا ہے کہ تمام کاموں کی اصل ایک ہی ہے اور فاعل حقیقی صرف ایک ہی ہے۔ یہ عارفوں کی توحید ہے۔

(۴) اُس کا باطنی نُور اِس قدر آشکارا اور مستولی ہو جائے کہ اس کی آنکھ کے سامنے تمام ذرات وجود اس نُور میں غائب ہو جائیں اسے اہل تصوف فنافی التوحید کہتے ہیں۔

ان چاروں درجوں کے بعد بھی ایک فناعن الفنا کا مرتبہ ہے۔ جس میں کمال استغراق کی وجہ سے سالک کو خود اپنی فنا سے آگاہی نہیں رہتی۔

انسانیت کی حقیقت ہی الوہیت کے راز حقیقت کی مظہر و آئینہ دار ہے۔

اگر فجر کی نماز میں سنتوں اور فرضوں کے درمیان میں ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر لیا جائے تو اللہ جلشانہ' تمام مسائل حل کر دیگا۔

برائے دفع تنگی معاش ہر رات کو سورۂ جمعہ پڑھنا چاہیے۔

توحید کا اول درجہ جوز کے اوپر کے پوست کی مانند ہے۔ دوسرا درجہ پوست کی طرح تیسرا درجہ بمنزلۂ مغز کے ہے اور چوتھا درجہ مغز مغز ہے جسے روغن کہتے ہیں۔

توبہ کی حقیقت کے واسطے پہلے تن و جامہ پاک و لقمہ حلال ہونا چاہیے۔ پھر معصیت و مخالفت سے تمام حواس پاک ہونے چاہیں۔ پھر تمام ذمائیم سے جیسے بخل و کینہ و حسد ہیں۔ دل پاک و صاف ہونا چاہیے۔ توبہ کرنے کی حقیقت یہی ہے۔

Marfat.com

تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت اسلام ہے، جس کا شکر ادا کرنے سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔

جس طرح شریعت میں نیت ضروری ہے اسی طرح طریقت میں ارادت لازمی ہے۔ اس کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اور ارادت تین قسم کی ہوتی ہے:

(۱) ایک دنیا کی۔ (۲) ایک آخرت کی۔ (۳) ایک مولا کی۔

آخرت کا ارادہ دنیا کے ارادہ سے شریف تر ہے مگر ارادت مولیٰ آدمی کی دید و بصیرت کو کشادہ کر کے تمام مکنونات سے اس کی ہمت کو بلند تر رکھتی ہے۔ جس کا یہ ارادہ ہوتا ہے وہ ماسوا اللہ کی زنار و بت راہ شمار کرتا ہے۔

سماع اگر طلب منفعت کیلئے ہو تو مذموم ہے اور اگر طلب حقیقت کیلئے ہو تو محمود ہے۔

سماع اللہ تبارک تعالیٰ کی محبت کی تحریک ہو اور اس سے احوال شریف یعنی مکاشافات ظہور پذیر ہوں تو یہ حلال ہے اور اگر اس سے طبیعت فجور کی طرف مائل ہو تو یہ حرام ہے۔ اس طرح یہ ثابت ہوا کہ سماع حرام بھی ہے اور حلال بھی، مکروہ بھی ہے اور مباح بھی یوں سمجھ لو کہ اگر سماع سے دل حق کسی طرف مائل ہو تو حلال ہے اور اگر مجاز کی طرف مائل ہو تو حرام ہے اور اگر کچھ غیر حق کی طرف اور کچھ حق کی طرف مائل ہو تو یہ مکروہ ہے۔ اور اگر یہ حق اور مجاز دونوں کی طرف مائل ہو مگر حق کی طرف زیادہ مائل ہو تو یہ مباح ہے۔

شرک خفی سے بچتے رہنا چاہیے گو اس سے اصل ایمان کو زیان نہیں پہنچتا ہے۔ مگر ایمان کے حقایق اور اس کے فوائد کو بہت نقصان پہنچتا

Marfat.com

ہے۔

عبادت اولیاء اللہ کا سرمایہ ہے۔ اتقیا کا پیرانہ ہے۔ مردوں کی حرفت ہے۔ صاحب ہمت کا پیشہ ہے۔ عمر کا فائدہ ہے۔ علم کا ثمرہ ہے۔ خداوندانِ بصیرت کا طریقہ ہے اور راہ سعادت و جنت ہے۔

کسی ساعت تجدید توبہ سے غافل نہ رہنا چاہیے۔ اور یہ ہمت رکھنی چاہیے کہ حق تعالیٰ توبہ کی حقیقت نصیب فرمائے۔

گناہ تین قسم کے ہوا کرتے ہیں:

(۱) جو کچھ تجھ پر واجب ہے اسے ترک کرے مثلاً "نماز' روزہ وغیرہ

(۲) خدا اور اس کے بندے کے درمیان کا گناہ مثلاً "شراب' جوا اور زنا وغیرہ۔

(۳) وہ گناہ جو تیرے اور بندگان خدا کے درمیان ہوا کرتے ہیں مثلاً "حقوق العباد' ان کا کفارہ سب سے زیادہ دشوار ہوا کرتا ہے۔ اور دشمنوں کو خوش کرنا اسی تیسری قسم کے تحت میں آتا ہے۔

مشکل کام کے حل کے واسطے بعد نماز عشاء ایک سو بار "یا فتاح" پڑھنا چاہیے۔

محبت کا دعویٰ کرنا آسان ہے' لیکن معنی کے لحاظ سے بہت دشوار ہے۔

محبت کے معنی یہ ہیں کہ سوائے محبوب کے کسی اور طریقہ پر چین نہ آئے۔

Marfat.com

حضرت سیّد جلال الدین بخاری

(مخدوم جہانیاں جہاں گشت) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت اوچ شریف میں ۱۵ شعبان ۷۰۷ ہجری کو ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۱۰ ذو الحجہ ۷۸۸ ہجری کو ہوا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اعتبار خرقہ حاصل کرنے کا نہیں ہے۔ پیر کی صحبت کا ہے۔
- اولیاء اللہ کسی آدمی یا کسی چیز سے نہیں ڈرتے مگر حق تعالیٰ سے۔
- بہترین اعمال تین ہیں۔

(۱) علائق کا قطع کرنا۔ (۲) وقائق پر نگاہ رکھنا۔

(۳) حقائق کا دریافت کرنا۔

جس میں یہ تین خصلتیں موجود ہوں وہ صوفی ہے۔

- تقویٰ تین طرح پر ہے:

(۱) عام (۲) خاص (۳) خاص الخاص

عام یہ ہے کہ کفر و گناہ اور بدعتوں سے پرہیز کرے۔

خاص یہ ہے کہ مالا یعنی جو چیز کہ نفع نہ دے نہ نقصان پہنچائے اس سے بھی پرہیز کرے مثلاً" مباحات کی قسم سے' خاص الخاص یہ ہے کہ ماسوائے اللہ سے پرہیز کرے۔

- جو عمل دنیا میں پھل نہ دے' اس کا حصہ عقبیٰ میں نہ ہوگا۔
- جاہل صوفیوں سے دور رہو' کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں۔
- جب تک انقطاع خلائق نہ ہوگا فتح یاب نہ ہوگا۔

Marfat.com

جب سالک کے نزدیک مدح و قبح خلق مساوی نہ ہو جائیں کامل نہیں ہوتا۔

خرقہ دو طرح کا ہے:

(۱) خرقہ تصوف (۲) خرقہ تشبہ

خرقہ تصوف خرقہ صحبت ہے اور خرقہ شبہ خرقہ تبرک کو کہتے ہیں اس میں صحبت کی شرط نہیں۔

خلق کو مثل جماعت کے جانے خلق کی وجہ سے عمل و وظیفہ کو ترک نہ کرے۔

درویش بشرط پیروی قول و فعل و حال اپنے پیغمبر کے ولی ہوتا ہے۔ اگر مخالفت ہے تو ولی نہیں۔

ذکر کے واسطے خلوت بہتر ہے۔

سالک کو ایسا مشغول ہونا چاہیے کہ اس کا وظیفہ خلاد ملاد جمع و تنہائی میں ترک نہ ہو۔

سالک کو چاہیے کہ غیر حق کو دل میں جگہ نہ دے۔

شارع نے شرع میں دو چیزیں رکھی ہیں۔

(۱) رخصت (۲) عزیمت

رخصت میں ایک اجر ہے اور عزیمت میں کہ وہ ہمت ہے دو اجر ہیں۔

شریعت، طریقت، حقیقت

شارع چلنے والا ہے آداب و احکام شریعت میں اور طارق چلنے والا ہے آداب ستر حقیقت میں، کپڑے کا نگاہ رکھنا لوث نجاست سے اور جسم کی معصیت شریعت ہے۔ اور دل کا نگاہ رکھنا کدورت بشریت سے طریقت ہے۔

Marfat.com

منہ قبلہ کی طرف لانا شریعت ہے اور دل حق تعالیٰ کی طرف لانا طریقت ہے اور اس میں ملازم رہنا حقیقت ہے۔

صبر تین طرح پر ہے:

(۱) صبر عام (۲) صبر خاص (۳) صبر اخص الخاص

صبر عام یہ ہے کہ ناپسندیدہ بات پر باوجود دشوار معلوم ہونے کے اپنے نفس کو روکے۔ صبر خاص یہ ہے کہ کڑوی چیزوں کو بغیر ترش روئی کے پیئے۔ اخص الخاص یہ ہے کہ بلا سے لذت حاصل کرے۔

طالب کو چاہیے کہ خلوت اختیار کرے تاکہ تفرقہ اس کا جمع ہو جائے۔

علم لدنی کیلئے تقویٰ شرط ہے جیسا کہ نماز کیلئے وضو۔

مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کو جانے کہ حق تعالیٰ مجھ پر مطلع ہے اور مجھ کو دیکھتا ہے نہ یہ کہ سر کو زانو پر رکھ کر بیٹھا رہے۔

مشیخیت کے لئے تین شرطیں ہیں اگر یہ تینوں نہ ہوں تو مشیخت درست نہیں۔ اول شرط یہ ہے کہ وہ تین علم یعنی شریعت، طریقت و حقیقت کا عالم ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ اس زمانہ کے علماء اس کو قبول کریں اور اس کے معتقد مرید ہوں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی طلب نہ ہو۔

ہر سانس کہ گذرتی ہے ملک دو جہاں کی قیمت رکھتی ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِسم اعظم ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر بوقت بعد نماز عصر ۴ محرم الحرام ۷۱۸ ہجری کو بخارا میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت شب مرتبہ ملکوت ۳ جمادی الاول ۷۹۱ ہجری کو بخارا جدید میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس قصر عارفاں میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ارادہ تسلیم و عدم اختیار بڑی صفتیں ہیں اور ان کا پیدا کرنا بڑا کام ہے۔ اور ارادہ سے مراد ترک ارادہ ہے۔

ایمان کے معنی یہ ہیں کہ ماسوائے اللہ سے قطع تعلق کر دے اور جس شے کی طرف دل مائل ہو اس سے اجتناب کرے جب کبھی سالک راہ کو علامات وجودی نظر آئیں تو بغایت حق اس سے نفی کرنی لازم ہے اس لئے کہ جب تک احوال، صفات، حرکات و سکنات، خطرات و تعلقات قلبی، قالبی و سری سے قطع علاقہ کرکے خدا عزوجل کی طرف مشغول نہ ہوگا اس وقت تک بندہ کا اطلاق اس پر نہ ہوگا اور اخلاص کی سعادت سے مشرف نہ ہوسکے گا۔

توحید کے بھید تک پہنچنا آسان ہے، لیکن معرفت کی شرط کے ساتھ پہنچنا مشکل ہے۔

جسے وصل یار نصیب ہوا ادب کے ذریعہ سے نصیب ہوا اور جو محروم رہا ترک ادب کی وجہ سے محروم رہا۔

جو شخص مخالفت نفس کی توفیق رکھتا ہے، اس کے تھوڑے کام بہت

Marfat.com

خیال۔ کئے جاتے ہیں اس راہ کے چلنے والے بہت ایسے ہوئے ہیں، جنہوں نے دوسروں کے گناہوں کا بوجھ خود برداشت کیا ہے اور ظاہر و باطن میں اپنے آپ کو اس دوست پر سے فدا کیا ہے۔

جو اپنے تئیں اللہ جلشانہ، کے سپرد کر دیتا ہے اس کا غیر سے التجا کرنا شرک میں داخل ہے۔ یہ شرک عام لوگوں کیلئے قابل مواخذہ نہیں، بلکہ خواص سے قابل مواخذہ ہے۔

حیوانات کی غم خواری اور خدمت کرو۔ یہ بھی خدائے عزوجل کی مخلوق ہیں اور ان کی طرف بھی اس کی ربوبیت کی نظر ہے اور اگر ان کے پہلو یا پیٹھ پر کوئی زخم ہو تو اس کا علاج کرو۔

خلوت در انجمن یعنی بظاہر خلق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ۔

درویش کیلئے خدمت مشائخ نفل سے افضل ہے۔

ذکر کی تلقین کامل و مکمل پیر سے ہونی چاہیے تاکہ اس کا اثر نظر آئے اور نتیجہ ظاہر ہو۔ ذکر سے مقصود یہ ہے کہ ذاکر کلمۂ توحید کی حقیقت کو پہنچ جائے اس کا بہت کہنا شرط نہیں۔ کلمہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے تکرار سے ماسوا کے کلیتہ" نفی ہو جائے۔

عالم نے پوچھا کہ نماز کی حضوری کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے فرمایا:
"روزی حلال سے فراز روی قوت و آگاہی کھائی جائے۔"

عبادت میں وجود کی طلب ہے اور عبودیت میں وجود کا تلف کرنا، جب تک خودی باقی ہے کسی عمل کا نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا۔

عبادتیں خواہ ظاہری ہوں خواہ باطنی اور خواہ قوی ہوں اور خواہ فعلی

Marfat.com

سب مجاز ہیں۔ جب تک، سالک ان سے گزر نہ جائے وہ حقیقت کو نہیں پہنچتا۔

عادت محبت ہو جایا کرتی ہے سالک کیلئے نفلوں کے ترک کرنے کی الفت کبھی کبھی جائز ہے تاکہ اسے عادت سے انس نہ ہو جائے۔

مرشد کو طالب کے ماضی و حال و استقبال کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے تاکہ اس لحاظ سے اس کی تربیت کرسکے۔ اس راہ کی طلب میں ادب شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ادب سے یہ مراد ہے کہ ظاہر و باطن میں کمال بندگی سے اللہ جلشانہ' کے احکام کی بجاآوری کرے اور نبی کریم ﷺ کے ادب سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پوری طور پر پیروی کرے اور تمام احوال میں آنجناب ﷺ کی حرمت نگاہ رکھے اور کل موجودات کیلئے اللہ جلشانہ' کی بارگاہ میں آنجناب ﷺ ہی کو وسیلہ خیال کرے۔

مشائخ کا ادب کرنا اس واسطے لازم ہے کہ وہ متابعت سنت نبوی کریم ﷺ ہیں۔ اور خلقت کو اللہ جلشانہ' کی طرف دعوت دینے کا منصب رکھتے ہیں۔ پس درویش کو چاہیے کہ حاضر و غائب میں ان کا ادب ملحوظ رکھے۔

مرشد کی مثال شکاری کی طرح ہے جو بہت ہوشیاری سے وحشی جانور کو دام میں لاتا ہے اور پھر اسی مقام استنیاس میں پہنچا دیتا ہے اس واسطے ان لوگوں کو اہل حکمت کہتے ہیں۔

متوکل کو چاہیے کہ اپنے آپ کو متوکل خیال نہ کرے اور اپنے توکل کو کسب میں چھپائے رکھے۔

Marfat.com

ولایت ایک نعمت ہے۔ ولی کو اپنی ولایت کا جاننا لازم ہے تاکہ وہ اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکے۔ ولی عنایت الٰہی کی مدد سے محفوظ ہوتا ہے، تمام آفات سے اسے بچاتا ہے۔ خوارق عادات اور احوال و کرامات قابل اعتماد نہیں ہیں۔ کام کی بات اقوال و افعال پر قائم رہنا ہے۔ اس راہ کے چلنے والے کو اللہ جلشانہ، کے احکام تعمیل سے ولایت خاصہ عنایت ہوتی ہے۔ اس گروہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مقلد (۲) کامل (۳) کامل مکمل

مقلد سنے ہوئے پر عمل کرتا ہے اور کامل اپنی ذات سے تجاوز نہیں کرتا اور کامل مکمل سوائے تربیت کے اور کچھ نہیں کرتا اور نہ کرسکتا ہے۔

وجود کی نفی میرے نزدیک سب سے قریبی راستہ ہے، لیکن اختیار کے ترک اور اپنے اعمال کے قصور دیکھئے بغیر یہ حاصل نہیں ہوتا۔ ہمارا طریقہ صحبت ہے۔ خلوت اختیار کرنے میں شہرت ہے۔ اور شہرت میں آفت ہے۔ خیریت جمعیت میں ہے اور جمعیت ہم نشینی میں ہے بشرطیکہ دونوں نفی پر عمل پیرا ہوں۔

ہر حال میں اوامر الٰہی پر عمل کرو اور عزیمت کے ساتھ سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پابندی کرو اور شرع نے جن چیزوں کی رخصت دی ہے۔ نیز جو بدعتیں ہیں ان سے دور رہو۔ اور ہمیشہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا پیشوا بناؤ۔

ہمارا طریقہ محبت ہے۔ خلوت نہیں اس لئے کہ خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں مصیبت ہے۔

Marfat.com

حضرت غوث شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ بوقت مغرب ۲۷ محرم الحرام ۷۵۷ ہجری کو دہلی میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ بوقت چاشت ۶ رمضان المبارک ۷۹۷ ہجری کو دہلی میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس دہلی میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- ایک شخص سالک متدارک بہ جذبہ ہوتا ہے اور ایک مجذوب مقدارک بہ سلوک اور تیسرا مجذوب مطلق۔ شیخی کے لائق صرف دونوں اول الذکر ہیں۔
- اس مردار دنیا کی محبت دل میں نہ رکھنی چاہیے۔ اس میں سے جو کچھ ملے اسے خدائے عزوجل کی راہ میں خرچ کر دے۔
- انسان جس کام میں ہو اس کو کیا کرے اور چھوڑے نہیں۔ حکومت و شغل دنیا بھی کرے مگر زبان کسی دم ذکر الٰہی سے خالی نہ ہو۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں یاد الٰہی میں رہے۔ تب امید ہے کہ انسان کے دل سے غم و فکر دنیا سب دور ہو جائیگا۔ جو ذکر الٰہی کرتا ہے خدائے عزوجل اس کا ہم جلیس ہو جاتا ہے۔
- آدمی جو کام کرتا ہے اس کے لئے سرمایہ ضروری ہوتا ہے چنانچہ فقیری کا سرمایہ وہ مجاہدہ ہے جو صدق دل سے اللہ جلشانہ، کے واسطے کیا جائے۔ جب مجاہدہ باخلاص ہوگا تب ثمر فوائد ہوگا۔ اور اللہ جلشانہ، آدمی کو منزل

Marfat.com

مقصود تک پہنچا دیگا۔

اگر سالک کو عبادت میں ذوق و شوق حاصل ہے تو وہی اس کی غذا ہو جاتی ہے۔ اور اگر نہیں حاصل ہے تو وہی عبادت اس کی اشتہا کا باعث ہوتی ہے۔ جو اپنے آپ کو معصیت سے روکتا ہے۔ اس کو طاعت میں ذوق و لذت حاصل ہوتی ہے۔

بندہ میں انابت پیدا ہوتی ہے۔ تو منشاء ارادت کبھی ظاہر قلب ہوتا ہے اور کبھی باطن قلب اور کبھی لطیفہ سر اگر انابت خیر و ندامت کے ساتھ ہے تو اس کا منشا ظاہر قلب ہے اور اگر شوق ذوق کے ساتھ ہے تو اس کا منشا باطن قلب ہے اور اگر ترک ماسوا اللہ کے ساتھ ہے تو منشا ارادت لطیفہ سر ہوتا ہے۔

تقویٰ کا حق یہ ہے کہ اللہ جلشانہ' کی اطاعت کرے اور نافرمانی نہ کرے۔ اس کا شکر کرے اور ناشکری نہ کرے اور اسے یاد کرتا رہے' بھول نہ جائے۔

تمام کاموں میں نیت خالص درکار ہے یعنی جس کام کی نیت کرے اس میں خدائے بزرگ برتر کی رضامندی مقدم سمجھے۔

تمام اعضاء پر دل حکمرانی کرتا ہے اور دل کا قبلہ ذات پاک حق سبحانہ' تعالیٰ ہے۔ اگر دل ہی اپنے قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہوگا تو جوارح جو اس کے تابع ہیں کیسے متوجہ ہوسکتے ہیں۔

جب ایک مرد سالک کامل ہو جاتا ہے تو اسے قوت طیران حاصل ہوجاتی ہے خواہ عالم علوی میں ہو خواہ سفلی میں' انسان کے اعضاء تابع قلب ہوتے ہیں اور قلب تابع روح ہے۔ پس جہاں تک روح طیران

Marfat.com

کرتی ہے قلب اور اعضاء بھی طیران کرتے ہیں۔

جذبہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عوام کا اور دوسرا خواص کا۔ عوام کا جذبہ یہ ہے کہ اعمال صالحہ کی توفیق حاصل ہو اور خواص کا جذبہ یہ ہے کہ قلب کی توجہ حق کی طرف ہو اور ماسوائے اللہ جلشانہ' سے انقطاع حاصل ہو۔ اعمال کی قبولیت جذبہ پر ہے یعنی کوئی عمل جب تک اس میں جذبہ الٰہی نہ آئے قبول نہیں ہوتا۔ جب جذبہ حاصل ہوگا تو جو عمل کریگا قبول ہوگا۔

حال نتیجہ اعمال ہے اور عمل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عمل جوارح اور دوسرا عمل قلب۔ آخر الذکر کو مراقبہ بھی کہتے ہیں۔ عالم علوی سے پہلے ارواح پر انوار نازل ہوتے ہیں اور پھر ان کا اثر دلوں پر پڑتا ہے۔ پھر وہ اعضاء و جوارح پر اور حال کو مداومت حاصل نہیں ہے۔ اگر دوام حاصل ہو جائے تو پھر اسے مقام کہیں گے۔

سلوک مشروط بہ ارادت ہے کسی مرشد کا ہاتھ ضرور پکڑنا چاہیے تاکہ وہ رہبری کرے اور طریقہ ذکر و فکر کی تعلیم دے۔ اور جہاں وقفہ عارض ہو دستگیری کرکے نکال لیجائے۔

صاحب حال وہ ہے جس پر وقتاً" فوقتاً" حال وارد ہوتا رہتا ہے۔ مگر غلبہ نہیں پاتا۔ یہ حالت مبتدی کی ہوتی ہے پھر جب حال غلبہ پالیتا ہے تو اکثر اوقات وارد رہتا ہے۔ یہ متوسط کی حالت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو مغلوب الحال کہتے ہیں۔ پھر جب یہ حالت دواماً" رہتی ہے تو حال اس کا مقام ہو جاتا ہے اور قائم مقام انفاس ہو جاتا ہے۔ یہ منتہی کی حالت ہوتی ہے۔ اس لئے اسے صاحب انفاس کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

عمل اگرچہ قلیل ہو مگر خالص نیت اور صدق دل سے ہو تو کافی ہے۔

اگر کوئی شخص صرف پانچ وقت کی نماز پڑھے اور کچھ نہ کرے مگر صدق دل سے اور نیت خالص سے پڑھے تو بس ہے۔ خواہ مشغول نہ ہو۔ نفل نہ ہو۔ اوراد نہ ہو مگر حضوری قلب ضروری ہے۔

صوفی کو اپنا سانس روکے رکھنا چاہیے، تاکہ جمعیت حاصل ہو۔

لوگ مطلوب کی قدر نہیں جانتے اس لئے سخت دشوار مجاہدہ اختیار نہیں کرتے۔ اگر جانتے ہوتے تو ان پر دشوار سے دشوار مجاہدہ آسان ہو جاتا۔ لوگو! اوقات کو غنیمت جانو اور اکثر راتوں کو بیدار رہو اس لئے کہ نزول انوار راتوں کو ہی ہوا کرتا ہے۔

محبت بھی تین قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) اسلامی۔ (۲) دینی۔

(۳) خاص اسلام کی طرف مائل ہونا۔

پہلی محبت یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں بجا آوری احکام اور منکرات سے اجتناب کرنا ان اعمال کا نتیجہ محبت دینی کی شکل میں ظاہر ہوگا تیسری محبت ہمیشہ جذبہ الٰہی کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔

مرد کا نہایت کمال یہ ہے کہ نہایت سے بدایت کی طرف بازگشت کرے یعنی جیسے لوگ بدایت میں مرفوع القلم ہوتے ہیں نہایت میں بھی مرفوع القلم ہوتے ہیں۔

مجاہدہ سے مراد، قلت طعام، قلت کلام اور قلت صحبت بہ انام۔ مگر یہ بات یکبارگی نہیں حاصل ہوسکتی۔ بتدریج میسر ہوسکتی ہے۔ جب تک آدمی مجاہدہ نہ کرے گا خدائے تعالیٰ کو نہ پائیگا۔ پہلے شرط پوری ہونی

Marfat.com

چاہیے پھر جزا کی صورت آئیگی پہلے مجاہدہ ہے پھر مشاہدہ۔

نظر دل پر رکھو پھر اسے حق کی طرف متوجہ کرو اور غیر حق کے نفی مطلق کر کے مشغول بحق ہو۔ پھر دیکھو کیا کچھ حال ہوتا ہے۔

حضرت سید محمد گیسو دراز گلبرگوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات بوقت عصر ۴ رجب ۷۲۰ ہجری کو دہلی میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز پیر بوقت عصر ۱۶ ذیقعد ۸۲۵ ہجری کو گلبرگہ میں ہوا۔ جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اپنے جن بندون کو مقرب جانتا ہے ان کو کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور تکلیف میں گرفتار ہونے کے بعد جب بندہ حق بندگی ادا کرتا ہے تو پھر حق تعالیٰ فرشتوں کو مخاطب کرتے ہیں کہ دیکھو میرے بندے کو جس نے اتنی تکلیف و ابتلا میں بھی مجھ سے منہ نہیں موڑا۔

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) معین (۲) دوام (۳) اعتکاف دل

یعنی اہل دل اپنے خانہ دل کے اندر اعتکاف کرتے ہیں یا یوں کہئے کہ جو دل ہمارے پاس ہے ہم اپنے دل سے اس دل پر اعتکاف کرتے ہیں۔

انسان کی خلقت کا مدعا عبادات الٰہی کا بجالانا اور معرفت الٰہی کو حاصل

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِيْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِيْ الْبَدِيْعُ الْهَادِيْ النُّوْرُ

کرنا ہے۔

- بغیر وضو کے آدمی کو ہرگز نہیں سونا چاہیے اور حالت بیداری کے فوراً بعد دوبارہ وضو کرلینا چاہیے۔
- تمام اوصاف میں درجۂ کمال پر پہنچنے کے بعد بھی صوفیاء کا درود وظائف ختم نہیں ہوتا۔
- تقدیر کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔
- تمام اذکار کی بیٹھک یہ ہے کہ دونوں گھٹنے زمین پر رکھے ہوں اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑے رہے اور "لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ یا لا موجود اِلا اللہ یالا مطلوب الا اللہ یا لا مَشْہُوْد اِلا اللہ" کا تصور کرے۔ ان میں سے جس کا تصور کریگا اسی کے موافق اس پر کشف ہوگا۔
- جہاں تک ہوسکے ہرگز ہرگز اپنے وقت کو ضائع نہ کرے جب دعا قبول ہوتی ہے۔ بعض بزرگان طلوع صبح صادق کا وقت بتلاتے ہیں بعد کے نزدیک فجر کے سنت و فرض کا درمیانی وقت ہے اور بعض فجر کے فرضوں کے بعد سے طلوع آفتاب تک بتلاتے ہیں۔ بعض نے چاشت۔ بعض نے زوال اور بعض کے نزدیک عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک وقت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وقت مقبول مغرب کے بعد سے عشاء تک اور بعض کے نزدیک نصف شب اور بعض کے نزدیک آخر شب قریب صبح کا وقت ہے۔
- دعا کے اثرات کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب شرائط اور حسن اعتقاد کے ساتھ پڑھی جائے۔
- دنیا میں ترک دنیا سے بہتر کوئی نیکی نہیں۔

النَّافِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِ الْوَالِيْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَيُّ الْمُعْطِيُ الْمُغْنِيُ الْهَادِيُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ

Marfat.com

ریاضت اور مجاہدہ کرکے دنیا کی محبت اور خلق کے تعلقات کو دل سے کامل طور پر دور کر دیا جائے۔ خواہشات و جذبات نفسانی پر بدرجہ اتم غلبہ حاصل کرکے انہیں مقہور و مغلوب کیا جائے تاکہ صوفی طالب کا دل تمام تعلقات کی کثافتوں اور غلاظتوں سے پاک و صاف ہوکر محبت اور عشق الٰہی سے معمور ہونے کی صلاحیت پیدا کرسکے۔

سالک کے واسطے حبس دم کی عادت بہت ضروری ہے۔ اگر اس کو بکثرت کرے تو عورت سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ پانی بہت کم پیوے' کھانا اتنا قلیل کھائے کہ بس کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکے۔ اگر سفر میں ہے تو منزل پر پہنچ سکے۔ فضول باتیں ہرگز نہ کرے۔ حبس دم کرنے سے خطرات خود بخود دفع ہو جاتے ہیں۔

سالک بے صبر ہوتا ہے جو گھڑی بغیر حصول مقصد کے گزرتی ہے' مرنا اس سے بہتر سمجھتا ہے۔

صوفیا جو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس میں غلطی کا احتمال ممکن ہے' لیکن جو کچھ وہ نیند میں دیکھتے ہیں اس میں کوئی غلطی کا امکان نہیں ہوتا۔ بعض صوفیا قصداً" اور ارادتاً" سو جاتے ہیں تاکہ خواب میں وہ جو کچھ چاہیں دیکھ لیں اور ہر چیز سے آگاہ ہو جائیں۔ اسی بنا پر علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دنیا میں اس کے بندے خواب میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے خواب کو بیداری پر ترجیح دینا چاہیے۔

صوفیوں کا کوئی علیحدہ مذہب و ملت اور فرقہ نہیں ہوتا بلکہ اہل سنت کی ایک جماعت ہے جس کا مطمح نظر یہ ہے کہ کتاب و سنت کے ہر جزئیات پر فوراً" و فعلاً" اور حالاً" عمل کیا جائے۔

Marfat.com

طالب ہمیشہ خلوت پسند رہے اور ان دو کاموں کے سوا اور کوئی کام نہ کرے۔

(۱) یاد دوست میں مشغول ہو یا دوست کی یاد میں۔ اگر ان دونوں کے سوا اور کوئی کام کریگا تو پھل نہ پائیگا۔

(۲) قرض ہرگز نہ لے۔ مگر جب بہت ہی ضرورت ہو جس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک تو اپنی ذاتی ضرورت جس سے مجبور ہو جائے۔ دوسری ضرورت مہمان کی خاطر تیسری صلہ رحم کی ضرورت۔ اپنی بھوک پیاس رفع کرنے کے واسطے بھی قرض لے سکتا ہے۔

مرید صادق اور طالب راسخ ان تمام اوقات کو ذکر، شغل، مراقبہ، تلاوت یا نوافل میں صرف کرے شب قدر کی تلاش میں جو لوگ سرگرداں رہتے ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ ہر شبانہ روز میں وہ وقت موجود ہے۔

مرشد کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) ہادی (۲) منذر

ان دونوں میں تمیز بہت مشکل ہے کیونکہ دونوں نصیحت کرتے ہیں اور نصیحت میں ہدایت بھی ہے اور انداز بھی۔ جیسے واعظ اپنے وعظ میں جنت کا شوق بھی دلاتے ہیں اور دوزخ کے عذاب سے بھی ڈراتے ہیں۔ اسی طرح مرشد قرب حق کی طرف بلاتا ہے اور غیر حق کو سمجھتا ہے۔

مبتدی کے واسطے مقدم یہ ہے کہ:

(۱) مرشد ہادی کی تلاش و جستجو کرے۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ طالب جواں مرد اور ہمت والا ہونا

Marfat.com

چاہیے جو اپنے دل سے گھر بار اور مال و اسباب، جورد بچوں کا تعلق منقطع کرے۔

(۳) تیسری شرط تزکیہ نفس یعنی نفس کو پاک بنانا۔ اس کی حد نہیں جہاں تک ہو سکے کئے جائے۔ اخلاق ذمیمہ یعنی حرص، حسد، غضب، شہوت، کذب، غیبت وغیرہ سے باز رہے اور تمام محرمات و مکروہات شرعی کو چھوڑ دے۔ دنیا کی لذتوں اور تمام محسوسات و معقولات سے جدا ہو جائے۔

(۴) اپنی ریاضت و مجاہدہ کو شمار میں نہ لائے اور یہ سمجھے کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔

(۵) خلوت اور تنہائی اختیار کرے۔

(۶) عورت سے الگ رہے۔ اگر بیوی ہو تو اشد ضرورت کے علاوہ اس کے پاس نہ جائے۔

(۷) اکل حلال کا انتظام کرے اور جہاں تک ممکن ہو احتیاط سے کام لے۔ غذا اتنی کھائے کہ جسم سے جسمانی کاروبار چلتے رہیں۔ طے کا روزہ بہت بہتر ہے اور بعض صوم دوام کو بھی اسی کے قریب سمجھتے ہیں۔ پانی کم پینے میں بھی بہت کوشش کریں۔

(۸) پیر کا حکم بجا لانے میں بڑی مستعدی سے کام لے اور خفیف باتوں پر توجہ نہ کرے۔

(۹) تھوڑا سوئے اور غافل نہ سوئے۔

(۱۰) دو کام سامنے آئیں تو ان میں سے جو بہتر ہو اس کو اختیار کرکے مگر طالب کے نزدیک وہی کام بہتر ہوتا ہے جو سخت دشوار

Marfat.com

ہو۔

(۱۱) نفس کی خواہش پر ہرگز عمل نہ کرے۔ اگر نفس کی خاطر کسی حظ انسانی کا مرتکب ہو جائے تو پھر نفس پر اس کا سخت دباؤ ڈالے یعنی کسی سخت مجاہدے میں مبتلا کرلے۔

(۱۲) آباؤ اجداد اور علم و عقل پر فخر نہ کرے اپنے آپ کو بدتر اور ذلیل و خوار سمجھے کیونکہ جو شخص ایسا سمجھتا ہے خدا کے بہت نزدیک ہوتا ہے۔

(۱۳) دین و ملت کی ترجیح اور مباحث علمی میں اتنا مشغول نہ ہو کہ وہی اس کا مقصود و معلوم ہو۔

(۱۴) وضو اور طہارت میں اتنا وہم نہ کرے کہ نماز و اوراد کا وقت فوت ہو جائے۔

(۱۵) اپنے واسطے کو خاص لباس و ہیت اختیار نہ کرے۔

ہر چیز میں کوئی نہ کوئی آفت ضروری ہوتی ہے۔ عشق میں دو آفتیں ہوتی ہیں۔ ایک شروع میں اور دوسری آخر میں ہوتی ہے۔ شروع کی آفت تو یہ ہے کہ عاشق بہت جدوجہد کرتا ہے، لیکن مطلوب کو نہیں دیکھتا یہاں تک کہ اس کا حصول بہت مشکل بلکہ محال سمجھ لیتا ہے۔ اور پھر اس پر ایسی مکمل ناامیدی طاری ہو جاتی ہے کہ اس کے حصول سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ اور ہجر پر اپنے آپ کو راضی کرلیتا ہے۔ حرمان نصیبی اس کے ذوق طلب کو کم کر دیتی ہے۔ شادمانی فرحت اور اضطراب ہی غائب ہو جاتے ہیں اور انسان بالکل فارغ ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔ دوسری آخر کی آفت یہ ہے کہ محبوب کا وصل نصیب ہو جاتا ہے۔ اور وجدان

Marfat.com

اس سے مکمل طور پر رخصت ہو جاتا ہے۔ اور وہ فارغ ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور یہی اس کی حرمان نصیبی ہے اگر وہ وجدان یعنی وصل و ہجر کی درمیانی کیفیت میں ہے تو دونوں جہان سے درد و درماں کا حصہ زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا رہے گا اور جب آدمی درد کا خوگر ہو جاتا ہے تو وہی درد و درماں ہو جاتا ہے جو عاشق معشوق کے حاصل کرلینے کے بعد وصل سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

ذکر کشف قرآن

چار قرآن پاک لے کر ایک آگے ایک دائیں ایک بائیں اور ایک گود میں رکھے اور ایک دفعہ ایک ضرب دائیں طرف کے قرآن پر اور دوسری اپنی گود کے قرآن پر لگائے پھر ایک ضرب بائیں طرف کے قرآن پر اور دوسری اپنے آگے کے قرآن پر لگائے۔

اس ذکر کی تاثیر سے کماحقہ، تجلی قرآن اس پر ہوگی۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجتہد و مجدد الف ثانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز بدھ بوقت نماز عصر ۷ شوال ۹۷۱ ہجری کو سرہند شریف میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت بعد نماز ظہر مرتبہ جبروت ۸ صفر ۱۰۳۴ ہجری کو سرہند شریف میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

- اللہ کو جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے اور رسول اللہ ﷺ کو سمجھنا یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی پیروی نہ کرے۔
- اہل کرم کا طریقہ ایثار یعنی غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا ہے۔
- اہل و عیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت مت کرو کہ ضروری کام میں فتور آئے۔
- اسلام غریبوں میں ظاہر ہوا اور عنقریب غریبوں میں ہی رہ جائے گا۔
- آخرت کا کام آج اور دنیا کا کام کل۔
- احسان سب جگہ بہتر لیکن پڑوسی کے ساتھ بہترین ہے۔
- انسان مرکب ہے عالم خلق سے جو اس کا ظاہر ہے اور عالم امر سے جو اس کا باطن ہے۔
- جس کے پاس بیوی، گھر، نوکر اور سواری ہے وہ بادشاہ ہے۔
- خدا کے دشمنوں کے ساتھ الفت کرنا خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔
- دولت مند ہر پیغمبر کو جھٹلاتے رہے اور غریب، مسکین ہی ان کی تصدیق کرتے رہے۔
- دولتمندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل انداز نہیں ہے۔
- دنیا کی مصیبتیں ظاہر زخم ہیں مگر در حقیقت ترقیوں کا موجب ہیں۔
- دنیا میں آرام کا خواہاں بے وقوف اور عقل سے دور ہے۔
- دنیا ایک نجاست ہے جو سونے میں چھپائی گئی ہے۔
- دل آنکھ کے تابع ہے۔ آنکھ کے بگڑنے کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے اور دل کے بگڑ جانے کے بعد شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔

Marfat.com

سرود و نغمہ ایک زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور گانا' بجانا' زنا ہے۔

عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا داخل بدکاری ہے۔ اور اس کا باریک کپڑے پہننا ننگے ہونے کے حکم میں ہے۔

علما بے عمل پارس پتھر کی مثل ہیں جو اوروں کو سونا بناتا ہے اور خود پتھر کا پتھر رہتا ہے۔

فرحت' صحت اور فراغت کو غنیمت جاننا چاہیے اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے۔

کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے خواہ مومن ہو خواہ کافر کی۔

کام کا مدار دل پر ہے اور اگر دل حق تعالیٰ کے غیر سے گرفتار ہے تو خراب اور ابتر ہے۔ صرف ظاہری اعمال اور رسمی عبادتوں سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

گناہ بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے۔

نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں ہے۔

یہ کس قدر بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جوانی میں توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور استقامت بخشے۔

Marfat.com

حضرت سید میراں شاہ لاہوری

المعروف حضرت میاں میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح صادق ۶ شوال ۹۳۸ ہجری سیوستان (سندھ) میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز منگل بوقت بعد نماز عصر مرتبہ لاہوت ۱۴ ربیع الاخر ۱۰۴۵ ہجری کو لاہور میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) اول جذبہ کہ اللہ تعالیٰ یکبارگی بندہ کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اس کو واصل بنا دیتا ہے۔

(۲) سلوک جو ریاضت، مجاہدے اور کسی بزرگ کا دامن پکڑنے سے اللہ تعالیٰ تک پہنچے۔

- اولیاء کی موت اس کے نفس کا مرنا ہے اور جب اس کا نفس مر جاتا ہے تو پھر وہ ابد آلاباد تک زندہ ہی رہتے ہیں۔
- اولیاء اللہ کا تصرف زندگی میں اور موت کے بعد یکساں ہوتا ہے بلکہ مرنے کے بعد زیادہ اور بہتر ہوتا ہے۔
- انسان تین چیزوں، نفس، دل اور روح کا مجموعہ ہے۔ ان میں اسے ہر ایک کی اصلاح خاص چیز سے ہوتی ہے چنانچہ نفس کی اصلاح شریعت سے۔ دل کی طریقت سے اور روح کی حقیقت سے۔
- حق کی طلب آسان نہیں جب تک تم اس کی طلب میں یگانہ نہ ہو جاؤ

Marfat.com

گے اسے نہیں پاسکو گے۔

سالک کیلئے سلوک میں پہلا مرتبہ شریعت ہے۔ طالب کیلئے ضروری ہے کہ اس کے حفظ مراتب کی کوشش کرے اور جب کوشش سے اس مرتبہ کو قائم کریگا تو شریعت کے ادائے حقوق کی برکت سے اس کے دل میں طریقت کی خواہش خود بخود پیدا ہوجائیگی اور جب طریقت کے حقوق کو بھی اچھی طرح سے ادا کریگا تو حقیقت کے معنی اس پر منکشف ہو جائیں گے جو روح کے متعلق ہیں۔

شریعت کے معاملات کی نگہداشت مرتبہ طریقت کے حصول کا سبب ہے اور طریقت بری خصلتوں سے باطن کو پاک کرنے اور مرتبہ حقیقت کے ادراک کا موجب ہے۔ اور حقیقت کیا ہے؟ وجود کو فال بناتا ہے اور دل کو ماسوا اللہ سے خالی کرنا۔

صوفی جب کامل ہو جاتا ہے اور اس کا دل خطرے سے پاک ہو جاتا ہے تو اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی۔

صوفی وجد کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنی ہستی سے خالی ہوتا ہے اور بقائے حق سے باقی۔

عادل بادشاہ کو اپنی رعیت اور سلطنت کی خبر گیری کرنی چاہیے اور اپنی تمام ہمت اپنی تمام ولایت کو آباد کرنے میں صرف کرنی چاہیے، کیونکہ اگر رعیت آسودہ حال اور ملک آباد ہے تو سپاہ آسودہ اور خزانہ پُر ہوگا۔

کامل صوفی وہ ہے جس کی نظر میں پتھر اور جواہر یکساں ہوں۔

Marfat.com

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادتِ باسعادت ۱۰۳۹ ہجری میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس قصبہ گڑھ مہاراجہ سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- (اے طالب مولیٰ) جان لے کہ طریقہ قادری تمام طریقوں پر قادر اور قوی ہے وہ اس لئے کہ طریقہ قادری کی ابتداء تمام طریقوں کی انتہا ہے۔
- اسم اللہ ذات کے تصور تصرف، تفکر اور توجہ کے بغیر فقیر روشن ضمیر اولو الامر کا دونوں جہان پر غالب آنا محال ہے۔
- اے برادر! اگر تم عاقبت کی سرداری چاہتے ہو تو دنیا میں کسی قادری کے آستانہ کا طالب بن جاؤ۔
- اے درویش! درویش کا راز خاموشی ہے۔ جو حق کے سوا کہتا ہے وہ عمدہ بات نہیں کرتا اور جو حق ہے وہ عبارت میں نہیں سما سکتا۔
- ایک جاہل مرشد شیطان کا مرید ہوتا ہے اور عالم مرشد بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثل ہوتا ہے۔
- اے درویش! جس جسم میں "میں" کی تاثیر اسم اللہ کرتا ہے وہ آدمی کسی وبال میں گرفتار نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ولی اللہ ہوتا ہے۔
- اے درویش! جس کسی نے پایا ہے۔ اسم اللہ سے پایا ہے۔
- اے طالب! دنیا والوں کی موت ایسی ہوتی ہے جیسے کتے بلے مر جاتے ہیں اور ان کو کسی گڑھے میں ڈال دیتے ہیں اور وہ ہمیشہ عذاب الٰہی میں

Marfat.com

مبتلا رہتے ہیں۔

- باہوؒ ! اگرچہ دنیا بڑی خوبصورت اور سہانی ہے مگر اس کی خوبصورتی ایسی ہے۔ جیسے سانپ کے نقش و نگار۔
- باہوؒ ! اہل دنیا بیوقوف ہیں کہ شب و روز مال و دولت ان کی تسبیح ہوتی ہے۔ وہ لوگ دنیا ہی کو اپنا مقصود اصلی جانتے ہیں۔ قیامت کے روز ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔ دنیا آخر اپنے دوستوں کو ہی عذاب میں گرفتار کرے گی۔
- توکل کیا ہے؟ مخلوق کو ترک کرنا جو کہ خالق کی راہزن ہے۔
- جو شخص فقر میں قدم رکھتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے آپ کو علم ظاہری و باطنی میں آزمائے' کیونکہ اگر جاہل آدمی فقر شروع کریگا تو آخر کار وہ مجنون و پریشان ہو کر رجعت کھا کر دیوانہ اور کافر بن جائیگا اور اس کا دل سلب کرلیا جائیگا۔
- جو مرشد پہلے دن ہی طالب اللہ کو معرفت الٰہی تک نہیں پہنچاتا اور اس پر منکشف نہیں کرتا وہ ناقص اور لاف زن ہے۔
- جو صاحب عرفان ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اسم اللہ میں مصروف رہتے ہیں اور اسم اللہ کے غلبہ سے کسی وقت ان کو چین نہیں ہوتا۔
- جس شخص کا دل اسم اللہ ذات سے روشن ہو جاتا ہے' اس کا دل جام جہاں نما ہو جاتا ہے۔
- جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار سے نفس امارہ کو قتل کرتا ہے وہ دونوں جہانوں کا تماشا پشت ناخن پر کرسکتا ہے۔
- جو کوئی مولیٰ کا نام ایک بار بھی محبت سے لے لے تو ستر برس تک

Marfat.com

اس کے دل میں روشنی رہتی ہے۔

خاص الخاص کیلئے تین حجاب اکبر ہوا کرتے ہیں۔

(۱) اپنے آباؤ اجداد کے نسب پر فخر کرنا۔

(۲) عمل کے بغیر پڑھنا۔

(۳) بے تصدیق قلبی پروردگار سے ارادت رکھنا۔

درویش کیلئے ضروری ہے کہ لقمہ کھاتے وقت حاضر الوقت ہو' کیونکہ قالب انسانی کی زمین میں لقمہ بمنزلہ بیج کے ہے جب غفلت سے بویا جائیگا تو جمعیت حاصل نہ ہوگی۔ خواہ وہ لقمہ حلال ہی کیوں نہ ہو۔

دنیا سے منہ موڑنا تمام عبادتوں کی جڑ ہے اور اسے اختیار کرنا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔

دنیا کو کافر جانو اور یہ کافروں کو ملا کرتی ہے جس کا راہنما اللہ تعالیٰ ہے وہ خدا سے ہی لو لگاتا ہے۔

راہ سلوک کی ابتدا فنائے نفس ہے اور انتہا فنا فی اللہ۔

زندہ دل اسے کہتے ہیں کہ مرنے پر بھی اس کا دل ذکر الٰہی سے جنبش کرے۔ اور تجلیات ذکر الٰہی سے کھلم کھلا اللہ اللہ کہے اور عام لوگ اللہ اللہ سنیں۔

صاحب اجازت وہ فقیر ہے کہ جس کی نشانی کن فیکون ہے۔ یعنی جس چیز کو کہتا ہے ہو جا وہ حکم الٰہی سے ہو جاتی ہے۔

صاحب اجازت فقیر کی ایک بات چالیس چلوں کی ریاضت سے بہتر ہے۔

طالب میں دو باتیں ہونی چاہئیں۔

Marfat.com

(۱) ایک یہ کہ مال و جان جس کی مرشد کو ضرورت ہو اس کے سپرد کر دے۔

(۲) دوسرے اس کے حکم میں رہے۔

فقیر کی نگاہوں میں اہل دنیا مفلس ہیں اور اہل دنیا کی نظروں میں فقیر مفلس ہیں لیکن وہ استغنا کی وجہ سے ان کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔

فقر کے تین حروف ہیں۔ ف، ق، ر، "ف" سے فنائے نفس "ق" سے قہر بر نفس۔ "ر" سے راضی بہ خدا مراد ہیں اور "ف" سے فخر "ق" سے قرب اور "ر" سے راز مراد ہے۔

لفظ درویش کے پانچ حروف ہیں پس

(۱) "د" سے مراد ہے کہ درد رکھتا ہو۔

(۲) "ر" سے راست دین ہو۔

(۳) "و" سے وحدانیت لا شریک لہ'۔

(۴) "ی" سے یاد حق کرنے والا۔

(۵) "ش" سے نافر مودۂ خدا صاحب شریعت سے شرم کرنے والا مراد ہے۔

جو شخص ان صفات سے موصوف ہے وہ لا محتاج بے پرواہ درویش ہے ورنہ محتاج ہے۔

لائق ارشاد وہ مرشد ہے کہ اگر طالب سے صغیرہ یا کبیرہ گناہ وقوع میں آئے تو اسی دم باطن میں غوطہ لگا کر مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا گناہ بخشوائے۔

معرفت میں تین باتیں ہیں۔

Marfat.com

(۱) مصیبت کے وقت صبر۔ (۲) عطا کے وقت شکر۔ (۳) قضا پر راضی رہنا۔

جو شخص معرفت کا دعویٰ کرے اور یہ باتیں اس میں نہ پائی جائیں تو سمجھ لو کہ یہ سچا نہیں۔

مرشد کامل کی ایک مرتبہ کی توجہ ہزارہا درود وظائف اور ذکر و فکر سے بہتر ہے۔

نفس کی شناخت توفیق الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اور رب کی شناخت نور معرفت اور رستہ کی صفائی اور روشنی سے۔

نفس پرست تو سارے ہی ہوا کرتے ہیں لیکن خدا پرست بہت کم ہوتے ہیں۔ شہوت، غصہ، طمع، حرص و ہوا اور زینت کو روند ڈال تاکہ تو یکبارگی مرد بن جائے۔

Marfat.com

تاج العارفین قطب الاقطاب
حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر ۲۹ رمضان المبارک ۱۰۲۸ ہجری کو شاہجوراسی میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز بدھ ۲۲ ربیع الاول ۱۱۴۶ ہجری کو شاہجوراسی ضلع ہوشیار پور (بھارت) میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔ جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک ہر سال ۹تا۱۳ستمبر کو زیر نگرانی جناب ڈاکٹر بھگت رام صاحب بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ جس کی باقاعدہ کاروائی جالندھر دوُر درشن سے ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو سے نشر ہوتی ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اس ذات پر صلوۃ وسلام پڑھو۔ اے میرے اللہ اس ذات پر صلوۃ وسلام بھیج' اس کی بزرگی میں اضافہ کر' اسے اپنی نعمتوں سے مالا مال کر' اسے برکتیں دے' جو عرب و عجم کا سب سے زیادہ سعادت مند ہے' امام کعبہ و حرم ہے' علم و حکمت کا منبع ہے۔ خلق اور احسان اور سخاوت و کرم کی کان ہے' جو عرش و لوح کا مظہر ہے' جو کلام قدیم کا ترجمان اور معلم ہے۔ جو ہمارا سید ہمارا رہبر ہمارا شفیع ہے۔ جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ صلوۃ وسلام ہو تم پر اے احمد اے اللہ کے حبیب تم پر صلوۃ وسلام' اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے اللہ کے رسول تم پر صلوۃ و سلام۔ اے اللہ کی دلیل تم پر صلوۃ و سلام۔

❁ اللہ کا نام ہزار اسماء کا جامع ہے اور یہ چار انبیاء علیہ السلام یعنی

Marfat.com

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام (تمام پر سلام و درود) اسی نام کی تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ ۹۹ نام جو تمام کے تمام اسمائے قرآنی ہیں، **الف لام** میں درج ہیں۔

اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں جمادات اور حیوانات ہیں اور انسان بھی اس لازمی تسبیح میں ان کے ساتھ شریک ہے۔ کیوں کہ وہ ان تینوں مراتب میں بھی برابر کا شریک ہے۔

اللہ جل شانہ، کی عبادت دو مرتبہ کی ہے ۔ پہلا مرتبہ مبتدی اور متوسط کا ہے کہ ابھی درمیان میں پردہ ہوتا ہے اور اس کو عبادت کہتے ہیں۔ متوسط اگرچہ ایک لحاظ سے حضوری رکھتا ہے۔ لیکن ابھی حقیقت میں غائب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رویت دنیا میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے جو انہیں ایک بار معراج شریف میں ملا اور دوسرے انبیاء کو بھی خصوصیت حاصل ہے اور وہ بھی ایک بار۔

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل ان کی وفات کے مدت مدید کے بعد آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ظاہر ہوئے خدا کا شکر بجالانا چاہیئے کہ اس نور کے نہ دیکھ سکنے کی وجہ سے جو نور بے کیف کا آغاز ہے اس نے آپ کو بینائی بخشی ہے۔ لیکن آپ کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ جو نور گھر میں اور زیر زمین ظاہر ہوتا ہے کوئی نہ کوئی کیفیت رکھتا ہے۔ خواہ سالک اسے بے کیف ہی کیوں نہ جانے کیونکہ زمان و مکان میں جو کچھ ہے باکیف ہے بے کیف نہیں۔

Marfat.com

الف، لام، میم سے وجوب کے تین مرتبے مراد ہیں ۔ یعنی الف سے ذات، لام سے صفات، میم سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کمالات ہیں۔

ادنیٰ ترین جنتی کی قدرو منزلت یہ ہوگی کہ جنت میں اپنی جگہ سے ایک ہزار برس کی مسافت تک اپنے باغوں اپنی عورتوں، اپنی نعمتوں، اپنے خدمتگاروں اور اپنے تختوں کو دیکھ سکے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گرامی قدر ہوگا، جو صبح شام اپنے رب کی ذات کو دیکھے گا۔

اگر مجھے ہزار برس کی عمر بھی مل جائے اور ایک لمحہ بھی آرام نہ کروں اور شدید ریاضت کروں تو بھی یہ ساری مشقت ایک جو کے برابر قیمت نہیں رکھتی اور تشبیہ کے سالک مقصود حقیقی سے بہت دور ہیں کیوں کہ وہاں تک تشبیہ کی پہنچ ہی نہیں۔

انبیاء کا پہلا قدم اولیاء کی انتہا ہے۔

ایمان کے دو رکن ہیں ۔ تصدیق اور اقرار اصلی اور دائمی رکن تصدیق ہے اور اقرار عارضی اور وقتی رکن ہے یہ تصدیق کی شاخ ہے۔ اقرار ساری عمر میں ایک بار کافی ہے۔

اگر کوئی صاحب ایمان سویا ہو اور نماز کا وقت ہوجائے تو اسے بیدار کرنا جائز ہے اگر اس کی مرضی معلوم ہو، ورنہ اسے بیدار کرنا جائز نہیں اگر اس کی مرضی اور غیر مرضی کا علم نہ ہو

نہ جگایا جائے اور اس کے بعد جگا دے۔

اگر غسل خانہ کی چھت ہو تو اس میں ننگے بدن ہونا اور غسل کرنا جائز ہے ۔ اگر اس کی چھت نہ ہو اختلاف روایت سے مکروہ ہے البتہ دونوں

Marfat.com

حالتوں میں بات کرنا منع ہے۔

اگر سجدہ کے وقت پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو تو ایک روایت سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کے عرف یا ذات کی وجہ سے حقیر جانے اور کہے کہ فلاں جولاہا ہے ' اور فلاں موچی ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے۔

اگر بے علمی میں معاش میں کوئی فساد پیدا ہو جائے اور ایسا مال حلال مال میں مل جائے اور ان میں تمیز کرنا مشکل ہوجائے تو سارے مال کی زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے اور ایسی ادائیگی بھی ثواب سے خالی نہیں۔

اگر کسی شخص کی منکوحہ گناہ کی مرتکب ہوجائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے یہی اچھی بات ہے' سوائے اس کے کہ جب کلمات کفر کا ارتکاب کرے تو اس وقت اسے چھوڑ دینا بہتر ہے۔

اندر سے آشنائی پیدا کر' باہر سے بیگانہ رہو ۔ ایسا اچھا طریقہ دنیا میں بہت کم ہوتا ہے۔

انسان دو قسم کے ہیں ۔ ایک مظہر جلال اور ایک مظہر جمال اور قلب بالخصوص جمال کا مظہر ہے اور جلال کے مظہر کو قلب میں کوئی دخل نہیں سوائے کچھ وقت کے ۔

اولیاء اللہ کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ بس ایک پل میں کعبہ مقصود سے واقف کرادیں اور اصل منزل مقصود تک پہنچادیں۔

بعض سالک جن میں استعداد کامل ہوتی ہے ۔ ایک ہی جست میں

Marfat.com

مقام فنا حاصل کرکے اس وصل سے بہرہ یاب ہوجاتے ہیں، جس کو فنا نہیں وہ ہمیشہ کے لئے وصل حقیقی سے لطف اندوز ہو جاتے ہیں۔

تحقیق تسمیہ جو کہ اللہ کی ذات کا مظہر کامل ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے اللہ = ا ل ل ھ

(الف) چشمہ اول میں جو لام، کی طرف ہے۔ تین سو اسماء، جو زبور میں درج ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) رحمن کے نام کے اسرار کتب انبیاء میں ایک ہزار ہیں اور ان کے علاوہ چار اور مذکور ہیں۔ جن میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تسبیح کی گئی ہے۔

(ج) رحیم کے نام کے اسرار ایک ہزار ہیں۔ جن کی تسبیح ملائکہ کرتے رہتے ہیں اور ہر اسم کا تعلق ایک دوسرے کے خط سے معلوم ہوگا۔

(د) چشمہ ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ ان کا ذکر انجیل میں ہے اور اللہ کے نام میں چار انبیاء کا ذکر ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و درود۔

(ہ) لام ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ ان کا ذکر توریت میں موجود ہے۔

(و) اور لام اول میں قرآن میں مذکور ۹۹ نام ہیں اور یہ تمام اسماء پر محیط ہیں۔

(ز) لام کے ساتھ میم کے اتصال سے اسم اعظم ملاحظہ ہوکر الف میں تمام اسما جمع ہیں۔

Marfat.com

اور جان لینا چاہیے کہ اسم رحیم کے ایک ہزار اسرار بھی الف اور لام اول مندرج کئے ہیں کیونکہ اسم رحمن کے مراتب لام اور الف کے حقائق کا ظہور ہیں۔

تسمیہ کی آیت میں جو تین ناموں یعنی اللہ، رحمٰن، اور رحیم سے مرکب ہے۔ حق سبحانہ، کے تین ہزار نام شامل ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کو اللہ نے اپنی تسبیح کے لئے فرمایا تاکہ اس تسبیح کے ذریعے ہر صفت اپنی خصوصی تسبیح کے ذریعے اللہ پاک کو یاد کرے۔ ایک ہزار نام جن کی تسبیح فرشتے کرتے ہیں اسم رحیم کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں اور ایک ہزار نام جن کی تمام انبیا علیہ السلام تسبیح کرتے ہیں، اسم رحمٰن میں شامل ہیں۔ تاہم انبیاء علیہم السلام ہیں چار انبیاء علیہم السلام یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل نہیں اور ہزار نام جن کے ذریعے یہ چاروں نبی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اللہ کے نام میں مضمر ہیں۔

تجلی کے چار درجے ہیں۔

(۱) اشعاری (۲) فعلی (۳) صفائی (۴) ذاتی

ہر تجلی اللہ سبحانہ، کی صفات کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔ جس پر تجلی کی جائے۔ اس کی مثال بھی آئینہ کی طرح ہے کہ وہ اس میں اپنی ہی صورت دیکھتا ہے اور ذات حق کو نہیں دیکھتا اور ذات حق کو دیکھنا ناممکن ہے پس وہ یہ توقع نہ کرے کہ اس تجلی ذاتی سے آگے کے مدارج کی طرف ترقی ہو سکتی ہے۔

جسے اللہ تعالیٰ علم لدنی سے سرفراز فرمائے اور اس وصل میں حجاب کا

Marfat.com

کوئی تتمیہ اور کوئی فاصلہ نہیں ہوتا اور اس میں ان روشن اور حقیقی اشیاء کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اور کوئی شے خفیہ نہیں ہوتی اور یہ جان لینا چاہئے کہ یہ آخری بلند مرتبہ خلوا لمتخیلہ اور تخلیص السری کہلاتا ہے۔ اس میں کوئی حجاب' فاصلہ' نسبت اور اشارہ بطرف مطلوب نہیں رہتا۔ اس کے تین مرتبے ہیں ۔ اس کی ابتداء کو علم حضوری کا مرتبہ اور اس کے وسط کو حضور علم کا مرتبہ اور اس کی انتہاء کو حضور در حضور کا مرتبہ کہتے ہیں اور اس مرتبہ سے اہل قبور بھی واقف نہیں۔

"جو کچھ آسمانوں میں ہے' اللہ کی حمد کرتا ہے" کے معنی سمجھنے چاہیں۔ چنانچہ کائنات کا ہر ذرہ اپنی ذات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدح اور تعریف کا ظہور ہے اور اس کے کلام مطلق کے ظہور سے دوسرے مرتبہ میں کلمہ ہے' جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں ہے اور لفظ کلمہ سے مراد حق تعالیٰ ہے اور اللہ کے کلمات کو قید نہیں کیا جا سکتا۔

جس شخص کو دل اور روح کا ذکر حاصل نہ ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ زبان کا ہی ذکر کرے اور طلب کرتا رہے ۔ حتیٰ کہ اسے باطنی ذکر بھی نصیب ہو جائے۔

جان لو! کہ نیکی رضا و محبت اور اللہ تعالیٰ کے امر ارادے اور قضا و حکم سے ہے اور بدی اس کے حکم و ارادات و قضا سے ہے نہ کہ رضا و محبت و امر سے اور رضا و محبت کی یہ نفی متعدی ہے' لازمی نہیں۔

جان لو کہ اللہ کے نام کے چار حروف ہیں۔

(۱) الف کی حقیقت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باخبر ہیں۔

(۲) پہلے لام کی حقیقت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ باخبر ہیں۔

Marfat.com

(۳) دوسری لام سے حضرت موسیٰ کلیم اللہ باخبر ہیں۔

(۴) ہا (ھ) کی ایک آنکھ سے حضرت داؤد علیہ السلام اور دوسری آنکھ سے حضرت عیسیٰ روح اللہ واقف ہیں۔

ہمارے نبی کریم ﷺ اور دوسرے انبیاء پر صلوٰت و تسلیمات۔

جس جگہ کوئی وجود ہے' وہاں خدا کے لطف کا ظہور ہے اور جہاں وجود نہیں وہاں خدا کا قہر کا ظہور ہے۔

جب وحی کے پہنچانے کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوتا تھا تو وہ اپنے جسم کے حرف و آواز کے لباس میں انبیاء حضرات اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر اور مخصوص اوقات اور ضروری حالات میں امت کی تعلیم کے لئے انسانی حرف و آواز میں خود بیان فرماتے تھے اور ان ملکوتی اور جسمانی حرف و آواز میں جبرئیل علیہ السلام اور پھر حضرات انبیاء کا تصرف ہوتا تھا۔

خوف کے خطرے کو دور کرنے کے لئے آیت کریمہ "**ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ہم یحزنون**" کا ورد کرنے کے بعد' وضو کے بعد کا چلو بھر پانی لیا کریں۔

دنیا کے اندر اس طرح رہو' جس طرح مسافر پل پر اور اپنے آپ کو **اصحاب القبور** میں شمار کرو۔

سوتے وقت اگر قرآن مجید پاؤں کی طرف ہو اور انسان کے قد کے برابر ہو تو سونا جائز ہے۔ اگر بلندی اس سے کم ہے تو ناجائز۔

ذکر کرنے والے کو چاہیے کہ دل میں جو صورت بنے اسے سینے کے

Marfat.com

اندر سے دور کرے اور اس بات کی کوشش کرے کہ دل خیالات سے خالی ہو جائے سوائے حق حقیقی کے جو تصور پاک اور منزہ ہے۔

رزق کے بارے میں تشویش کرنا اور غم کھانا دانا کا کام نہیں ہے' کیونکہ زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو چونکہ ہر ذی جان کا رزق حیوانات کو زندہ کرنے والے نے اپنے ذمے لے رکھا ہے اور بڑا پکا وعدہ کیا ہے' اس لئے وہ شخص بے حد احمق ہوگا جس کو اس بارے میں شک و شبہ ہو۔

شب معراج کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان بالا پر تشریف لے گئے تو انہوں نے ایک قطار اونٹوں کی دیکھی جو چلی جارہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا! اے جبرائیل! یہ قطار کب سے رواں دواں ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ جس روز سے میں پیدا ہوا ہوں میں اس قطار کو اسی طرح رواں دواں دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب العالمین کی درگاہ میں عرض کیا کہ خداوندا! میں چاہتا ہوں کہ اونٹوں پر جو کچھ ہے میں اس کی حقیقت سے واقف ہو جاؤں۔ حکم ہوا کہ ایک اونٹ کو بٹھایا جائے جب بٹھایا گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہر اونٹ پر دو صندوق ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک صندوق کھولا گیا اور اس کے اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے اس عالم کی طرح صندوق میں ایک اور عالم ہے اور اس عالم کے اندر ظہور سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

شیر موذی ہے نفس اس سے بھی موذی ہے

شرک کی دو قسمیں ہیں جو جمال سے حصہ لیتی ہیں اگرچہ ابتدائی گناہ

Marfat.com

کی نسبت زیر عذاب ہوں گی اور آخر میں ثمرۂ جمال پیدا ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مظاہر جمال کو درحقیقت انبیاء علیہ السلام کے ماتحت کیا ہے اور مظاہر جلال کو ابلیس مردود کے ماتحت۔

صدق کا ایک ذرہ ہزاروں برس کی عبادت پر بھاری ہے۔

عبادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک روح کے ذریعے اور دوسری بدن کے ذریعے، روح کے ذریعے کی عبادت زیادہ تر مرتبۂ ولایت پر واجب ہے اور روح اور بدن کی ملی جلی عبادت انبیاء اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (سب پر صلوۃ و تسلیمات) پر واجب ہے۔

طالب کو جو کچھ پیر سے حاصل ہو جائے اسے اس کی نشوونما میں کوشش کرنی چاہئے اور وہ اس معاملے میں ہرگز پس و پیش نہ کرے، کیونکہ وہی پہلا دانہ جو مرید کے دل میں پیر کا بویا ہوتا ہے آہستہ آہستہ درخت بن جاتا ہے اور پھل لاتا ہے اگر باغبان دانہ کی پرورش نہ کرے تو درخت کس طرح بن سکتا ہے۔

علما کا دینی کتب کا مطالعہ کرتے رہنے کے بعد سوجانا بھی ان کی عبادت ہے اور علمائے باطن اس حدیث کی پیروی میں کہ میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا بظاہر وہ سوتے ہیں لیکن باطن میں ان کا دل جاگتا ہے۔ اگرچہ دونوں مقبول ہوتے ہیں لیکن ان میں اور ان میں بہت فرق ہے اور یہ بات کسی ذہین و فطین شخص پر پوشیدہ نہیں۔

غسل میں نیت شرط نہیں ہے، لیکن پانی پاک ہونا چاہئے۔ اگر پاک اور پلید کے معلوم کی کوشش نہیں کی جاتی تو شخص گناہگار ہو گا تاہم سجدہ درست ہو گا مگر مکروہ۔

Marfat.com

فرائض ہر حالت میں فرض ہوتے ہیں ۔ کسی اور کی طرف سے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتے البتہ نوافل جس کسی کے لئے چاہے وہ اپنا ہو یا بیگانہ خواہ تمام' خواہ آدھے خواہ تہائی عطا کرنے کے مطابق پہنچائے جاتے ہیں اور ان کا ثواب پہنچتا ہے۔

فرشتے آسمانوں میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتے جب تک انہیں دوسری زندگی نہیں دی جاتی اور بشری وجود اور اس کے کمالات سے وہ ہر طرح خالی ہو جاتے ہیں۔

قبر کی زندگی اُسی طرح ہے جس طرح دنیاوی زندگی میں بیداری ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی مردہ شخص کی قبر پر کوئی جانور بیٹھ جائے تو صاحب قبر جانتا ہے کہ وہ جانور نر ہے یا مادہ۔

قرآن مجید کا خلاصہ سورۃ یٰسین ہے اور اس سورت کے قرآن کا خلاصہ ہونے کا باعث حدیث یا آیت نہیں بلکہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سورۃ یٰسین قرآن مجید کا دل ہے۔

کافر دجال حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگا اور مختلف خرقِ عادت و واقعات سے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرے گا اور لوگ بے ایمان ہو جائیں گے حتیٰ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اس کے مقابلے میں جنگ لڑنی پڑے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو وہ کافر ان کی قہر آمیز نظر سے پگھل جائے گا اور چالیس سال تک دنیا سے ہر قسم کی تاریکی چھٹ جائے گی اور اس قسم کے شعبدوں کے باوجود کافر قہر الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔

گمان چار قسم کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۱) پہلی قسم "ماموریہ" اور یہ ایک نیک گمان ہے اللہ تعالیٰ اور مومنوں کی نسبت اور حدیث میں آیا ہے کہ نیک گمان ایمان کا حصہ ہے۔

(۲) دوسری قسم "حرام" گمان کی ہے اور یہ خدا اور مومنوں کی طرف بدگمانی ہے۔

(۳) تیسری قسم "مندوب الیہ" کی ہے اور یہ امور اجتہادیہ میں گمان غالب سے کام لینا ہے۔

(۴) چوتھی قسم "مباح" کی ہے اور یہ وہ گمان ہے جو دنیا اور تلاش معاش کی مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ اس میں بدگمانی اکثر سلامتی کا سبب اور بڑے بڑے کاموں کے انتظام میں مفید ہوتی ہے اور اسے اچھی صورت میں شمار کیا گیا ہے۔

گریہ وزاری اور نیاز مندی کی حقیقت پانی کی طرح ہے جو موتی بن کر آنکھوں سے ٹپکتا ہے اور جو کہ زمیں پر گرتا ہے۔ وہ ضائع اور برباد ہو جاتا ہے لیکن یہ عاشقوں کی آنکھ کا پانی جسم میں غرق ہو کر ہر عضو کو نورانی مدد پہنچاتا ہے اور سستی اور کاہلی کو باہر نکال پھینکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

مومن چار قسم کے ہوتے ہیں

(i) منحرف (ii) مقید (iii) متوجہ (iv) سالک۔

مردے کو زندہ کرنا علمائے باطن کا حصہ ہے جو ظاہری اور باطنی علوم کے امین ہیں۔

مخلص وہ ہوتا ہے جو راہ کے نیک و بد سے واقف کرائے۔ اگر میں

Marfat.com

دیکھوں کہ ایک اندھا ہے اور اس کے آگے ایک کنواں ہے تو ایسی حالت میں اگر میں خاموش بیٹھا رہوں، تو گناہ ہے۔

ولائتیں پانچ قسموں کی ہیں۔

(i) ولایت عامہ (ii) ولایت خاصہ (iii) ولایت اخص

(iv) ولایت خاص الخواص (v) ولایت اخص الخواص۔

وقت بھی دو قسم کے ہیں ابتدائی اور انتہائی ۔ ابتدائی شرکت غیر معتبر ہے اور انتہائی شرکت معتبر اور اس کا خاتمہ اخیر میں بخیر ہوتا ہے۔

ہر پتے سے معرفت کی خبر دو طرح سے ملتی ہے یا تو استدلال سے یا کشف سے چنانچہ جو شخص ان میں سے کسی طرح معرفت کی خبر نہیں رکھتا وہ غفلت میں پڑا ہے۔

ہر عقل مند پر اس کی عقل کے مطابق توحید واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحیدی عقل بمنزلۂ نبی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اوصاف اور معرفت مفصل کی حد تک عقل کا قیاس نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے تفصیلی امور اور دوسرے واجب احکام کی تعلیم دی ہے۔

ہر تسبیح کرنے والے کی تسبیح بہت بڑے اجر کا تقاضا کرتی ہے لیکن مخلوق کے بعض افراد کی تخلیق صرف اطاعت کے لئے ہے۔

Marfat.com

شیخنا و سیدنا و مولانا حضرت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۱۱۰۹ ہجری میں شہر فاس میں ہوئی جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۱۲۰۶ ہجری میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک فاس (مراکش) میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

❁ اللہ تعالیٰ مومن کو جنت کا اس قدر حصہ عطا فرمائیں گے جتنا دنیا میں اوپر کے رخ اس کے سر سے لے کر عرش تک ہے اور نیچے کے رخ پاؤں سے لیکر عرش تک ہے۔ اوپر بسمت راست تا عرش اور بسمت چپ تا عرش اور یہ شخص جنت میں سب سے ادنیٰ مرتبہ کا ہوگا۔

❁ انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین اور عباداللہ الصالحین کا بھی یہی حال ہے کہ ان سے فائدہ اللہ کی طرف راہبری کرنا اور لوگوں کو اللہ پر جمع کرنا ہے اور اگر یہ فائدہ اٹھ جائے تو ان کا حال بھی پُل کا سا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

❁ اسم اعظم ننانوے ناموں میں سے نہیں ہے بلکہ وہ سواں نام ہے مگر اسم اعظم کے بیشتر معانی ننانوے اسماء حسنیٰ میں پائے جاتے ہیں اور وہ ذات کا ذکر ہے۔ زبان کا ذکر نہیں ہے لہٰذا جب یہ ذکر ذات سے نکلتا ہے تو اس سے اس طرح آواز نکلتی ہے جس طرح پیتل کی آواز ہوتی ہے۔ یہ ذکر ذات کیلئے بڑا ثقیل معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ذات دن بھر میں ایک یا دو بار سے زیادہ اس کا ذکر نہیں کرسکتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

میں اسم اعظم کا ورد کرنے کی طاقت تھی۔ چنانچہ وہ دن میں چودہ مرتبہ اس کا ذکر کیا کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

اولیاء اللہ کے نزدیک جنابت کی کئی ایک قسمیں ہیں۔ لیکن غسل ایک ہی میں واجب ہوتا ہے۔ پھر اولیاء کے نزدیک جنابت کے کئی ایک اسباب ہیں اور علماء کے نزدیک اس کا صرف ایک ہی سبب ہے۔ چنانچہ اولیاء اللہ کے نزدیک ان تمام اسباب میں غسل واجب ہوتا ہے۔ لیکن علماء کے نزدیک صرف ایک سبب سے واجب ہوتا ہے۔

اکثر اہل دیوان جب مرجاتے ہیں تو اپنے آپ کو خود غسل دیتے ہیں۔ چنانچہ دیکھنے میں میت تختہ پر نظر آئیگی اور ایک غسال بھی نظر آئیگا حالانکہ دونوں ایک ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بعض اوقات ولی آئندہ آنے والے حوادث کا ذکر کرتے ہیں تو اپنے درجہ سے اتر کر ان کا ذکر کرتا ہے لیکن یہ معصیت نہیں البتہ اس میں کم ہمتی اور بلند مقام سے تنزل ضرور پایا جاتا ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے ہوئے حوادث دہر کی خبر دینا شروع کر دے تو بے ادبی بھی ہے۔

بعض اوقات چھوٹے ولی کو حوادث کا مکاشفہ بہ نسبت بڑے ولی کے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بڑا ولی ان حوادث سے غافل ہوکر اس سے زیادہ قوی چیز یعنی مشاہدہ حق میں مشغول ہوتا ہے۔ برخلاف چھوٹے ولی کے کہ اس کا ارادہ ہی انہی کا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے مشاہدہ کا محل وہی ہے اور اگرچہ اسے بھی مشاہدۂ حق میں حاصل ہوتا ہے مگر وہ بڑے ولی جیسا نہیں ہوتا۔ حاصل یہ کے بڑے ولی کا مشاہدۂ حق

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ

التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْهَادِیْ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ

الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

زیادہ قوی اور مشاہدۂ خلق کمزور ہوتا ہے۔ برعکس چھوٹے ولی کے۔

بعض کفار ایسے ہیں جن کے مرنے کے بعد ان کی روح کو برزخ کی طرف چڑھنے سے روک دیا جاتا ہے اور اس پر شیطانوں اور ابلیسوں کو جو اس دنیا میں اس کی ذات میں داخل ہوکر اسے وسوسے ڈالتے تھے۔

برزخ کے مکانات اور جنت کے درمیان نور کے ڈورے ہیں جو روحوں کے اجسام سے جدا ہوکر برزخ میں جانے کے بعد پیدا ہوتے ہیں اور یہ نور، نور ایمان ہے۔ چنانچہ یہ نور مثلاً" زید کی روح سے نکل کر برزخ کو قطع کرتا ہوا جنت تک چلا گیا اور اس نور کے ذریعہ سے اس کو جنت سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح کفار کے برزخی مکانات اور دوزخ کے درمیان ڈورے ہیں جو ان ارواح کے اجسام سے جدا ہونے کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں اور یہ ظلمت، ظلمت کفر ہے۔

برزخ کی شان عجیب ہے اور وہ مومنین کا اس قدر نور اپنے اوپر لے لیتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نور شمس بھی ان مومنین کی ارواح کے نور سے ہے۔ لیکن ستاروں کا اور چاند کا نور شمس سے لیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ برزخ کا نچلا حصہ سیاہ اور تاریک ہے۔

بائیں طرف تھوکنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ شیطان جب کسی کے پاس آتا ہے تو بائیں جانب سے آتا ہے۔

پریشان کن خواب اللہ کی طرف سے بندے کیلئے تنبیہ اور آزمائش ہوتی ہے کہ آیا اس خواب کے دیکھنے کے بعد بھی وہ اپنے رب کے ساتھ رہتا ہے یا نہیں۔ لہٰذا اگر بندے کا تعلق اللہ کے ساتھ ہو اور وہ پریشان

Marfat.com

کن خواب دیکھے تو وہ نہ اس کی طرف توجہ دے گا اور نہ پروا کرے گا۔ کیونکہ اسے علم ہے کہ یہ خواب اس خدا کی طرف منسوب ہے جس کے قبضہ میں تمام معاملات اور ان کا رد و بدل ہے اور یہ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اختیار کرلیا ہے وہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ اس لئے وہ خواب سے نہیں ڈرتے۔

جو شخص ساعت قبولیت کو پانا چاہے تو وہ سوتے وقت سورہ کہف کی آخری چار آیات پڑھے اور دعا کرے کہ یا اللہ مجھے وقت مذکورہ میں بیدار کر دینا تو اس کی آنکھ اس وقت کھلی جائیگی تو پھر وہ اپنے لئے دعا مانگے۔

جن امور سے ایمان بڑھتا ہے۔

(۱) زیارت قبور۔ (۲) خاص اللہ کیلئے صدقہ دینا۔

(۳) جھوٹی قسم کھانے سے پرہیز کرنا۔

(۴) دوسروں کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھنا اور اگر کہیں اتفاقیہ نظر پڑ جائے تو فوراً" آنکھ نیچی کرلینا۔

(۵) لوگوں کے گناہوں سے تغافل کرنا کیونکہ جو شخص لوگوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے اور اس کی ٹوہ میں رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ وسوسے میں ڈال دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمان پر انعام کرتا ہے اور اپنی نعمت جاری رکھتا ہے اور اسے بہت سے عطیے دیتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کی معصیت کی وجہ سے ملی ہو اور شیطان اس کے دل میں گناہ کرنے کا خیال ڈال دیتا ہے کہ دیکھو اللہ نے باوجود اس کے گناہوں کے اس پر کس قدر انعام کیا ہے اور تجھے

Marfat.com

باوجود عبادت کے محروم رکھا ہے یہ تو حکمت کا مقتضی نہیں وغیرہ وغیرہ۔

(۶) ان علماء کی تعظیم کرنا جو شریعت کے حامل ہیں لہٰذا ان کی تعظیم کرنے سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے۔

جو کام بھی تم اجر یا نیکی کی نیت سے کرو وہ اللہ کیلئے نہیں ہے کسی اور کیلئے ہے۔ اور اس میں **وسوسوں** کا آنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ جب تم اس نیت سے صدقہ کرو گے تو تمہارے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ جسے صدقہ دیا گیا وہ صدقہ کا اہل نہ ہو اور اگر اہل تھا تو ممکن ہے کہ کوئی اور شخص اس سے زیادہ حقدار اور اس کو دینے میں مقبولیت کا زیادہ امکان ہو اور میں نے اسے صدقہ نہیں دیا۔ حتیٰ کہ آخری وسوسہ یہ ہوگا کہ نہ معلوم میرا صدقہ اللہ نے قبول بھی کیا ہے یا نہیں اور جس عمل میں وسوسہ داخل ہوگیا اس میں اللہ کا کوئی حصہ نہیں۔ کیونکہ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

جب اولیاء اللہ دیوان میں اکٹھے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو روحانی مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ انوار ان میں تیروں کی طرح ایک سے نکلتے ہیں اور دوسرے میں داخل ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا جب مجلس برخاست ہوتی ہے تو پہلے سے زیادہ نواز نیت کے ساتھ نکلتے ہیں۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے اس وقت درختوں کے پھل شروع ہی میں گر جاتے تھے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا انہیں پھل لگیں تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے سیراب کیا تب جاکر پھل لگنے لگے اور اگر کافروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ نور جس سے

الْمَاجِدُ۔ الْوَاجِدُ الْقَیُّوْمُ۔ الْمُقِیْتُ الْمُحِیْدُ۔ الْمُبْدِئُ۔ الْمُعِیْدُ۔ الْمُحْیِیْ۔ الْمُمِیْتُ۔ الْحَیُّ۔ الْقَیُّوْمُ۔ الْوَاجِدُ۔ الْمَاجِدُ۔ الْوَاحِدُ۔ الصَّمَدُ۔ الْقَادِرُ۔ الْمُقْتَدِرُ۔ الْمُقَدِّمُ۔ الْمُؤَخِّرُ۔ الْاَوَّلُ۔ الْاٰخِرُ۔ الظَّاهِرُ۔ الْبَاطِنُ۔ الْوَالِیْ۔ الْمُتَعَالِیْ۔ الْبَرُّ۔ التَّوَّابُ۔ الْمُنْتَقِمُ۔ الْعَفُوُّ۔ الرَّءُوْفُ۔ مَالِکُ الْمُلْکِ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ الْمُقْسِطُ۔ الْجَامِعُ۔ الْغَنِیُّ۔ الْمُغْنِیُ۔ النَّافِعُ۔ الضَّآرُّ۔ الْمَانِعُ۔ الْهَادِیُ۔ النُّوْرُ۔ الْبَدِیْعُ۔ الرَّشِیْدُ۔ الْوَارِثُ۔ الْبَاقِیْ۔ الصَّبُوْرُ۔ الْوَهَّابُ۔ الرَّزَّاقُ۔ الْفَتَّاحُ۔ الْعَلِیْمُ۔ الْقَابِضُ۔ الْبَاسِطُ۔ الْخَافِضُ۔ الرَّافِعُ۔ الْمُعِزُّ۔ الْمُذِلُّ۔ السَّمِیْعُ۔ الْبَصِیْرُ۔ الْحَکَمُ۔ الْعَدْلُ۔ اللَّطِیْفُ۔ الْخَبِیْرُ۔ الْحَلِیْمُ۔ الْعَظِیْمُ۔ الْغَفُوْرُ۔ الشَّکُوْرُ۔ الْعَلِیُّ۔ الْکَبِیْرُ۔ الْحَفِیْظُ۔ الْمُقِیْتُ۔ الْحَسِیْبُ۔ الْجَلِیْلُ۔ الْکَرِیْمُ۔ الرَّقِیْبُ۔ الْمُجِیْبُ۔ الْوَاسِعُ۔ الْحَکِیْمُ۔ الْوَدُوْدُ۔ الْمَجِیْدُ۔ الْبَاعِثُ۔ الشَّهِیْدُ۔ الْحَقُّ۔ الْوَکِیْلُ۔ الْقَوِیُّ۔ الْمَتِیْنُ۔ الْوَلِیُّ۔ الْحَمِیْدُ۔ الْمُحْصِی

انہیں ان کے پیٹ میں شکل بننے پھر روح پھونکنے، پھر پیٹ سے نکلنے اور رضاع کے وقت سیراب کیا گیا تھا، نہ ہوتا تو دوزخ سے نکل کر ان کی طرف آتی اور انہیں کھا لیتی۔ آخرت میں جب تک یہ نور ان کی ذات سے نکال نہ لیا جائیگا اس وقت تک دوزخ انہیں نہ کھائے گا۔ واللہ اعلم۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا چاہا تو دس دن میں ان کی مٹی کو جمع کیا اور بیس دن تک اسے پانی میں چھوڑے رکھا۔ چالیس دن میں ان کی صورت بنائی اور اس کے بعد بیس دن تک اسے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مٹی سے منتقل ہوکر جسمیت کی طرف آگئے یہ تمام تین ماہ ہوتے ہیں۔ یعنی رجب، شعبان و رمضان اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں جنت کی طرف اٹھا لیا اور جنت ہی میں ان کی روح پھونکی گئی اور جنت ہی میں اماں حوا ان سے پیدا کی گئیں۔ جب اماں حوا کی عمر دو ماہ کی ہوئی تو دونوں میں شہوانی مادہ پیدا کیا گیا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے مجامعت کی اور وہ حاملہ ہوگئیں اور حمل کے تین ماہ بعد زمین پر اُتر کر ان کا وضع حمل ہوا۔ پھر اس دنیا میں جو حمل ہوا اس سے نو ماہ بعد وضع حمل ہوا اور یہی عادت آج تک قائم رہی۔

جنت کے درخت اور جنت کی نعمتیں دو قسم کی ہیں۔

(۱) ایک تو وہ قسم ہے جو خاص انوار ہیں اور دنیا کی کسی نعمت کے مشابہ نہیں اور نہ ان میں ثقل ہے اور اس کی وہاں کثرت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ذات اس کے کھانے کی طاقت رکھتی تھی اور اس کے کھانے کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم بھی فرمایا تھا۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ۞ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ ۞ الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ ۞ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُتَکَبِّرُ ۞ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ الْوَاجِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْبَدِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ۞ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ۞ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ۞ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ

(۲) دوسری قسم جو کم ہے وہ ہے جو دنیاوی نعمتوں کی ہم شکل اور ان میں ثقل بھی پایا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں تھے تو اس کے کھانے کی طاقت نہ رکھتے تھے اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے کھانے سے ممانعت کر دی تاکہ انہیں جنت سے نکلنا نہ پڑے۔

اور جنت کی نعمتوں کے دو قسم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے علم قدیم میں یہ بات تھی کہ اہل جنت کی دو حالتیں ہوں گی۔ ایک حالت جو کہ غالب اور کثیر ہوگی وہ یہ ہوگی کہ جنت میں دنیائے فانی کا خیال تک اہل جنت کو نہ آئے گا۔ لہٰذا دنیا' امور دنیا اور دنیا کی تمام نعمتیں ان کے ذہن و عقل سے غائب ہوں گے اس حالت میں حق تعالیٰ انہیں پہلی قسم کی نعمتیں عطا فرمائے گا اور انہیں کھائیں گے اور دوسری حالت جو شاذ و نادر اور کبھی کبھی ہوگی وہ یہ ہوگی کہ دنیائے فانی کا ان کو خیال آئیگا اور جن حالت میں یہاں تھے وہ ان کے سامنے آجائیں گے۔ لہٰذا ان کی تمنا کریں گے اور اسی وقت انہیں موجود پائیں گے۔ یہ دوسری قسم کی اشیاء ہوں گی۔

جو لوگ جنت الفردوس میں رہیں گے ان میں اکثریت امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے صرف بیس کے قریب اہل ظلم و اہل کبائر اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں بسانا پسند نہ کریں گے اس میں سے نکال دیئے جائیں گے۔

جنتوں کی تعداد آٹھ ہے اور ان کے دروازے بھی آٹھ ہیں۔

(۱) دارالاسلام (۲) النعیم (۳) الماویٰ (۴) دارالخلد

Marfat.com

(۵) عدن (۶) الفردوس (۷) علیین (۸) دارالمزید

جنتوں کی ترتیب ایسی نہیں جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ایک دوسرے کے اوپر کو ہی ہو سکتی ہیں بلکہ ایسا نہیں ہے۔ ہر چھ جانب سے آٹھ ہی نظر آتی ہیں لہٰذا جو بائیں جانب آئے گا تو اتنی ہی جنتیں پائیگا۔ دائیں طرف سے آئیگا تب بھی اتنی ہی ہونگی یہی حال باقی جنتوں کا ہے اور آخرت کی بات دنیا کی سی نہیں۔ واللہ اعلم۔

جنت میں ایک ہی تخت مختلف رنگوں کا دکھائی دیگا۔ چنانچہ کچھ رنگ چاندی کا سا ہوگا، کچھ سونے کا سا، کچھ سبز زمرد کا، کچھ مخمل کا سا، کچھ یاقوت احمر کا سا وغیرہ، دیگر رنگ جن کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی مگر سب کی اصل ایک ہوگی نہ متعدد ہوگی اور مختلف۔ چنانچہ تخت پر بیٹھا ہوا انسان اگر سیر کرنا یا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا چاہے گا تو اگر اس کی خواہش ہوگی تو تخت اسے لے جائیگا۔

جنت میں جس قدر نعمتیں اور پھل اور میوے ہیں۔ دنیا میں کوئی چیز بھی ان کے مشابہ نہیں پائی جاتی اور اگر جنت کی نعمتوں وہاں کے میووں اور پھلوں کے نام ان کے انوار اور حقیقت کے مطابق رکھے جائیں گے تو لوگ ان کا مفہوم قطعاً" نہ سمجھ سکیں۔

جنت یا جہنم میں جو چیز منہ میں ڈالی جائیگی بندہ اسے منہ سے نہ نکال سکے گا۔ جیسا کہ ہم دنیا میں کرسکتے ہیں۔ لہٰذا جب پھل یا پتہ ان کے منہ میں جائیگا تو یہ ان کیلئے پہلے عذاب سے بھی زیادہ سخت ہوگا اور پچھلے پاؤں واپس لوٹیں گے اور مذکورہ بالا مسافت کو ڈیڑھ قدم میں طے کرلیں گے اس جلن کی وجہ سے جو وہ محسوس کر رہے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

چھوٹے ولی دیوان میں اپنی ذات سے حاضر ہوا کرتے ہیں مگر بڑے ولی پر کوئی پابندی نہیں۔ مطلب یہ کہ جب چھوٹا ولی دیوان میں آتا ہے تو اپنی جگہ اور گھر سے غائب ہو جاتا ہے اور وہ اپنے شہر میں موجود نہ ملے گا۔ کیونکہ وہ اپنی ذات کے ساتھ دیوان میں جایا کرتا ہے۔ برخلاف بڑے ولی کے وہ دماغ و فکر سے کام لیتا ہے اور اپنے گھر سے غائب نہیں ہوتا کیونکہ بڑا ولی جو صورت چاہے اختیار کرسکتا ہے اور کمال روح کی وجہ سے تین سو چھیاسٹھ (۳۶۶) مختلف صورتیں اختیار کرسکتا ہے۔

چونکہ حق سبحانہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے اس لئے انہیں ان تمام امور کا علم ہوتا ہے اور حق تعالیٰ قوی ہیں اور بندہ ضعیف ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ پر بندہ کا قیاس نہیں ہوسکتا اس لئے حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔

"میرے اور تمہارے علم کی وجہ سے اللہ کے علم میں اسی قدر کمی واقع ہوئی ہے جس قدر سمندر میں سے چڑیا کے چونچ بھرنے سے واقع ہو"۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنے ملک میں جو کچھ عطا ہوا اور جو کچھ بھی حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے مسخر کیا گیا اور جو عزت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی ہے امت محمدیہ کے اہل تصرف اولیاء اللہ کو یہ تمام بلکہ اس سے بھی زیادہ طاقت دی گئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جن، انس، شیاطین، ہوا اور فرشتے تمام کو ان کیلئے مسخر کر دیا ہے بلکہ دنیا اور مافیہا کی تمام اشیاء ان کی مسخر ہیں۔ انہیں مادر زاد اندھوں اور کوڑھوں کو تندرست کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت دی گئی ہے۔

Marfat.com

حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک لاکھ سال' پھر ایک لاکھ سال یہاں تک کہ لاانتہاء سال تک زندہ رہیں تب بھی آنحضرت ﷺ کی چوتھائی برابر معرفت نہیں حاصل کرسکتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ان کے علم کے برابر ان کا علم ہوسکتا ہے۔

خالص اللہ کیلئے عمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ کے اوصاف جلال و کمال اور اس کی کبریائی اور عظمت کو معلوم کرے اور دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی کس قدر ان گنت اور بے شمار نعمتیں اسے حاصل ہیں۔ چنانچہ وہ سمجھ لے کہ خدا ہی اس بات کا اہل ہے کہ اس کے سامنے سر جھکایا جائے اور اس کے سامنے عاجزی کی جائے اور اس کے دل میں حظوظِ نفس میں سے قطعاً" کسی حظ کا خیال نہیں آنا چاہئے چہ جائیکہ اس کا عمل ہی اس حظ کی خاطر ہو۔ بلکہ اس کے ذہن میں یہ خیال ہونا چاہئے کہ اگر وہ ابدالاباد تک بھی اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور جس قدر بھی بھاری اور تکلیف دہ عبادت ہوسکتی ہو اللہ کی ہمیشہ کیلئے اطاعت کرتے رہیں۔

فرشتوں کی صورتوں کو دیکھ کر ان اجسام کو دہشت طاری ہو جاتی ہے کیونکہ ان کی شکل غیر معروف اور ان کے کئی ہاتھ' کئی پاؤں اور کئی چہرے ہوتے ہیں۔ مزید برآں ان کا پھیلاؤ اس قدر ہوتا ہے کہ تمام دنیا کو پُر کئے ہوتا ہے۔

قرآن میں تین قسم کے نور ہیں۔

(۱) اللہ کی طرف ہدایت کا نور۔ (۲) احکام کی تعمیل کا نور۔

Marfat.com

(۳) نواہی سے پرہیز کرنے کا نُور۔

لہٰذا جو شخص اپنی ذات میں ان تینوں نُوروں کو داخل نہ ہونے دے حالانکہ وہ انہیں سن رہا ہے تو اس حدیث سے وہی شخص مراد ہے۔

قرآن مجید میں انوار قدسیہ اور معارف ربانیہ اور اسرار از لیہ اس قدر بالا از طاقت ہیں کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحبِ توراۃ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحبِ انجیل اور حضرت داوٗد علیہ السلام صاحبِ زبور علیہم التسلیمات نزول قرآن کے زمانے تک زندہ ہوتے اور اس کو سنتے تو قرآن کا اتباع اور نبی کریم ﷺ کو ان اقوال میں تابعداری اور آپ ﷺ کے افعال سے ہدایت پانے کے بغیر ان سے کچھ بن نہ آتا اور سب سے پہلے یہی لوگ آپ ﷺ کی دعوت قبول کرکے آپ ﷺ پر ایمان لاتے اور تلوار لے کر آپ ﷺ کے آگے ہو کر جہاد کرتے۔

کئی بار میں فاس کی قبروں اور گورستانوں کی طرف نگاہ کرتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ زمین سے نور نکل کر برزخ کی طرف اس طرح جاتے ہیں جس طرح سرکنڈی زمین سے نکل کر برزخ تک چلے گئے ہوں یاد رکھو کہ ان انوار کے مالک نیک اولیاء ہیں۔

لوگوں کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) جن کا ظاہر و باطن دونوں اللہ کے ساتھ ہوں۔ ظاہر اس طرح کے احکام خداوندی کی تعمیل کریں اور باطن کا مع اللہ ہونا اس طرح ہے کہ اطاعت کے وقت کس قسم کی غفلت نہ ہو اور انہیں مراقبہ و مشاہدہ حاصل ہو۔ اس قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

نزدیک محبوب ہوتے ہیں۔

(۲) جن کا ظاہر و باطن دونوں غیر اللہ کی طرف لگے ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ ظاہر میں احکام خداوندی کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کا باطن غفلتوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس قسم کے لوگ اللہ کے ہاں مذموم ہیں۔

(۳) جن کا ظاہر اللہ کے ساتھ ہے اور باطن غیر اللہ کے ساتھ۔ چنانچہ وہ ظاہر میں عبادت کرتے ہیں اور ان کا باطن اللہ سے غافل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کہ عبادت بھی انہیں اللہ کی طرف نہ لوٹا سکی۔ یہ ہے کہ عبادت ان کی عادت بن چکی ہے اور ان کی ذات اس سے مانوس ہو چکی ہوتی ہے۔ پس ایسا شخص طبیعت کے حکم سے عبادت کرتا ہے نہ کہ بحکم شریعت۔

(۴) جس کا ظاہر غیر اللہ کے ساتھ ہو اور باطن اللہ کے ساتھ چنانچہ وہ ظاہر میں تو مخالفت احکام کرتا ہے اور اس کا باطن مراقبہ حق میں ہوتا ہے۔ چنانچہ تم دیکھو گے کہ وہ معصیت تو کر رہا ہے مگر اس کا قرب اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور اس کا خیال ہمیشہ اسی کی طرف لگا ہوتا ہے لہٰذا وہ معصیت کو بہت بڑی بات سمجھتا ہے گویا کہ پہاڑ سر پر گر پڑا اور وہ ہر وقت غمگین رہتا ہے اور اس قسم کے تیسری قسم کے لوگوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدرجہا افضل ہیں۔ اس لئے کہ عبادت کا مقصد انکساری اور اللہ کے سامنے ذلت و عاجزی سے کھڑنا ہونا ہے جو اس قسم کے لوگوں کو حاصل ہوتا ہے اور تیسری قسم کے لوگوں کو

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْمَاجِدُ - الْوَاجِدُ الْقَیُّوْمُ - الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ - الْوَلِیُّ - الْمَتِیْنُ - الْوَکِیْلُ - الْبَاعِثُ - الْمُجِیْدُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ

الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

حاصل نہیں ہوتا۔

مومنین کے دل اللہ کے نام پر سوتے ہیں اور اسی کے نام پر بیدار ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب وہ سوتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے دل میں ہوتا ہے اور جب بیدار ہوتے ہیں تب بھی اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے دلوں میں ہوتا ہے۔ لہٰذا جب ان میں سے کوئی شخص پریشان کن خواب دیکھتا ہے اور بیدار ہوتا ہے تو اس کا دل اس حالت سے متزلزل ہو جاتا ہے۔

میں ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور عرشوں کو اپنی ذات میں دیکھتا ہوں۔ اس طرح عرش کے اوپر جو ستر حجاب ہیں اور ہر حجاب میں ستر ہزار عالم ہے اور ہر دو حجابوں کے درمیان ساٹھ ہزار سال کا عرصہ ہے جو تمام کا تمام ملائکہ کرام سے معمور ہے اور اسی طرح ستر پردوں سے اوپر جو عالم رقا ہے اس تمام مخلوقات کے ذہن میں جوارح کا تو ذکر ہی کیا ایک آدمی کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہیں آسکتی۔

مجھے اس ولی پر تعجب آتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں کون و مکان میں سمایا ہوں۔ اس لئے کہ کون و مکان میں دخول ایک دروازہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور وہ دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کسی مخلوق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور برداشت کرنے کی طاقت نہیں اور جب باب ہی کی طاقت نہیں تو آگے کی بات ہی کیا۔

مشیت خداوندی کی عجیب بات یہ ہے کہ کفار کی ارواح کو مومنین کی ارواح سے نفع حاصل کرنے سے روک رکھا ہے۔ حالانکہ وہاں کوئی حجاب و پردہ نہیں۔ یہ انوار اس قدر تیزی سے چمکتے ہیں کہ چاند اور سورج بھی

Marfat.com

ان کی روشنی تک نہیں پہنچ سکتے بلکہ چاند اور سورج کا نور بھی انہی انوار سے لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود کافر کی روح اس نور سے نہ فائدہ حاصل کرسکے گی اور نہ روشنی حاصل کرے گی نہ تھوڑی نہ زیادہ۔

مومنین کی ارواح ایک دوسرے سے مستفید ہوں گی اور ایک دوسرے کو سیراب کریں گی اور ایک دوسرے کی سفارش کریں گی۔ یہاں تک کہ تجھے بعض ارواح میں ان گناہوں کے آثار دکھائی دیں گے جو ذات نے کئے ہونگے اور یہ آثار روح پر نمایاں ہونگے۔

نہ روئے زمین پر اور نہ ہی اللہ کی مخلوقات میں کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہے جس میں جنت سے مشابہت پائی جاتی ہو۔ یہاں البتہ برزخ اور جنت میں کچھ مشابہت ہے مگر برزخ کو تو لوگوں نے دیکھا نہیں اس لئے اس کی مثال دینا کیسے صحیح ہوگا۔

ولی کی صحبت سے ضرر اس لئے ہوتا ہے کہ بعدازاں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک ولی کامل کی صحبت عطا کی ہے۔ وہ اس ولی سے اصل مطلب کو برعکس کر دینا چاہتا ہے۔ کیونکہ ولی کی صحبت کا اصل مقصد تو معرفت الٰہی ہے اور یہ کہ ولی اسے ان تمام امور سے بچائے جو اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرا دیتے ہیں اور جب دنیا اور اس کی زیب و زینت کی طرف میلان اللہ سے قطع تعلق کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے۔ لہٰذا جب کوئی انسان ولی اللہ سے حاجات پورے کرنے کا مطالبہ کرے اور دنوں تک بلکہ سالہا سال تک ایسا کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کی معرفت کے متعلق قطعاً سوال نہ کرے تو وہ ولی اُس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ۞ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ ۞ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْمُنِیْرُ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ ۞ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ۞ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ۞ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ ۞ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ ۞ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ۞ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

ولی کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کمہار ہو اور وہ برتن بنانے میں ہاتھوں اور اعضاء کو حرکت دیتا رہے اور اس کے باوجود اس کے پاس وہ خزانے ہوں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ مثلاً" رزق وغیرہ اور ان خزانوں کے ہونے کے باوجود اس کا دل متنفر ہے نہ اسے کبھی ان کا خیال آتا ہے اور نہ ہی انہیں کوڑی کے برابر سمجھتا ہے۔ اس کی یہی خواہش ہو کہ اپنے ظروف اور ظروف سازی کے متعلق باتیں کرتا رہے اور جو شخص اس سے کسی اور بات کے متعلق گفتگو کرے وہ اس سے بہت ہی نفرت بلکہ بغض رکھے یہاں تک کہ خطرہ ہو کہ کہیں اس متکلم کو اس شخص سے نقصان نہ ہو جائے۔ پس اس کے پاس وہ شخص آئیں جنہیں اس کی حالت کا علم ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ ظروف سازی کے سوا کسی اور بات میں گفتگو کرنے کو ناپسند سمجھتا ہے اور دونوں اس سے کچھ جزا نہ حاصل کرنا چاہیں تو دونوں میں سے عقلمند وہ ہوگا جو اس سے ظروف سازی کے متعلق گفتگو کرے گا کہ برتن کیسے بنائے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ شخص اس سے محبت کرنے لگ جائے اب اس کے بعد اگر یہ شخص اس سے کچھ خزانہ مانگے تو وہ آسانی سے اسے دے دیگا۔ اور اسے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ اور غیر موافق وہ شخص ہوگا جو آتے ہی اس سے خزانے مانگنے لگ جائے۔

ہر طرح کی بھلائی دائیں جانب سے ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ حافظ کتاب فرشتہ جس کا نور قوی ہوتا ہے دائیں طرف ہوتا ہے اور جس کا نور کمزور ہوتا ہے وہ بائیں طرف ہوتا ہے۔ جنت دائیں طرف ہے اور جہنم بائیں طرف۔

Marfat.com

ہر عمل کا اجر ہوتا ہی اور ہر اجر کا ایک نور ہوتا ہے اور اس نور کا اس دنیا میں بھی ذات انسان سے تعلق ہے۔ چنانچہ اعمال اگر خالص اللہ کیلئے ہونگے اور حسب سابق ذات کی سرکی حقیقت کے موافق صادر ہونگے تو اس کے اجر کے انوار ذات عامل پر چمکیں گے اور ذات کو ان کا ادراک و شعور بھی ہوگا۔ جس سے خشوع یا لرزہ یا گریہ وغیرہ جیسا کہ اس نور کا تقاضا ہے طاری ہو جائے گا اور صاحب بصیرت سمجھ جائیگا۔

ہماری عمر لمبی کرنے میں یہی فائدہ ہے۔ ہم ساٹھ ستر سال تک بھی زندہ رہتے ہیں تاکہ شاید ہمیں اتنی لمبی عمر میں کوئی قبولیت کی گھڑی ہاتھ آجائے اور ہم نجات پا جائیں کیونکہ ہم پر ہبوت اور نفس کا اتنا غلبہ و تسلط ہے کہ ہمارا کوئی عمل بھی پاک نہیں ہوتا اور نہ کوئی عمل خالص ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت گڑگوچی میں ۱۱۷۴ ہجری میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۷ صفر ۱۲۶۷ ہجری کو تونسہ شریف میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اپنے کو ادنیٰ اور سب سے بدتر سمجھنا چاہیے۔

آدمی خواہ شام میں چلا جائے یا روم میں جو کچھ اس کی قسمت میں ہے اس میں کمی بیشی نہیں ہوگی جو کچھ حق تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرما دیا ہے جہاں جائیگا اسے پہنچ جائیگا۔

اگر درویشوں کے دوا دارد پر پانچ ہزار روپے بھی خرچ آئیں تو مجھے نہ اطلاع کی جائے' کیونکہ درویشوں کی جان کے مقابلے میں روپیہ کی کوئی حقیقت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے' لیکن ہماری ناقص عقلیں اس کو سمجھ نہیں سکتیں۔

ایک مرشد کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے مرید کا ہر حال میں خیال رکھے اور اس کی دستگیری کرے۔

ایک عام شخص اور خاص شخص میں صرف اتنا فرق ہے کہ جو کوئی خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے اس کے دل میں زیادتی کی طلب اور حرص نہیں ہوتی وہ خواص میں سے ہوتا ہے اور جس کا حال اس کے برعکس ہو وہ عوام میں سے ہوتا ہے۔

بندے کو اپنے خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ تمام کاموں میں

Marfat.com

کوئی کام بھی بغیر حکمت کاملہ کے نہیں ہوتا۔

جس نے دنیا کو چھوڑ دیا وہ خدائے ذوالجلال کا محبوب و مقبول ہوگیا۔

جو شخص اپنے مرشد کے ارشادات پوری توجہ سے سنتا ہے اور پھر ان کو لکھ لیتا ہے اس کو بے شمار برکات عطا کی جاتی ہیں۔

جو شخص یہ چاہے کہ وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا محبوب و مقبول بندہ بن جائے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ متابعت شریعت میں ظاہراً" اور باطناً" کوشش کرے تاکہ اس کو خدا کی قربت نصیب ہو جائے۔

حق تعالیٰ اپنے بندوں کا جو بھی گناہ دیکھتے ہیں اس سے درگذر فرماتے ہیں، لیکن اگر بندہ کسی میں کوئی عیب یا گناہ دیکھتا ہے تو اس وقت وہ اس کو اس کی پاداش میں ذلیل و خوار کرتا ہے لیکن حق سبحانہ، تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی پردہ پوشی کرتے ہیں اور معاف کر دیتے ہیں۔ اس لئے بندوں کو بھی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کی پردہ پوشی کریں تاکہ ان کی بھی پردہ پوشی کی جائے۔

خداوند تعالیٰ پر ہر حالت میں اعتماد اور بھروسہ رکھنا چاہیے۔

درویش وہ جو شب و روز مجاہدہ میں رہے اپنا وقت زیادہ تر ذکر و فکر میں بسر کرے۔ اس کی طلب فقط رضائے الٰہی ہونی چاہیے اور اس حالت میں اس کو کچھ انوار یا اسرار یا کشف قبور وغیرہ ہویدا ہوں تو ان کو مخفی رکھے اور کسی کو نہ بتائے۔ وصال اور مقصود حقیقی کی امید پر ہر روز اسی طرح محنت و مجاہدہ کرتا رہے کیونکہ جو شخص غیر شرع افعال سے پرہیز نہیں کرتا وہ ترقی کی پہلی سیڑھی پر ہوتا ہے۔ اور وہ منزل مطلوب پر نہیں پہنچ سکتا اور جو شخص بقاباللہ کے درجے پر ہے وہ منزل کے آخری درجہ پر

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ ۝ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ ۝ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ ۝ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ ۝ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْاَحَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْمُغْنِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ ۝ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ ۝ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ ۝ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ ۝ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

ہوتا ہے کیونکہ وہ حلقہ شریعت سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا بلکہ شب و روز حسب معمول مبتدیوں کی طرح مجاہدہ اور ریاضت میں لگا رہتا ہے۔

❁ دنیا داروں کی صحبت میں سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں جہاں تک ممکن ہوسکے دنیا داروں کی صحبت سے بچنا چاہیے۔

❁ سالک کو ہمیشہ رحمت پروردگار کا امیدوار رہنا چاہیے۔ اس لئے کہ وہ ذات رحمان ہے اور اسی نے خود فرمایا ہے کہ میری رحمت غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

❁ سالکِ کو چاہیئے کہ زہد و ریاضت میں اتنی کوشش کرے کہ اس کو فناء کلی نصیب ہو جائے کیونکہ اس مرتبہ کے حصول کے بغیر صوفیاء کرام کے مشرب میں وہ صحیح مسلمان نہیں ہوسکتا۔

❁ صفائی قلب اور روحانی ترقی کیلئے اتباع شریعت از بس ضروری ہے۔

❁ عورت کو مسند ولایت پر نہیں بٹھایا جاسکتا' کیونکہ اس سے نہ پیغمبری ثابت ہے نہ عہدۂ قضا' نہ بیعت اور نہ ہی سجادہ نشینی۔

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسند سجادگی پر ایک عورت کو مقرر و مسلط کر دیا اور ایک بزرگ جس کا نام حاجی شیخ احمد تھا وہ مرد صالح تھے اور مستحق سجادگی بھی تھے ان کو حکومت خراسان نے درگاہ سے اٹھا کر ایک عورت کو وہاں پر متمکن کیا۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی بزرگوں کو خواب میں نظر آئے انہوں نے مزار مبارک سے باہر آکر حکم دیا کہ ان کتوں کو مار مار کر باہر نکالو جنہوں نے میرے مزار پر عورتوں کو بٹھایا ہے۔ کتوں کا لفظ خراسانی حکمرانوں کی بابت استعمال کیا تھا۔

Marfat.com

کوئی شخص بھی ظاہر و باطن میں اتباع شریعت کے بغیر مقبول بارگاہ خداوندی نہیں ہو سکتا۔

مسلمانوں کو غیر مشروع امور سے دور رہنا چاہیے۔

نیکوں کے گھر بدوں اور بدوں کے گھر نیکوں کی پیدائش خدا کی قدرت اور شان ہے۔

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت ۱۲۱۴ ہجری میں سیال شریف (ضلع سرگودھا) میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال ۱۸ صفر ۱۳۰۰ ہجری کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس سیال شریف میں واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

انبیاء اور اولیاء کو "طے زمانی" اور "طے مکانی" کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زمین سے قاب قوسین تک کی مسافت طے زمانی اور طے مکانی کی قوت سے طے کی ورنہ یہ مسافت لاکھوں کروڑوں میل تھی۔

اکثر لوگ علم و فضل کے باوجود قرب حق تعالیٰ سے محروم رہے ہیں علم کی اصل حسن اعتقاد ہے۔ پس طالب صادق کو چاہیے کہ حسن اعتقاد حاصل کرنے میں زیادہ کوشش کرے اور اطاعت شیخ میں اپنے ظاہر و

Marfat.com

باطن کو مشغول رکھے تاکہ حق تعالیٰ شانہ' اسے قسم قسم کے علوم سے فیضیاب کرے۔

اشغال و اذکار کی برکت سے نفسانی خطرے اور شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں' لیکن دولت عشق محض اس کی عطا ہے۔

اولیاء کے مراتب میں بھی بڑا فرق ہے۔ بعض اولیاء ایسے ہوتے ہیں جن کے اوصاف ذمیمہ اوصاف حمیدہ سے بدل جاتے ہیں اور بعض اولیاء اس سے بھی بہت آگے یعنی اقوال و افعال بشری سے گزر کر فنا الفنا کے اوصاف میں جذب ہو جاتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی موت اس طرح ہوتی ہے جیسے ایک آدمی ایک مکان سے اٹھ کر دوسرے مکان میں چلا جائے' لہٰذا جو شخص اولیاء اللہ سے دشمنی رکھتا ہے اپنی نیت کے مطابق رنج' بلا کا شکار ہو جاتا ہے اور جو شخص ان کا معتقد ہوتا ہے سعادت دارین پاتا ہے۔

اپنے شیخ کی صورت کو سامنے رکھنا چاہیے یا دل میں رکھنا چاہیے یا برقع کی طرح اسے اپنے اوپر اوڑھ لینا چاہیے یا جس طرح بھی ممکن ہو سکے اپنے شیخ کی صورت کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے غرض کسی وقت بھی اپنے شیخ کے تصور سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔

اکثر اہل علم بے خبری کی وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ اندھے کو بینائی کا لطف لئے محسوس ہو ورنہ در حقیقت اس مسئلے کی صداقت میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

نوٹ :۔ کسی دوست نے خواجہ صاحب سے پوچھا کہ کیا

Marfat.com

وجہ ہے مسئلہ وحدت الوجود سے علماء ظاہر انکار کرتے ہیں تو اس ضمن میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا:

ایک مرید نے عرض کیا۔ کیا وجہ ہے کہ صوفیائے کرام کو کھانے پینے کی حاجت ہی نہیں رہتی فرمایا۔

"بھوک پیاس کا احساس ختم ہو جانے کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ کہ خدا تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ کھانے پینے کے بغیر بھی زندہ رکھ سکتا ہے دوسرے یہ کہ کھانے پینے کی حاجت کا تعلق خالی وجود سے ہے جب خدا کے بندے بشریت کی منزل سے گزر کر فنا کی حدود میں قدم رکھتے ہیں تو انہیں کھانے پینے کی حاجت باقی نہیں رہتی۔"

پیر وہ ہے جو اپنے مرید کو قلبی غنا بخشے اور دنیا کی طرف سے اس کا منہ موڑ کر محبت الٰہی میں مشغول کر دے نہ یہ کہ اسے مال و دولت سے سیر کرے۔

پہلی مرتبہ جب نزول وحی کا وقت قریب آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ سے گزرتے وہاں شجر و حجر سے یہ آواز آتی تھی "السلام علیک یا رسول اللہ" آوازوں کا یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ ایک افق پر ایک فرشتے کو دیکھا جو پاؤں پر پاؤں رکھے کھڑا تھا۔

تصور شیخ ایک عظیم نعمت ہے اور گناہوں کے مقابلے میں ڈھال ہے یعنی جب صوفی کو کامل تصور شیخ حاصل ہو جاتا ہے تو اسے کسی گناہ کی ہمت نہیں پڑتی۔

جب اولیاء اللہ دنیا سے نقل کرتے ہیں تو وہ بشری اوصاف سے منزہ

Marfat.com

اور مجرد ہوکر حق تعالیٰ سے واصل ہوتے ہیں لہٰذا ان کی حرکات و سکنات معراج کمال کو پہنچ جاتی ہیں۔

جہاد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جہاد اصغر (۲) جہاد اکبر

جہاد اصغر کفار سے جنگ کرنا ہے اور جہاد اکبر نفس کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔ بعد ازاں فرمایا انسان کا نفس ریچھ کی مانند ہے اور سالک قلندر کی مانند۔ نفس کے ساتھ اس طرح کوشش کرنی چاہیے جس طرح قلندر ریچھ کے ساتھ گتھم گتھا ہو جاتا ہے تاکہ خدا اسے نفس کے شر سے محفوظ رکھے۔ صوفیاء کے نزدیک ایسی کوشش جہاد اکبر کہلاتی ہے۔

سالک کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں۔

(۱) توکل (۲) تحمل (۳) صبر

اور انہی سے وہ قرب کے مرتبہ تک پہنچتا ہے۔

سالک کو چار چیزیں اپنے اوپر عائد کرلینی چاہیں۔

(۱) کم کھانا (۲) کم سونا

(۳) کم بولنا (۴) لوگوں سے کم میل جول رکھنا۔

سالک کو چاہیئے کہ اپنے اوراد کے قبول ہونے کے متعلق نہ سوچے اگرچہ سلوک کا دارومدار جذبہ قلبی پر ہے لیکن کسی طرح بھی وظیفہ ترک نہیں کرنا چاہیے۔

سالک کو اپنی زندگی یاد الٰہی میں گزارنی چاہیے۔ زندگی عبادت کیلئے ہے، نفسانی خواہشات کیلئے نہیں۔

صبر کا مرتبہ سخاوت سے اونچا ہے۔ بھوک کا مرتبہ پیٹ بھر کر کھانے

Marfat.com

ے بلند ہے۔ جس مرتبہ تک صابر پہنچتے ہیں، اہل سخاوت کو وہاں کی خبر بھی نہیں اور جس مقام پر فاقہ کش پہنچتے ہیں، امراء کو وہاں کی بو بھی نہیں پہنچتی۔

عبادت کی ابتدا استغفار ہے اور انتہا تسلیم و رضا ہے۔

لوگوں کے برے اعمال کی شامت سے قحط پڑتا ہے۔

مذہب کی راہ تقلید ہی راہ راست ہے، لیکن عاشق اپنے معشوق کی تجلیات کو اپنا لیتا ہے اور عشق کے غلبے کی وجہ سے شریعت کی تنگ اور محدود راہ کو وسیع کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔

ملامتیوں کا ایک خاص فرقہ ہے یہ لوگ تمام مشروعات کو ترک کر دیتے ہیں اور اگرچہ ان میں ظاہری امور خلاف شرع نظر آتے ہیں، لیکن ان کا باطن نور عرفان سے روشن ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں روٹی دینا تمام اعمال پر فضیلت رکھتا ہے اس لئے درویش کو چاہیے کہ حسب توفیق اس بارے میں انتہائی کوشش کرے۔

ہر مہینے کا نیا چاند حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اس ماہ میرے دوران گردش میں اس قدر سردی، بارش، بیماری وغیرہ پیدا ہوگی۔

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت با سعادت ۱۲۸۲ ہجری کو شرقپور شریف میں ہوئی جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال بروز پیر بوقت پانچ بجے شام ۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ ہجری کو شرقپور شریف ہی میں ہوا جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- ایک طرف اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہیں۔ دوسری طرف ایمان والے۔ درمیان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس سے ثابت ہوا بندوں اور خدا کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطہ ہیں اور وسیلہ ہیں۔
- اللہ تعالیٰ جل شانہ ذات مقدس خود موجود ہے اور تمام اشیاء اسی کی ایجاد سے موجود ہیں اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور افعال میں منفرد و یگانہ ہے۔ اور فی الحقیقت کوئی بھی کسی امر اور کسی صفت میں اس کے ساتھ ہرگز شریک نہیں خواہ وہ صفت' صفت وجود ہو یا غیر وجود۔
- اللہ تعالیٰ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی چیز اس میں حلول کرتی ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ تمام اشیاء اور موجودات پر محیط ہے اور ان کے ساتھ قرب و معیت رکھتا ہے۔ اس احاطہ اور قرب و معیت سے وہ مراد نہیں جو ہمارے فہم میں آسکے۔
- انبیاء علیہم السلام کا مبعوث ہونا اہل جہان کے لئے سراسر رحمت ہے۔ اگر ان بزرگوں کا ذریعہ اور واسطہ نہ ہوتا تو ہم گمراہوں کو اس واجب

Marfat.com

الوجود حق تعالیٰ جلّ شانہٗ کی مقدس ذات و صفات کی معرفت کی طرف کون ہدایت فرماتا۔ اور ہمارے مولا جلّ شانہٗ کی رضا اور غیر رضا میں کوئی تمیز نہ کرتا۔ ہماری ناقص عقلیں ان بزرگوں کے نور دعوت کی تائید کے بغیر معذور و بیکار ہیں۔ ہماری ناتمام اور نا مکمل فہم ان کی تقلید کے بغیر اس مسالمہ میں مخذول و خوار ہے۔

آخرت میں مومن لوگ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کو بے جہت و بے کیف اور بے شبہ و بے مثال جنت میں دیکھیں گے۔

التحیات بڑے غور سے پڑھا کرو۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس ناز و ادا کی تعلیم و گفتگو ہے۔ اور کس طرح حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔

اعلانیہ گناہ کا سخت عذاب ہوگا۔ حلال کا رزق نیکی کی طرف اور حرام کا رزق بدی کی طرف کشش کرتا ہے۔

اللہ وہ ہے جس نے حقیر پانی (منی) کی ایک بوند سے انسان کو پیدا کیا۔ ہمہ اعضاء اجسام درست پیدا فرمائے۔ کان، ناک، آنکھ زبان، ہاتھ اور پاؤں پیدا فرمائے۔ ان میں اگر کوئی ضائع ہو جائے یا خراب ہوجائے تو قادر مطلق کے علاوہ وہ کون کاریگر ہے جو اسے درست کر سکے۔ بس ہر دم اللہ کا شکر ادا کرو۔ دانا عبرت حاصل کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ انسان کو نیست سے ہست میں لایا۔ تو دیکھ نہیں سکتا مگر وہ تیرے ہر نفس (سانس) کی رفتار سے بھی واقف ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے انیس حروف ہیں اور عذاب دوزخ کے فرشتے بھی انیس ہیں جو بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے قیامت کے دن انیس موکلوں کے عذاب سے امن میں رہے گا۔

بندۂ خدا بننا بڑا مشکل ہے جب تک روئی پینجی (دھنی) نہ جائے اس

Marfat.com

الْقَبُوْضُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ

النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِكُ الْمُلْكِ

الرَّءُوْفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِیْ الْوَالِیْ

الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ

الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُّ الْهَادِیُّ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ

الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ

الْعَدْلُ

اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ

الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ

الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیُ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُّ النَّافِعُ الضَّآرُّ الْمَانِعُ الْهَادِیُ النُّوْرُ الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ

وقت تک اس سے تار نہیں نکلتا انسان بھی جب تک روئی کی طرح دھنا نہ جائے اس وقت تک کب اس کی تار رَبِّ کریم سے ملتی ہے اور کون کہتا ہے کہ انسان بندہ بن گیا۔

پرہیز گاری (تقویٰ) عبادت سے بہتر ہے۔

تین باتوں کا خاص خیال رکھو۔

(۱) اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانو۔

(۲) کھانا کھاتے وقت محسوس کرو کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔

(۳) اپنے سے سب کو اچھا جانو۔

تین جمعہ متواتر چھوڑنے والے کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔

توکل بڑی مشکل چیز ہے۔ کوئی ہم سے پوچھے کہ توکل کے راستہ میں کون کون سے امتحان ہوتے ہیں۔

خدا وند کریم کو حاضر و ناظر جانتے ہو تو پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ جو کہے کہ اللہ حاضر و ناظر نہیں، تو وہ کافر ہے۔

جب لاہور میں حضرت علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار سے گزرتے ہیں ایک لطیف نسبت ہماری طرف آتی ہے جو وراثت نبوت سے تعلق رکھتی ہے۔ عام شیخ اس نسبت کو محسوس نہیں کرسکتے۔

جو دم غافل سو دم کافر۔ کاروبار دنیاوی میں بھی ذکر کا دھیان ہو۔ ہتھ کار وَلّے، دل یار وَلّے۔

حدیث شریف وہ ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلی گویا قرآن شریف بھی حدیث ہے۔

دنیا عبادت اور خدمت کے واسطے ہے اور آخرت جزا کے واسطے ہے۔

Marfat.com

رزق حلال اور صدق مقال پر عمل ہونا چاہیے۔

روز قیامت بر حق ہے اور اس دن آسمان، زمین، ستارے، سورج، چاند، پہاڑ، سمندر اور حیوانات، نباتات اور جمادات و معادن سب کے سب معدوم اور ناچیز ہو جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائیں گے۔ ستارے پراگندہ ہو کر گر جائیں گے اور زمین اور پہاڑ ذرات ہو کر اڑ جائیں گے۔

زمین کے جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کے لئے سفارش کرے گا۔

عاشق کامل وہی ہے جو مُنتہائے وصال کے بعد بھی ویسے ہی خشک لب نظر آئے جیسے ابتدا میں تھا بلکہ اس سے زیادہ سوزاں نظر آئے۔

کھانا کھاتے وقت یہ دیکھو کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔ ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیا کرو۔ رزق حلال نیکی کی طرف کشش کرے گا۔

کسی کے دل کا حال معلوم کر لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اپنی طبیعت خدا کی طرف یک سو ہو تو اس وقت کوئی شخص آئے تو اس کے آنے پر اپنے دل میں کوئی خیال اچانک آجائے تو وہ خیال اس کے دل کا عکس ہوتا ہے۔

لَا کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہو اِلا اللہ تک پہنچ نہیں سکتا۔

معارف و اسرار کی پیدائش تفکر اور تخیل سے ہے اور حال سبزہ زاری عبادت و اذکار کا ثمر ہے۔

نفلی عبادت چھلکے کی مانند ہوتی ہے۔ ہر میوہ چھلکے سے محفوظ ہوتا ہے۔

نماز شکل ہے مگر نظر نہیں آتی جس طرح روح نظر نہیں آتی۔

Marfat.com

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ گولڑوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت بروز پیر یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ ہجری کو گولڑہ شریف میں ہوئی جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال صد ملال ۲۹ صفر ۱۳۵۶ ہجری کو گولڑہ شریف میں ہی ہوا' جہاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس واقع ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:۔

- اللہ تعالیٰ کے بندوں (اولیاء کرام) کا کہنا اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے۔
- اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی طاقت حاصل ہے کہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس کر سکتے ہیں۔
- اولیاء کرام کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ کہا ہے۔
- اولیاء کرام کے پاس جو شخص ایک لمحہ بھی بیٹھے گا تو قیامت کے دن اس کو کوئی فکر نہ ہوگا۔
- اگر تو اپنے مرشد کو حق تعالیٰ سے جدا سمجھے گا تو متن اور دیباچہ ظاہر و باطن سب کھو بیٹھے گا۔
- اگر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کوئی وظیفہ مانگتے ہو تو نماز فجر کے بعد سورۃ یٰسین شریف پڑھا کرو۔ اس طرح کہ کلمہ یٰسین پانچ مرتبہ پڑھنا۔ **سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم** (آیت ۵۸) سولہ مرتبہ اور آخری آیت **فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ** تین مرتبہ پڑھنا۔
- ایک طالب علم کو حسب ذیل ترتیب سے سورۃ یٰسین شریف اور چہل کاف کے ورد کی اجازت فرمائی۔

Marfat.com

(۱) سورۃ یٰسین سات بار یومیہ۔

(۲) مبین اول (آیت ۱۲) سات بار۔

(۳) **سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ** (آیت ۵۸) سولہ بار۔

(۴) آیات ۷۷ تا ۸۳ تین بار۔

امراض مُزمِنہ بخار وغیرہ کے دفعیہ کے لئے نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورۃ فاتحہ بمعہ بسم اللہ کا پڑھنا نہایت مجرب ہے۔

باہم اخلاص اور محبت و الفت کا ہونا اہل اسلام کی اعلیٰ صفات میں سے ہے بلکہ دوستی اور شفقت کے سلسلہ کا قیام سب سے پہلے اسلام میں پیدا ہوا۔

بعض سورۃ یوسف شریف کو دنیوی ثروت و جاہ کے حصول کا وظیفہ بنا لیتے ہیں لیکن فساد نیت کی وجہ سے فائدہ کم ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی [illegible] آیات کا اقتضاء محض دنیوی حاجت براری نہیں انہیں حصول ثواب اور رضائے حق کی نیت سے پڑھنا چاہیئے پھر دنیوی حاجات کے حصول میں بھی ضمناً" خاطر خواہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔

پیر کا ہاتھ دور دراز و غائب لوگوں تک پہنچنے سے قاصر نہیں ہے کیوں کہ ان کا ہاتھ سوائے قبضۂ جلّ و علیٰ کے کوئی دوسری چیز نہیں۔

پیر کو حاصل کرو کیوں، کہ یہ سفر آخرت بغیر پیر کے نہایت پُر آفت و پُر خطر ہے۔

جب تو نے پیر کو مان لیا تو گویا تو نے خدا اور رسول اللہ ﷺ کو مان لیا اور قبول کیا۔

جس کا دل عشق الٰہی سے زندہ ہوا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ صفحہ ہستی پر ہمارا دوام ثبت ہو چکا ہے۔

Marfat.com

حق غیروں میں ایسا ظاہر ہے جیسے چاند ستاروں میں ظاہر چمکتا ہے۔

درویش چار قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) مجذوبان، محض جو جاذبہ غیب کی کشش سے مغلوب حال ہو کر اوامر و نواہی سے بے خبر ہو گئے۔

(۲) زاہد خشک بلا جذب و اثر عشق جو محض زہد اور عبادت میں مصروف رہے۔

(۳) مجذوب سالک جس کا جذب سلوک پر مقدم ہو۔

(۴) سالک مجذوب جس کا سلوک جذب پر مقدم ہوتا ہے۔

نمبر تین و چار انبیائے کرام کے وارث ہیں اور یہ درجات مشائخ عظام کو نصیب ہوتے ہیں اور ان دونوں طریقوں کا حصول قطع نظر دیگر اسباب کے سلاسل فقر پر منحصر ہوتا ہے۔ خاندان نقشبندیہ میں جذب سلوک پر مقدم ہے۔ انہیں اول قلب مرشد کی توجہ سے جذب حاصل ہوتا ہے اور اسی کی کشش سے منازل سلوک طے کرتے ہیں۔ لیکن اس جذب کو زوال کا خطرہ لاحق رہتا ہے کیونکہ اس کا حصول قلب مرشد کی توجہ پر منحصر ہے۔ جس وقت یہ توجہ علیحدہ ہو جائے معنی مفقود ہو جاتا ہے۔ خاندان چشتیہ اور قادریہ میں جذب آخر میں آتا ہے اور اسے اپنی مشقت اور کسب سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔

درود مستغاث شریف کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اس کلام میں عجیب اثر ہے اور بہت مفید ہے اور اس کے روزانہ ورد کیلئے تاکید فرماتے تھے۔

درویش کبھی اپنی ذات میں نظر نہیں کرتے بلکہ ہر کہ ومہ کو اپنے سے

Marfat.com

بہتر سمجھتے ہیں۔ حدود شرعیہ کی پاسداری کو نگاہ رکھنا' نماز پنجگانہ اور وظائف قضا نہ کرنا' بہت سے لوگ محض اس لئے خالی اور خشک رہ جاتے ہیں کہ ہر وقت اپنی خودی اور فخر پر نظر رکھتے ہیں۔

ذکر اور یاد چند نوع پر مشتمل ہے۔

(۱). دل غافل اور زبان مشاغل۔ یہ ذکر لسان ہے اور اہل دل کے نزدیک اس کی کچھ قدر نہیں کیونکہ زبان محض آلۂ تعبیر ہے اور مدار کار معانی کے ورود پر منحصر ہے اور وہ ہے قلب۔

(۲) غفلت اور شغل مساوی ہوں یعنی کسی وقت دل ذاکر ہو۔ کسی وقت نہ ہو۔ اسے ذکر قلبی کہتے ہیں اور قلب کو اسی وجہ سے قلب کہتے ہیں کہ ایک حال پر نہیں رہتا بلکہ مقلوبیت اور تبدیلی احوال میں ہوا کے اندر درخت کے پتے کی طرح ہے۔

(۳) غفلت کی نسبت دل کا ذاکر اور توجہ زیادہ ہو اس کو ذکر روح کہتے ہیں اور یہی ذکر بتدریج ذکر جہر و خفی اور ذکر اخفی تک پہنچتا ہے۔

سبحان اللہ کعبۃ اللہ کی عظیم شان ہے کہ وہاں پہنچ کر خواص اولیاء اللہ بھی ایک عام انسان کی طرح نظر آتے ہیں۔ جس وقت اولیاء اللہ مکہ معظمہ کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو کعبہ شریف کے جلال اور انوار کے استیلا کے باعث ان کے انوار اس طرح مدھم پڑجاتے ہیں کہ ولی اور غیر ولی کی شناخت مشکل ہوجاتی ہے۔ وہاں ہزارہا اولیاء اللہ کی قبور ہیں مگر کوئی نہیں جانتا کہ کون ہے۔ الا ماشاء اللہ اور یہ چیز باعث کمال استیلائے اجلال کعبہ ہے۔

صاحب ذوق کے لئے تو سماع مفید ہے وہ اسے عشق کی ان بلندیوں

Marfat.com

تک پہنچا دیتا ہے کہ فرشتے بھی اس سے پیچھے رہ جاتے ہیں مگر صاحب لہو و لعب کے لئے مضر اور شہوت پرستی کو اس کے دل و دماغ میں تو وہ اثر کرتا ہے۔

فراغت معاش کے لئے نماز عشاء کی دو رکعت سنت اور وتروں کے درمیان ایک ہزار بار "یا وھابُ" پڑھا کرو۔

قصیدہ بُردہ شریف کا یہ شعر جناب نبوت میں بہت مقبول ہے جو شخص بعد نماز فجر اسے سات بار صدق دل سے پڑھا کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ضرور شفاعت فرمائیں گے۔

مَوْ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

کاملین دور سے تیرے نام کو سن کر تیرے حقائق و دقائق کا پتہ کر لیتے ہیں۔

مبتدی کا روباری آدمی کو محبت الٰہی کے حصول کے لئے تلقین فرمائی کہ سورۃ فاتحہ آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص سات سات مرتبہ اول و آخر ایک بار درود شریف فجر کی دو سنت سے پہلے یا نماز عصر کے بعد پڑھا کرو اور کاروباری مصروفیتوں میں چلتے پھرتے ہوئے پڑھ لو تو مضائقہ نہیں۔

مرگی کی مرض کے لئے سات بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر نمک پر دم کریں اور اسے اس طریقہ سے بیمار استعمال کرے کہ ہر روز طعام سے پہلے اور بعد اور سونے سے پہلے جاگنے کے بعد گویا روزانہ چھ بار چکھایا کرے۔ اگر مرض میں افاقہ نظر آئے یا بالکل جاتی رہے تو بھی نمک کا استعمال تین ماہ جاری رکھا جائے۔ اگر مریض اس عمل پر مداومت رکھے تو انشاء اللہ اس مرض سے خلاصی پا جائے گا۔

Marfat.com

مسائل معجزات و کرامات کی بحث میں فرماتے ہیں کہ ان مسائل کو عقل فلسفی کے حوالے نہیں کرنا چاہیے۔

وجع مفاصل اور کرم دماغ کی امراض کے لئے فرمایا ہر نماز کے بعد تین مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دائیں ہاتھ پر دم کر کے مقام مرض پر ہاتھ پھیرنا چاہیے۔

ہر زمانہ میں سات ابدال موجود رہتے ہیں۔ جو اقالیم سبعہ کے قطب ہوتے ہیں۔ صاحب اقالیم۔ اول، برقدم حضرت خلیل اللہ علیہ السلام، دوم، برقدم حضرت کلیم اللہ علیہ السلام، سوم برقدم حضرت ہارون علیہ السلام، چہارم برقدم حضرت ادریس علیہ السلام، پنجم برقدم حضرت یوسف علیہ السلام، ششم برقدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ہفتم برقدم حضرت آدم علیہ السلام۔

اور شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی نقباء کو ابدال بنایا جاتا ہے اور وہ تعداد میں بارہ ہیں نہ کم ہوتے ہیں نہ زیادہ اور ان کی خاصیت بروج افلاک میں کواکب کے خواص اور اسرار اور تاثیرات کے مطابق ہوتی ہے وہ انسانی افکار اور احوال کو متاثر کرتے ہیں۔ شیطان ان کے سامنے کمشوف ہوتا ہے اور وہ اس کے حالات سے اس قدر باخبر ہوتے ہیں کہ شیطان کو خود اپنے نفس میں اس کی خبر نہیں ہوتی۔ وہ سعید اور شقی کے نقش قدم کو شناخت کرتے ہیں اور کبھی رجیبون ابدال کہلاتے ہیں اور ان کی تعداد چالیس ہے اور یہ سارا سال سفر میں رہتے ہیں مگر رجب کے مہینے میں قیام اختیار کرتے ہیں جب رجب آتا ہے تو ان پر ثقل عظیم وارد ہوتا ہے جس میں پہلے روز وہ ایک انگلی تک نہیں ہلا سکتے۔ دوسرے روز ثقل کم ہونے لگتا ہے اور تیسرے روز بالکل ختم ہوجاتا ہے۔ اس ماہ میں ان پر خاص کشف وارد ہوتا ہے جو بعض اوقات سال بھر باقی رہتا ہے۔

(مہر منیر ص ۴۷۷ - ۴۷۸)

Marfat.com

حضرت فضل شاہ قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۳ ہجری میں جالندھر شہر (بھارت) میں ہوئی جبکہ وصال صد ملال بروز اتوار بوقت ساڑھے گیارہ بجے دن ۲۳ شعبان ۱۳۹۸ ہجری کو لاہور میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس ۲۹ انفنٹری روڈ مصطفیٰ آباد پر واقع ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ قادریہ تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

- اللہ تعالیٰ جس انسان پر کرم کرنا چاہتا ہے اسے اس کے قریب کر دیتا ہے جس پر پہلے کرم کیا ہوا ہو۔
- اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے فی سبیل اللہ معاملہ کرنا یہ مقام ولایت ہے۔
- انسان جہاں بے خوف ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ سے حقیقتاً "وہی خوف کا مقام ہوتا ہے۔ خوف رکھنے والا باخبر اور بے خوف ہوتا ہے۔
- انسان جب تک باحقیقت نہ ہو مقصود سے دور رہتا ہے۔ حقیقت کیا ہے! زبان پاک' ہاتھ امین' اور قدم طیب ہو۔
- انسانوں سے خواہش اور غرض و غایت کے لئے میل جول کرنا یہ اعمال نفس اور دنیا ہے۔ اگر اس سے پاک ہو تو اعمال دین ہے۔
- اپنا مال و جاہ کو دوسرے بھائیوں پر قربان کردینے کا نام مساوات ہے۔
- برے کے ساتھ برا نہ ہونا نیکی ہے اور برے کی برائی سے دور رہنا ہی پرہیزگاری ہے۔

Marfat.com

بندگی سے بندہ بنتا ہے۔

توبہ کلید التوحید ہے۔ غیر احسن کاموں سے پرہیز ہو تو توحید ورنہ نہیں۔

توبہ کرنا آسان ہے' عادات سے باز رہنا مشکل ہے۔ جس عمل سے توبہ کی جائے اس سے ہمیشہ باز رہے تو توبہ ہے۔

جو لوگ قرآن پاک کے مطابق ہوجاتے ہیں ان کی کیفیت دین ہے اور جو قرآن پاک کو اپنے مطابق بنا لیتے ہیں ان کی حقیقت دنیا ہے۔

جو بزرگان دین کے ساتھ محبت رکھتا ہے اس کے دل کو شگفتگی اور زبان کو گویائی کا خطاب عطا ہوجاتا ہے۔

جسے زہد عطا ہوتا ہے وہ اللہ تعالٰی کے ساتھ ذات سے ذات ہوجاتا ہے۔ زہد کیا ہے؟ پاکی' خواہش سے پاک رہنا یہ ذاتی زہد ہے۔ غرض و غایت سے پاک رہنا یہ صفائی زہد ہے۔

جب تک انسان کا کسی سے غرض و غایت کا تعلق ہوتا ہے اسے اچھا کہا جاتا ہے۔ جب غرض و غایت کا تعلق ختم ہوجاتا ہے تو اسے برا کہنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ حق نہیں۔

جس قوم میں دولت کی فراوانی ہو' اس میں شجاعت نہیں رہتی۔

جب تم کسی میں کوئی عیب دیکھو تو اسے اپنی اندر تلاش کرو۔ اگر اسے اپنے اندر پاؤ تو نکال دو۔ دوسرے کی عیب جوئی سے یہ بہتر ہے۔ یہی حقیقی تبلیغ ہے بزرگان دین اسے تلاوت الوجود فرماتے ہیں۔

جو زیادہ بولتا ہے کم عقل ہے۔ کسی وقت بھی باعث نقصان بن سکتا

Marfat.com

الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الْوَارِثُ الْبَاقِیْ الْبَدِیْعُ الْهَادِیْ النُّوْرُ النَّافِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ الْجَامِعُ الْمُقْسِطُ مَالِکُ الْمُلْکِ الرَّؤُفُ الْعَفُوُّ الْمُنْتَقِمُ التَّوَّابُ الْبَرُّ الْمُتَعَالِی الْوَالِیْ الْبَاطِنُ الظَّاهِرُ الْاٰخِرُ الْاَوَّلُ الْمُؤَخِّرُ الْمُقَدِّمُ الْمُقْتَدِرُ الْقَادِرُ الصَّمَدُ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ الْحَیُّ الْمُعْطِیُ الْهَادِیُ

الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ

ہے۔

- جو انسان حال سے فائدہ نہ اٹھاسکے وہ خوش بخت نہیں اس لئے کہ وہ اعمال کے لئے دئے گئے وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔
- جہاں عقل جواب دے جاتی ہے وہاں صداقت کام آتی ہے۔
- حجاب جب بھی ہوتا ہے علم کی کمی سے ہوتا ہے۔
- حکم کا ماننا ضروری ہے جاننا ضروری نہیں۔
- دنیا کی حقیقت دوری اور دین کی حقیقت حضوری ہے۔
- دنیا مومن کے ہاتھ میں اور دین اس کے دل میں ہوتا ہے۔
- دین کے راستے میں اگر دنیا حائل ہوتی ہو تو قربان کر دینی چاہئے۔
- زبان پاک ہو تو عامل ہو جاتا ہے دل طیب ہو تو کامل ہو جاتا ہے اور معیت میں رہے تو مکمل ہو جاتا ہے۔
- ساری کائنات کی ابتدا طلوع آفتاب سے ہوتی ہے۔ مومن کی ابتدا نماز فجر سے ہوتی ہے۔
- سب سے بڑا احسان مروت ہے۔
- شر جب بھی ہوتا ہے شے کی خواہش سے ہوتا ہے۔ انسان شے کی خواہش سے پاک ہو تو شر سے پاک ہو جاتا ہے۔
- صاحبو! فیض ڈھونڈنے سے عطا نہیں ہوتا۔ فیض فیضیاب سے عطا ہوتا ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ فیض کسبی نہیں عطائی ہے۔
- صاحبو! ایسے مال کی خرید و فروخت کرنی چاہئے جو دنیا و آخرت میں کام آسکے اور وہ صداقت ہے۔ صداقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مال اللہ کی مخلوق پر لگایا جائے۔

Marfat.com

صاحبو! نصیحت کا کوئی مزاج نہیں ہوتا اس سے مطابق کی مطابقت' اور مخالف کی مخالفت' بھلے کی بھلائی اور برے کی برائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ نصیحت کرنے سے رخ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

صاحبو! حیوان ناطق نہ بنو قرآن ناطق بنو۔

طالب دنیا مردہ اور طالب دین زندہ ہے۔

عمل ہو تو علم کا دروازہ کھلتا ہے ورنہ نہیں۔

علم الٰہی ہی انسان کو ہر قدم پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

فن کو فناء ہے' علم الٰہی کو فناء نہیں' فن ضرورت کے تابع ہے' علم الٰہی رضائے الٰہی کے تابع ہے۔

متوکل مال پر حاوی ہوتا ہے' مال متوکل پر نہیں۔

نتائج من جانب اللہ ہوتے ہیں جو اپنے حال کی اصلاح کرے گا وہی دین و دنیا کی فلاح پائے گا۔

نفس ہمیشہ فرمانبرداری سے بھاگتا ہے اسی لئے اسے نفس امارہ کہتے ہیں۔

وہ عمل بے جان ہے جس میں محبت اور تڑپ نہ ہو۔

وقت انسان کا سرمایہ ہے جو اپنے وقت کو بزرگان دین کی معیت میں گزار دے اس کا وقت اس کے لئے سرمایہ بن جائے گا' جو ایسا نہیں کرے گا اس کا وقت ضائع ہو جائے گا۔

وعدہ معاشرے کی جان ہے پورا نہ کیا جائے تو معاشرہ بے جان ہے۔

Marfat.com

ماخذ و منابع

کنز الطالبین من مراۃ المتقین کی تکمیل کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا۔

(۱) رسالہ ارشادات رحمتہ اللعالمین۔ مولف جناب منیر احمد ۶۹ ۔ ایل گلبرگ لاہور۔ (فروری ۱۹۹۱ء)

(۲) مخزن اخلاق۔ مولف حضرت مولانا رحمت اللہ سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور (۱۹۶۳ء)

(۳) نہج البلاغت مولف جناب رئیس احمد جعفری لاہور (۱۹۵۷ء)

(۴) تواریخ آئینہ تصوف۔ حضرت زمن شاہ محمد محسن صابری چشتی رامپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصور (۱۹۷۱ء)

(۵) کشف المحجوب۔ حضرت سیدنا علی ہجویری بن عثمان المعروف داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹۸۴ء)

(۶) تذکرہ اولیاء۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور

(۷) مجموعۃ الاسرار۔ تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور (۱۹۸۶ء)

(۸) جواہر شکرگنج و سلاسل انوار فی سیر الابرار۔ حضرت پیر محمد یوسف الحسینی الوسطی بلگرامی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہور (۱۹۹۱ء)

(۹) رسالہ روحی شریف۔ حضرت سلطان باہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ پشاور (۱۹۸۷ء)

(۱۰) ملفوظات و احوال و آثار مولف جناب سردار علی احمد خاں مدظلہ العالی لاہور ۱۹۸۵ء

Marfat.com

(۱۱) اخبار الصالین۔ مولف مولانا معشوق یار جنگ بہادر لاہور (۱۳۵۲ھ)

(۱۲) سوانح عمری حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولف جناب محمد محمدی کراچی (۱۹۵۴ء)

(۱۳) سوانح عمری منصور ابن حلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولف میر نثار علی شہرت چشتی نظامی لاہور۔

(۱۴) خزینہ معارف المعروف "ابریز" مولف جناب ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب۔

(۱۵) خزینہ معرفت مولف صوفی محمد ابراھیم قصوری لاہور (۱۳۵۰ ہجری)

(۱۶) خطبات شیر ربانی مولف میاں محمد سعید شاد لاہور (۱۹۷۹ء)

(۱۷) مہر منیر سوانح حیات حضرت سید پیر مہر علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولف مولانا فیض احمد فیض جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف۔

(۱۸) انیس الارواح۔ مولف غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی ثم الاجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۹) انوار الکریم۔ مولف جناب انیس احمد شیخ لاہور (۱۹۷۹ء)

(۲۰) سفینۃ الاولیاء۔ شہزادہ دارا شکوہ قادری۔ ناشر نفیس اکیڈمی کراچی (۱۹۵۹ء)

(۲۱) اولیاء ہند و پاک۔ مولف ڈاکٹر ظہور الحسن شارب اجمیر شریف (۱۹۶۵ء)

(۲۲) اخص الخواص۔ مولف جناب نواز رومانی لاہور (۱۹۸۴ء)

(۲۳) اولیاء کرام نمبر۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور (۱۹۸۶ء)

Marfat.com

خوشخبری

اللہ جلّ شانہ، عَمَّ نوالہ، کے فضل و کرم سے الحاج صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی خلف الصدق صاحبزادہ فیض الرحمٰن شامی، مالک قومی پریس، 50 لوئر مال، لاہور کی وساطت سے عرصہ تین صد سال بعد تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شریف "مجموعۃ الاسرار" پہلی مرتبہ اصل فارسی اور سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ منظرعام پر آئے ہیں۔ جن میں تصوف کے اسرار اور شریعت حقہ کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ مکتوبات شریف بمعہ دس رنگین تصویروں کے 832 صفحات پر مشتمل ہیں جن کا ہدیہ صرف ایک سو روپیہ ہے۔

صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی
عفی عنہ

Marfat.com

خوشخبری

اللہ جلّ شانہ، عَمَّ نوالہ، کے فضل و کرم سے الحاج صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی خلف الصدق صاحبزادہ فیض الرحمٰن شامی، مالک قومی پریس، 50 لوئر مال، لاہور کی وساطت سے عرصہ تین صد سال بعد تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شریف "مجموعۃ الاسرار" پہلی مرتبہ اصل فارسی اور سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ منظرعام پر آئے ہیں۔ جن میں تصوف کے اسرار اور شریعت حقہ کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ مکتوبات شریف بمعہ دس رنگین تصویروں کے 832 صفحات پر مشتمل ہیں جن کا ہدیہ صرف ایک سو روپیہ ہے۔

صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی
عفی عنہ

Marfat.com

هُوَ اللّٰہ الذی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحمٰنُ الرَّحِیم الملکُ القدوس السّلامُ المؤمنُ المھیمن العزیزُ الجبّارُ المتکبّرُ الخالقُ البارئ المصوّرُ لہُ الاسماءُ الحسنیٰ یُسبّحُ لہٗ ما فی السّمٰوٰتِ والارضِ وھُوَ العزیزُ الحکیمُ

کنز الطالبین

من

مرآۃ المتّقین

مؤلّف

صاحبزادہ محمّد سلیم شامی نقشبندی

آستانۂ شامی

۲۴۴، جی گلشن راوی ۔ لاھور

الواحدُ جلّ جلالہٗ۔ الحیّ۔ المحیی المبدی الحمید۔ القویُّ۔ الحقُّ الشّہید
الاحدُ الماجد۔ الواجد القیّوم المُمیتُ المعید المحصی۔ الوَلیُّ المتین۔ الوکیل الباعث۔ المبدئ۔ الودود

القبوضُ الرشید الوارثُ الباقی البدیع الھادی النّورُ النّافعُ الضارُّ المانعُ الغنیُّ المغنی الجامعُ المقسط مالکُ الملک ذوالجلال والاکرام الرؤف العفوُّ المنتقمُ التوابُ البرُّ المتعالی الوالی الطّاھرُ خیرُ الاوّلُ المؤخرُ المقدّمُ المقتدرُ القادرُ الصمدُ الاحدُ

الوھابُ الرزّاقُ الفتاحُ العلیمُ القابضُ الباسطُ الخافضُ الرّافعُ المعزُّ المذلُّ السّمیعُ البصیرُ الحکمُ العدلُ اللطیفُ الخبیرُ الحلیمُ العظیمُ الغفورُ الشکورُ العلیُّ الکبیرُ الحفیظُ المقیتُ الحسیبُ الجلیلُ الکریمُ الرّقیبُ المجیبُ الواسعُ الحکیمُ الودودُ

Marfat.com